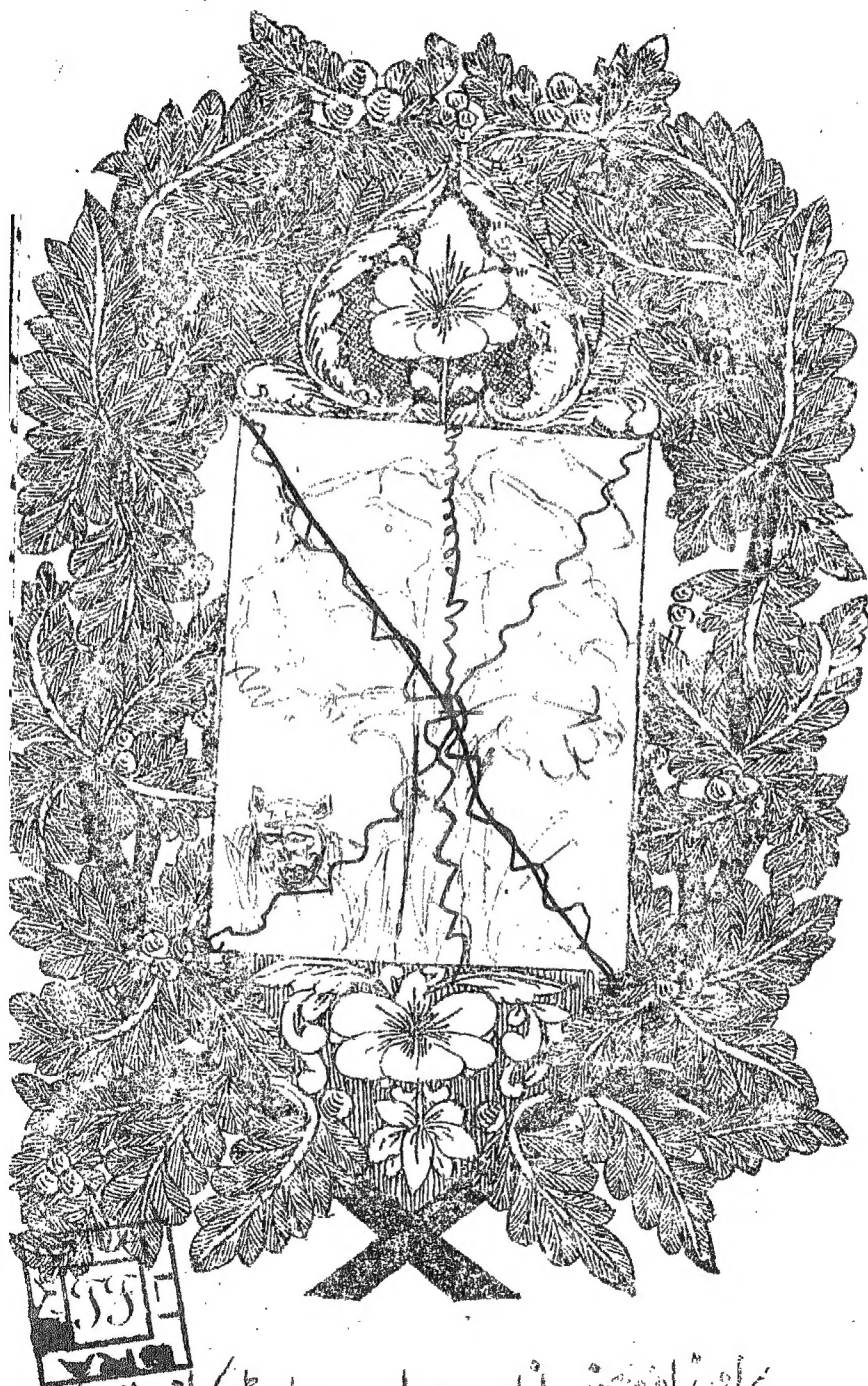


شیخ جناب صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان صاحب بہادر مہتمم



برادرزادہ منظور نواب صاحب بہادر ڈیوگم اقبالہ

YOU SPEAK



CHECKED

20-5-02

q/nr Bar cod

در مدح جناب عالی القاب حضور فضیلتی صاحبزادہ محمد عبدالشکور خاں صاحب در
 دام اقبالہ
 من تصنیف مرزا شرف الدین بیگ مالک مطبع ہذا ۱۱۵۰ھ

نواب نامدار و خوش القاب و خوش خطاب چشمہ دلیری و کان بہادری ہمت میں انکے سامنے اک پیر نورال تابندہ نور نجم جسارت جبین شے ہو کل کی ہویات آپنے جوش سیر سبز کا سچ ہر سیر سبز افگنی ہے کھیل آپ کا کس منہ سحر میں بیان کروں اوصاف پر دل سے کریں طالبہ اس فن کے شائقین بخشا ہر اسکی طبع کا عروج نے شرف بس اب دعا کرو شرف الدین کہ یا خدا	عبدالشکور خان بہادر فلک جناب مردانگی میں فرد شجاعت میں لاجواب جرات سے انکی زہرہ اسفند یار آب نام خدا بہین صورت و سیرت میں آفتاب اک حملہ تفنگ سے دل کرو یا کباب جان بر ہو انکے ہاتھ سے وہ نہیں تواب کرتا ہوں پیش لکھی ہر اس فن میں جو کتاب اس علم کے نکات میں درج اس میں بجا اب مطبع کو کمترین کے کہ فدوی ہو فیضیاب تیری پناہ میں رہیں یہ مالک القاب
--	--

یخچر و فریدون سے برتر ہوں شائین خادم رہیں سکندر و دارا سے ہم کاب

قطعہ تاریخ حجرات شکار من تصنیف بنام مولوی شمس الدین علی صاحب شاکر آبادی

بارک اللہ چہ نشانہ یاز پست بہ کہ خواہد بچہ بان فتنک شیر را چون بہ تفنگ انداخت این عجب کار نہایان کردی	مہربا جب آتے آمد کہ از وہ گویم از خادم درگاہش جو ہاتھ گفت کہ اسے مرد کو آخرین قوت بازو سے
--	--

اسدا فند ز من گفت شکار شیر افگن چو شیر افگن گو

فہرست مضامین بحجرت اشعار

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱	ویباپ	۲	۱۵
۲	فصل اول	۳	۱۶
۳	۲	۴	۱۷
۴	۳	۵	۱۸
۵	۴	۶	۱۹
۶	۵	۷	۲۰
۷	۶	۸	۲۱
۸	۷	۹	۲۲
۹	۸	۱۰	۲۳
۱۰	۹	۱۱	۲۴
۱۱	۱۰	۱۲	۲۵
۱۲	۱۱	۱۳	۲۶
۱۳	۱۲	۱۴	۲۷
۱۴	۱۳	۱۵	۲۸
۱۵	۱۴	۱۶	۲۹
۱۶	۱۵	۱۷	۳۰
۱۷	۱۶	۱۸	۳۱
۱۸	۱۷	۱۹	۳۲
۱۹	۱۸	۲۰	۳۳
۲۰	۱۹	۲۱	۳۴
۲۱	۲۰	۲۲	۳۵
۲۲	۲۱	۲۳	۳۶
۲۳	۲۲	۲۴	۳۷
۲۴	۲۳	۲۵	۳۸
۲۵	۲۴	۲۶	۳۹
۲۶	۲۵	۲۷	۴۰
۲۷	۲۶	۲۸	۴۱
۲۸	۲۷	۲۹	۴۲
۲۹	۲۸	۳۰	۴۳
۳۰	۲۹	۳۱	۴۴
۳۱	۳۰	۳۲	۴۵
۳۲	۳۱	۳۳	۴۶
۳۳	۳۲	۳۴	۴۷
۳۴	۳۳	۳۵	۴۸
۳۵	۳۴	۳۶	۴۹
۳۶	۳۵	۳۷	۵۰
۳۷	۳۶	۳۸	۵۱
۳۸	۳۷	۳۹	۵۲
۳۹	۳۸	۴۰	۵۳
۴۰	۳۹	۴۱	۵۴
۴۱	۴۰	۴۲	۵۵
۴۲	۴۱	۴۳	۵۶
۴۳	۴۲	۴۴	۵۷
۴۴	۴۳	۴۵	۵۸
۴۵	۴۴	۴۶	۵۹
۴۶	۴۵	۴۷	۶۰
۴۷	۴۶	۴۸	۶۱
۴۸	۴۷	۴۹	۶۲
۴۹	۴۸	۵۰	۶۳
۵۰	۴۹	۵۱	۶۴
۵۱	۵۰	۵۲	۶۵
۵۲	۵۱	۵۳	۶۶
۵۳	۵۲	۵۴	۶۷
۵۴	۵۳	۵۵	۶۸
۵۵	۵۴	۵۶	۶۹
۵۶	۵۵	۵۷	۷۰
۵۷	۵۶	۵۸	۷۱
۵۸	۵۷	۵۹	۷۲
۵۹	۵۸	۶۰	۷۳
۶۰	۵۹	۶۱	۷۴
۶۱	۶۰	۶۲	۷۵
۶۲	۶۱	۶۳	۷۶
۶۳	۶۲	۶۴	۷۷
۶۴	۶۳	۶۵	۷۸
۶۵	۶۴	۶۶	۷۹
۶۶	۶۵	۶۷	۸۰
۶۷	۶۶	۶۸	۸۱
۶۸	۶۷	۶۹	۸۲
۶۹	۶۸	۷۰	۸۳
۷۰	۶۹	۷۱	۸۴
۷۱	۷۰	۷۲	۸۵
۷۲	۷۱	۷۳	۸۶
۷۳	۷۲	۷۴	۸۷
۷۴	۷۳	۷۵	۸۸
۷۵	۷۴	۷۶	۸۹
۷۶	۷۵	۷۷	۹۰
۷۷	۷۶	۷۸	۹۱
۷۸	۷۷	۷۹	۹۲
۷۹	۷۸	۸۰	۹۳
۸۰	۷۹	۸۱	۹۴
۸۱	۸۰	۸۲	۹۵
۸۲	۸۱	۸۳	۹۶
۸۳	۸۲	۸۴	۹۷
۸۴	۸۳	۸۵	۹۸
۸۵	۸۴	۸۶	۹۹
۸۶	۸۵	۸۷	۱۰۰
۸۷	۸۶	۸۸	۱۰۱

۱۴۱	ہاتھی	۱۹	۷۶	۱	مولائے سات دہائیکے سنہ کا کہیلتے کوئی
۱۴۳	سہاروستان کا ہاتھی	۱۰	۷۹	۲	ہائے یاد رخت پر چان رس کے نیکار کہیلتے کوئی
۱۴۴	افریقہ کا ہاتھی	۱۱	۸۱	۳	زمین دوز مالا۔
۱۴۵	سہاروستان کا ہاتھی	۱۲	۸۲	۴	شکوہ چاندنی اور اندھیرے میں شکار
۱۴۶	افریقہ کا ہاتھی	۱۳	۸۵	۵	مچپن
فصل چہارم					
۱۴۷	پرنرون کے حالات - مرغابی	۱	۹۲	۱	مختلف درند و چرنڈ کے حالات و طریقہ
۱۴۸	نیل سر	۲	۹۸	۲	شیر ببر
۱۵۰	گرم پانی	۳	۱۰۰	۳	تیندوہ
۱۵۱	سج بر	۴	۱۰۵	۴	ریچھہ یا ہالو
۱۵۲	بوہیا کیرا۔	۵	۱۰۸	۵	جبرگ
۱۵۳	ابلقہ	۶	۱۱۱	۶	سن کتے یا جنگلی کتے
۱۵۴	لال چونچ	۷	۱۱۳	۷	بھٹیر یا
۱۵۵	نکشا	۸	۱۱۵	۸	خرگوش یا سستا
۱۵۶	سرخاک یا چکواچکوی	۹	۱۱۶	۹	چکارہ یا چینگلا
۱۵۷	سٹی	۱۰	۱۱۷	۱۰	ہرن کالا موڑی
۱۵۸	قازر	۱۱	۱۱۸	۱۱	چوسنگا اور ہٹیر کی
۱۵۹	قاز کلان و میل	۱۲	۱۲۰	۱۲	چیتل
۱۶۰	چچا	۱۳	۱۲۲	۱۳	پارہ یا ہاگ ڈیر
۱۶۱	چھوٹا چچا	۱۴	۱۲۵	۱۴	نیل گائے یا روج
۱۶۲	برہ سری	۱۵	۱۲۹	۱۵	سامر
۱۶۳	اومی	۱۶	۱۳۲	۱۶	ارناہنسیا یا ہنسی
۱۶۴	جل مرغی	۱۷	۱۳۶	۱۷	شیر اور ان کی ہنسی کی لطافت
۱۶۵	سارس	۱۸	۱۳۹	۱۸	گینڈا

۱۸۰	چنگ	۳۴	۱۶۵	کلنگ یا کرچ	۱۹
۱۸۱	گور	۳۵	۱۶۶	تہ قرا	۲۰
فصل ششم			۱۶۷	گو جن یا بیڑوان	۲۱
۱۸۲	مگر و مچلی کا شکار بندوق سے مگر	۱	۱۶۸	تلوار یا چارس مچولا بیڑوان	۲۲
۱۸۳	نول مچلی	۲	۱۶۹	سیم تیر	۲۳
فصل ہفتم			۱۷۰	بہت تیر	۲۴
۱۹۰	سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے	۱	۱۷۱	غیر	۲۵
۱۹۱	اقسام اسپان	۲	۱۷۲	بہاری بہت تیر	۲۶
۱۹۲	برچے کے اقسام اور استعمال	۳	۱۷۳	تیر	۲۷
۱۹۳	برچہ	۴	۱۷۴	کالا تیر	۲۸
۱۹۴	چاقو	۵	۱۷۵	جنگلی مرغی	۲۹
۱۹۵	بد جانور یعنی سور کی خلقت اور عادت	۶	۱۷۶	چوٹی جنگلی مرغی	۳۰
۲۰۰	سور کا شکار گھوڑے پر نیزے سے	۷	۱۷۷	چکور	۳۱
۲۰۳	سور کا تھنا گھوڑے پر شکار کرنا	۸	۱۷۸	لوا	۳۲
۲۱۰	سور کے شکار میں اشارات مقررہ	۹	۱۷۹	بیڑ	۳۳
۲۱۱	چند تجربات لٹری اور سور کے شکار میں	۱۰			
۲۱۲	مختلف جانوروں کا گھوڑے پر شکار	۱۱			
۲۱۴	گھوڑے کی سواری میں حوا و ثبات	۱۲			
فصل ہفتم					
۲۲۵	قطعات تواریخ	۲	۲۱۵	دربیان اصول صید افگنی	۱

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

مصحف جناب صاحبزاده محمد رفیع الشکور خان قضا برد زاده دواماد بین الحرمین

شیخ
بر

۱۹۱۶ء

وزیرالحدائق و باغبانان محترمین علی بن افضا بهما استغفر الله و اعوذ بالله
راست از کتاب

مطبعه خیرخواه اسلام پریس کی اگره *



بسم اللہ الرحمن الرحیم

✓

الحمد لله رب العالمین و صلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علیٰ آلہ الطاہرین
 اما بعد۔ ناظرین کی خدمت میں یہ خاکسار محمد عبد الشکور خان خلف صاحبزادہ محمد صدیق
 صاحب بہادر ولیہ جنگ مرحوم عرض کرتا ہوں کہ آغاز تیز سے اپنی طبیعت شکار کی جانب مائل پاتا
 تھا۔ اس میں شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ہر طبیعت میں کسی خاص کام کا مادہ عطا
 فرمایا ہے۔ میری طبیعت میں ابتداء سے شعور سے خود بخود شکار کا شوق تھا۔ میری عمر گیارہ
 چھ سال ہی پورے نہیں ہوئے تھے کہ میرے شوق نے میرے والد جت تارا مگاہ سی
 مجھے ایک ہلکا سا اُترا سفل دلا دیا جس سے میں علاوہ اوقات تعلیم کے نہایت شوق
 اور خوشی کے ساتھ مشق کرنے لگا۔ اور آٹھ سال کی عمر یعنی ۱۸۹۵ء میں نے فارما
 (بندوق) استعمال کرنا شروع کئے اور شہور شکاری لوگوں سے شکار کے متعلق معلومات کو
 میں مجھے بڑا لطف آنے لگا۔ چنانچہ ہزار ہا واقعات اور سرگزشتیں کثیر التعداد شکاریوں کی
 میں نے سنیں اور مجھے یاد ہیں۔ یہ واقعات اور سرگزشتیں میرے لئے صرف افسانہ
 ہی نہ تھیں بلکہ میرے اور میرے شوق کے لئے عمدہ سبق اور تجربہ آموز تھیں۔ میں نے
 اونسے جو تجربات حاصل کئے تھے انہوں نے مجھے عمدہ کام بھی دیا یعنی اکثر مواقع پر خدا

فصل نے شامل حال ہو کر اون تجربات کو جانوروں کے حملوں اور فوتوں سے بچنے کا سبب بنا دیا۔ اور میرا شوق شکار سیکر خوف پر ایسا غالب آتا رہا کہ مجھے سخت سے سخت موقع پر بھی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ غرض میں اس شوق میں ایسا ہنمک تھا کہ جس جس جانور کا جس جس تاریخ میں نے ابتداً شکار کیا سو وہ تاریخیں ہی اب تک عجوبہ دہیں۔

پہلا۔ کالا ہرن۔ ۱۰ ارفو مہر ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ روج۔ ۵ مئی ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ سامر۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا۔ ریکچہ جبکہ میری عمر ٹولہ سال کی تھی اور میں پیدل تھا وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور موقع۔ نہایت خراب تھا۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو۔

پہلا شیر۔ ۵ فروری ۱۹۹۵ء کو۔

اگرچہ میں نے شیر اتنا تک نہیں مارا تھا لیکن خدا کو یہ کمی ہی پوری کرنا منظور تھی جبکہ میں کتاب تجربات بغرض شاعت پر بس بھیج چکا تو اتفاق سے میرا شکار جانیکا اتفاق ہو گیا۔ اور وہاں میں نے شیر مار لیا۔ یہ شیر بڑا زبردست تھا میں ایک بالکل نیچے درخت پر بیٹھا ہوا تھا چونکہ وہاں دوسکے علاوہ کوئی جگہ نہ تھی ہٹے مجھے مجبوراً اسی درخت پر بیٹھنا پڑا۔ تھوڑی دیر میں ہانکا دینے والوں کے آگے آہستہ آہستہ شیر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اور میری طرف رخ کئے آ رہا تھا۔ مجھے تقریباً ۶ گز کی فاصلہ پر آکر رک گیا اور مجھے بائیں ہاتھ کی طرف گنگان جھاڑی میں جانیکا قصد کرنے لگا۔ اوسکے اس ارادہ سے واقف ہوتے ہی میں نے یہ موقع غنیمت جانا اور پانچو بورا کیلیس ہلکی کاروائی والی ٹپوس ٹپوس میں گولی لگائی۔ گولی بالکل گردن کی جڑ میں لگی۔ اور صرف ایک ہی گولی میں کام تمام ہو گیا۔ گولی کہاتے ہی وہ زمین پر لوٹ گیا اور ہاتھ پاؤں میں تشنچ پیدا ہو کر ٹھنڈا ہو گیا۔

پہلا۔ تندرہ جبکہ میں سامر کی تلاش میں پہرہا تھا سترہ سال کی عمر تھی اور فروری ۱۹۹۵ء کو۔ میں کوئی اہل قلم ویس نہیں کہ تحریر کتاب کی جانب مائل ہوتا۔ میرے چند ستون اور کچھ مادیات مجھے فرمایا کہ تو نے یہ ہمہ بین شکاریوں کی متعدد کتابیں فن شکار کی زبان انگلش دیکھی ہیں اور یہاں واقعات لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ تجھے ذاتی تجربہ ہی بہت کچھ ہو چکا ہے۔ ہزار ہا دوسرے صرف کر کے

پہلے میں اس کی دلچسپی بہت کم ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس کے دلچسپی کو جاننے کے واسطے کوئی ایسی کتاب
 کتاب نہیں ہے۔ میں تجربات شکار اور ہندو توں کے شناخت بہت اور شکاری جانوروں کے عادات اور
 شکار کرنے کے طریقے اور دوسری ضروری باتیں درج ہوں۔ ایسی کتاب جو معلومات و واقفیت تو عمدہ
 طور سے لکھ سکتا ہو۔ اور وہ بہت کارآمد اور مفید ہو سکتی ہے۔ "میرے انکار پر ادکار اصرار بڑھنا گیا ناچار میں
 کتاب لکھنے پر آمادہ ہو گیا۔ میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں کوئی ادیب نہیں کہ اس کتاب کی عبارت
 میں علمی ریاقت کا اظہار کرتا بلکہ میں نے سید ہی سادہی عبارت میں اپنے پیش آمدہ واقعات نیز دوسرے
 شکاریوں کے عامی تجربات اور اپنی سمجھ کے موافق دوسرے ضروری امور اس کتاب میں درج کئے ہیں۔
 گو تجربہ کار بڑے شکاریوں کے لئے یہ باتیں معمولی ہو سکتی ہیں، لیکن بہت سی شوقین شکاری بالخصوص
 اس کتاب بہت کچھ فوائد حاصل کر سکیں گے۔ اور امید ہے کہ اگر تجربہ کار بڑے شکاری ہی اس سے
 سے آخر تک گہری نظر سے دیکھیں گے تو یقیناً ان کے لئے بھی مزید تجربہ اور معلومات کا ذریعہ ثابت
 ہوگی اور میری یہ محنت اور کوشش سچائیگی۔ یہم بھی میں امید کرتا ہوں کہ جو لوگ اس کتاب
 سے کوئی مفید بات حاصل کریں مجھے ہی ادعا کے بغیر سے فراموش نہ کریں گے۔

یہ کتاب اہلہ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول۔ در بیان بنادین اسمین دیسی اور ولایتی ہندو توں اور رائیظوں کے متعلق وضاحت
 کے ساتھ بیان ہے۔

فصل دوم۔ ریو اور سوٹنگ۔ اسمین چوٹے بڑے چنچون اور پتوں کے متعلق بیان ہے۔
فصل سوم۔ مول مائے اور رات کو شکار کھیلنا ہانکے اور میدان میں ہر لو کا شکار کوئی دیگر اسے
 ایسے تمام طریقے درج ہیں۔

فصل چہارم۔ متعلق شکار در زمین و چرند۔

فصل پنجم۔ پرندوں کے حالات۔

فصل ششم۔ مگر و چمپلی کا شکار ہندو سے۔

فصل ہفتم۔ سور کا شکار نیزہ و غیر سے۔

فصل ہشتم۔ اصول صید انگنی۔

فصل اول در بیان بنادوق

دلیسی بندوقین

بندوق لاہور کی | اسکی نال زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی نال سے ملی ہوئی اور موری ذرا ادھی ہوئی تیر ویر پیدہ سے ٹکے بہترنگ ہوتا ہے اور مار حوض کی ہوتی ہے حوض تلی مین جو گٹر ہوتا ہے اوہے کہتے ہین۔ وزن بہاری۔ ماراچی۔ کندا سید ہاٹیت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روپیہ۔ یہ راجہ دان سنگھ کے حکم سے بنی تھی۔

بندوق خرم پور کی | اسکی تمام شکل لاہور کی سی ہوتی ہے لیکن ادس سے ہلکی ہوتی ہے اور بعض آٹھ بالشت تک کی ہوتی ہے۔

بندوق رامپور کی | زیادہ سے زیادہ پانچ بالشت لمبی نال ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی اور موری ذرا ادھی ہوئی۔ بدگت جیسا کندا سید ہا اور بعض بندوق کی کوٹھی پر پان یا سہر و کا درخت بنا ہوا ہوتا ہے وزن مین بہاری ہوتی ہے مضبوطی اور صفائی مین عمدہ ہے۔ مار اکثر حوض کی ہوتی ہے پہلے اسکی قیمت تقریباً ستار روپیہ تھی۔ اسکی ایک دوکان کوٹہ میں بھی ہے۔

بندوق نرور کی | اسکی نال ساڑھے چار بالشت لمبی ہوتی ہے اور تمام صورت رامپور کی سی ہوتی ہے مگر اس سے کیندر چوٹی ہوتی ہے۔ بعض بندوق کی کہدائی موتی چور کی ہوتی ہے مار نلی اور حوض دو فوٹگی ہوتی ہے۔ وزن مین بہاری تیر ویر پیدہ ہر قیمتی پچاس روپیہ تک۔

بندوق امیر کی | نال ساڑھے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے وزن مین ہلکی بتی موری نال سے ملی ہوئی اور لمبی۔ بدگلی اور نال پر گٹر اہریا۔ کندا سید بایتلا اور ماراچی مگر چنگا نہیں بندوق

کی مال پر عشق بچان۔ تہرا گنبد ار خداؤ دی۔ چو فغانہ نقوش ہوتے ہیں سب سے بہتر کھڑا ہر ماہی
بہلے اسکی قیمت تلوار و پیہ تک تھی۔

بند و ق نہر کی آبیہ ملک تبدیل کشت میں پانی جاتی ہے نال ساہی پانچ بالشت لمبی ہوتی
ہے نال سے کوئی کافرق ڈیوڑھا ہوتا ہے۔ سوری کوٹھی سے دو اونگل لمبی اور تھی ہوئی (بہرے) سید
اکتا ہوا گندا ایک سو چوڑ اور دو تھولہا خمدار ہوتا ہے۔ نال پر کھدائی قلم کی باریک بعض سادہ کار
مارن کی اور اچھی ہوتی ہے۔ وزن میں ہلکی تیر ڈھترہ پیہ بہر قیمتی تیس روپیہ۔

بند و ق سبل گڈہ کی اسکی نال پونے پانچ بالشت لمبی ہوتی ہے اور نال سے کوٹھی کی
موتائی دونی ہوتی ہے بہاری سوری کٹھی سے ڈھائی اونگل لمبی۔ اور کچھ اونٹنی ہوئی تیر تک بہر پیہ
سید ہے کٹے ہوئے دیکھتے بہاری اکثر باہی دانت کی ہوتی ہے۔ مارن کی وزن میں ہفتا
بہاری قیمتی تیس روپیہ۔ یہ قرولی پہاڑ گڈہ میں بنتی ہے۔

بند و ق پوندی کی اسکی نال چار بالشت لمبی ہوتی ہے کوٹھی ذرا بہاری سوری نال سے
لمبی ہوئی جعبہ گٹ کی نال پر کھدائی اور سادہ کار۔ وزن میں بہاری مار جوض نی کی تیر ساڑھ
بالیس ماشہ بہر چکا اچھا پلاکم سب سے چھوٹی بند و ق ہونے کی وجہ سے گندا ایک ہاتھ اور ایک
گرہ لمبا ہوتا ہے۔ قیمتی پچیس روپیہ۔

قراہین ایک ہاتھ اور تین اونگل نال ہوتی ہے سوری دھوڑے کے پھول جیسی کٹ
پتہ دار ہوتا ہے یہ چہرہ اور گلاب مارنے کے لئے کار آمد ہے۔ قیمتی بارہ روپیہ۔

رومی یہ پتہ مارن کی طرح ہوتا ہے لیکن ہلکا خوبصورت اور نہایت مضبوط سوری چوڑی
قیمتی اٹھارہ روپیہ۔

شیر بچہ۔ سب شکل قراہین کی سی ہوتی ہے لیکن چھوٹا ہوتا ہے یہ کمر میں باندھا جاتا ہے
قیمتی آٹھ روپیہ۔

اون دو کاؤں پر چماں قراہین شیر بچہ وغیرہ جتے ہیں انگریزی رائفلوں کی نقل ہی کی جاتی
ہے۔ لیکن اونکا شیک پن کئی معرک کا نہیں ہوتا زیادہ فیر کرنے سے بگڑ جاتے
ہیں۔

ویسی بندوقون کے متعلق چند تجربات

اگر کسی سوار کے ہاتھ میں بندوق ہو تو اس سے داہنی طرف ہچک کر لگنا چاہئے اور بندوق دونوں طرف چھاتی سے بندوق لگانے کی مشق کر لینا چاہئے کہ دشمن کو اس طرح سے بچ جائے موقع نہ ملے پہل ہی یہ مشق کر لی جائے تو کارآمد ہے اسلئے کہ بہرہ راری میں بعض اوقات ضرورت پڑھاتی ہے۔ بہرہ راری دو قسم کی ہوتی ہے ایک دو پیٹری اور دوسری چو پیٹری۔ دو پیٹری میں پیٹرے بدلتے ہوئے دو خلاف سمتو نہیں فیر کئے جاتے ہیں۔ اور چو پیٹری میں چاروں سمت بہرہ راری میں بڑی تعریف کی بات یہ ہے کہ جلد فیر ہوں اور آواز یکساں ہو۔

بہرہ مار کرنے کی مشق اول صرف بارود سے کرنا چاہئے اور پھر جبکہ خوب عمارت ہو جائے تو گولی ڈال کر مشق کی جائے۔ بہرہ مار ایسے موقع کے لئے کارآمد ہے جبکہ یکایک ہلا کر کے دشمنوں کے سر پر پونچنا مقصود ہو یا پیچھے ہٹتے ہوئے کہ دشمن زیادہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔

اول درجہ کی بہرہ مار توڑے دار بندوق سے دوسرے درجہ کی قرابین سے اور تیسرے درجہ کی ڈوپی دار سے ہے توڑے دار بندوق سے بہرہ مار سب سے زیادہ قابل تعریف جبکہ کما سقد روانہ ہوں۔ بارود اچھی ہو۔ کلیان اچھی ہوں۔ کہ اوپر کچلی نہیں آتی ہو۔ اور سیسہ کی گولیاں اگر تیر پیسہ بہرے تو پون پیسہ بہرے ہذا اقلیاں اسی مناسبت سے ہونا چاہئیں۔

احتیاط کے لئے چار پانچ کلیوں کا منہ جلا کر چمڑے کے لنگر میں باندھ لینا چاہئے یا ایک کاٹ کا چکر تیار کیا جائے اور اس میں پانچ چہہ سوراخ کر کے کلیوں کے گہرنا لے جائیں۔ اور بندوق میں کندے کے پچھلے حصہ میں ایک خاص جگہ مخصوص ہوتی ہے وہاں کلیوں وغیرہ سے بہرہ چکر جڑ دیا جائے۔ کلیان منہ جلا کر ان سوراخوں میں رکھ دی جائیں تاکہ پہلی کلی جو کام میں لائی جا رہی ہے اگر طوطے کے پاس اگر چہہ جلتے تو دوسری کلی تیار مل سکے۔

بارود کے سینک پر بوسے کی نالی ہونا چاہئے جیسی کپڑی کی ہوتی ہے۔ منہ پر کافی گلی ہو کہ آگ لگنے کا خطرہ نہ رہے۔

گولیوں کی طلاق ہی اسی قسم کی ہونا چاہئے کہ آگ لگے سے داہتے ہی گولی آسانی سے

نکل آئے اور پھر منہ بند ہو جائے۔
 بندوق کے گندے مین پیچھے کی جانب آ پار ایک سوراخ کلی کہنے کے لئے کر دیا جاتا ہے۔
 بارش کے زمانہ میں اس سوراخ میں کلی نہایت محفوظ رہتی ہے۔ اور سیلن وغیرہ کا بالکل
 اثر نہیں ہوتا اسے کلی دان بھی کہتے ہیں۔

بندوق تین طرح کے نشانوں پر لگائی جاتی ہے بلندی پر برابر سطح میں اور نشیب میں
 بلندی اور نشیبی نشانہ پر بندوق کی جھونک اور جسم کی جھونک دونوں مل کر ایک مناسب
 پیدا کر لیتے ہیں لیکن زیادہ تر برابر سطح میں بندوق لگانے کا اتفاق پڑتا ہے اور اس کے
 لئے لازمی طور سے مشق کی ضرورت ہے ورنہ بندوق صحیح نہ لگے گی۔

اس کی مشق کے لئے ایک لکڑی یا بچہ ہاتھ لہی اور پونچے کے برابر موٹی جھکے سرے پر پانچ
 سیروزنی پتھر بندھا ہو بجائے اور روزمرہ دن میں کئی کئی بار چھپائی جائے۔ اس مشق کے
 بعد بندوق چھپانے میں کوئی دقت نہ ہو گی۔

بندوق کا جھنڈا پلاہو اس سے آدھے فاصلہ پر نشانہ لگانا چاہئے۔ بہاری نشانہ کو باریک
 چیز پر رکھ کر مثلاً نیمو وغیرہ کو کسی ٹورے یا تار میں معلق لٹکا کر نشانہ لگانا اور باریک نشانہ کو
 بہاری چیز پر مثلاً بڑی سی کلتری پر سوئی گار کر اور اس پر موم لگا کر چاول کا دانہ بکھرا کر کے
 نشانہ لگانا سخت غلطی ہے ضرور نشانہ خطا ہو گا اور کبھی صحیح نہ لگے گا۔

بندوق پہلے کا طریقہ یہ ہے کہ پتھر سے کہڑے ہو کر بائین سپر کے قریب بندوق کا گنا
 رکھ کر کلتری کو اب نال میں گڑوا کر بارود ڈالو نئی دار بندوق ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکھو
 کہ بارود کی آہنی نہ پڑے۔ پھر گڑوا کر گولی ڈالو گولی ایسی ہو کہ گرنے کے اشاریے دوڑتی چلی
 جائے۔ پھر اولٹا پیر پڑھا کر دھنپے پیر کی ران پر بندوق کا ایڑہ لگا کر پیالہ میں رکھ کر
 ڈالو۔

درجہ اگر زیادہ جمادی جائیگی تو انگوٹھ کو سخت نقصان پہونچے گا (پہر جلتی ہوئی کلی کو طوط پر چڑھا
 دو۔ پتیلے میں آدھے دار بندوق ہو تو کوئی کو گندے کے برابر رکھو اور چوڑے ایڑے کی
 بندوق ٹوٹی دار یا تیردار ہو تو کوئی کو افضل سے ملے رکھو۔ اب دیدبان کے بیچ میں کچھ ہے

شست ملا کر آگ دیدو۔

کسی وقت رنجاک اوڑ جائے اور بندوق نہ چلے تو بڑی احتیاط لازم ہے بندوق کی نال کو نیچے جھکائے رکھنا چاہئے اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ ہوا لگتے ہی بندوق چل جائے۔ (فاصلہ کے نشانہ پر اوپر) اور (قریب کے نشانہ پر جڑ میں) شست باندھنا چاہئے اگر ہوا تیز ہوگی تو گولی صحیح نہیں لگے گی۔ ایسے موقع پر ہوا کی رعایت ضرور رکھنا چاہئے۔ اسطرح پانی میں تیرے ہوئے جانور زمین پر دوڑتے ہوئے جانور اور آسمان پر اوڑتے ہوئے جانور پر آگے چھپے واسے اور بائیں گولی اندازہ کر کے لگانا چاہئے۔

آواز سپر گولی لگانا

آواز پر بندوق لگاتے کی اسطرح مشق کرنا چاہئے کہ بندوق لگائیوالا اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے دوسرا شخص ایسی لکڑی سے نشانہ پر کھڑکا کرے اور خود کھٹکے پر بندوق چٹیلے تنہا ششخص قریب بیٹھا ہو اور اندازہ کرتا جا رہا ہو اور جب بندوق نشانہ سے مل جائے فوراً فیر کرنے کی اجازت دیدے۔ اسطرح مشق کرنے سے بندوق صحیح لگنے لگے گی۔ اسلئے کہ ہاتھ اور کان آشنا ہو جائیں گے۔ اور فوراً اندازہ پر کام کر نیچے مشاق ہو جائیں گے۔

اگر کسی دشمن کو بندوق سے اسطرح مارنا منظور ہو کہ اس کے جسم پر زخم کی کوئی علامت نہ ہو اور نہ جسم سے خون نکلے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ بندوق میں بارود اسقدر بھری جائے جسقدر شیر و غیرہ کے لئے درکار ہوتی ہے اس پر موم جامہ کا ڈاٹ لگا دو اور پھر اوہی نال تک پانی بہر دو اور دس مین تین پیسہ بہر ریگ ڈال دو اور آٹھ قدم کے فاصلہ سے کسی جھلک جگہ پر بارود اسکا کام تمام ہو جائیگا۔ اور جلد پر کوئی زخم نمایان نہ ہوگا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ پہلی مقدار کی بارود ڈال کر اسطرح موم جامہ کا ڈاٹ لگایا جائے اور موم کے پودن کی جڑ میں پونی پونی آدھ آدھ اوکل کاٹ کر اونچیں پارہ بہر دیا جائے اور موم پر موم لگا دیا جائے انچین سے تین نلکیاں بندوق میں بہر کر جسم پر کسی جھلک جگہ نشانہ لگایا جائے۔

بھی ایسا اتفاق ہو کہ دشمن گھنے سے گھٹا ملے بیٹھا ہو یا کوئی سرنگ وغیرہ یا سیڑیاں اور ہو
تو ایسے موقع کے لئے یہ صورت اختیار کرنا چاہئے کہ اوسکے برابر دوزانو ہو کر بیٹھ جاؤ (لیکن
ٹوپیدار بندوق ہو) پہراہنی دہنے ہاتھ کی بڑی اونگلی سے تو بلبی پزور دواور اونگٹھے
سے گھوڑے کو چڑھاؤ (لیکن یہ کارروائی دشمن کی آنکھ بچا کر سینہ کی آڑ میں ہو) دشمن تمہارے
بائیں طرف بیٹھا ہے تو بائیں ہاتھ سے اپنی بندوق کو بٹھی سے ڈیڑھ ہاتھ اوپر سے
پکڑو اور داهنا ہاتھ معمول کے موافق رکھو پہراہنی بندوق کو اپنے سر پر اڈھا لو یا بیان ہاتھ
نیچا کر لو اور داهنا اونچا اور دہنے ہاتھ کی اونگلی سے کل دابو جہان پر رکھ کر مارو گے
دھین گونی لگے گی۔

انگلش میک یا ولایتی بندوقین مزل بودنگ گنتری پٹا کیار بندوقین

سب سے پہلے پٹا کیار اور کار تو سنی چہرہ کی بندوقین کے متعلق قابل ذکر یہ امر ہے
کہ یہ کس قدر مختلف بور یعنی تیر کی ہوتی ہیں اور بگ شاٹ یعنی گر آپ۔ چہرہ۔ اور گونی۔
تینوں چیزوں کے لئے کون کون سے بورزائد موزون ہیں۔
تو جہاں تک دیکھا معلوم ہوا کہ مزل بودنگ گن چوٹے سے چوٹے بور کی بیشل مڑکی ہوتی
ہے اور بڑے سے بڑے بور کی چار ہنہ کی۔ اکثر چار بور کی یکساںی بندوق بنائی جاتی
ہے اور عام طور سے بیشل بور۔ سوکھ بور۔ چوڈہ بور۔ بارہ بور۔ دس بور۔ آٹھ بور۔
اور چار بور کی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض بندوقین بارہ اور دس بور کے درمیان گیارہ
بور کی بندوق ساز بنا دیتے ہیں۔ جو گونی اور گر آپ دونوں کا کام اچھا دیتی ہیں۔
بعض تیرہ اور بعض پندرہ بور کی ہی ہوتی ہیں اور یہ ہی موزون بور ہوتے ہیں۔
اب یہ ہی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ چہرہ کس کس نمبر کا ہوتا ہے۔ ہندازیل
میں درج کیا جاتا ہے۔

پیمانہ چہرہ و گراب وغیرہ

D	12	11	10	9
2600 Per oz.	1250 Per oz.	1040 Per oz.	850 Per oz.	580 Per oz.
8	7	6½	6	5½
450 Per oz.	340 Per oz.	300 Per oz.	270 Per oz.	240 Per oz.
5	4	3	2	1
218 Per oz.	172 Per oz.	140 Per oz.	122 Per oz.	104 Per oz.
B	2/B	3/B	A	2/A
98 Per oz.	84 Per oz.	66 Per oz.	56 Per oz.	48 Per oz.
3/A	SSSG	SSG	SG	LG
40 Per oz.	15 Per oz.	11 Per oz.	8½ Per oz.	6 Per oz.

عمدہ دونالی پٹاکیدار بندوق بارہ یادس نمبر کی ہوتی ہے اور بہتر بندوق جے پرڈی بندوق ساز کی دوکان کی یا لینڈ کاسٹر کی دوکان کی ہوتی ہے۔ دلیٹلی ریچاڑو کی ہی نہایت عمدہ ہوتی ہے جو اکثر شکاریوں نے استعمال کی ہے اور تجربہ کیا ہے اور مین نے ہی بہت سے بندوق سازوں کی صدر ہا بندوقین استعمال کی ہیں اور تقریباً اپنی ہی بندوق کو فوقیت حاصل ہوئے کی کوشش کی ہے لیکن میری آزمائش میں جے پرڈی اور دلیٹلی ریچاڑو کی بندوقین بڑے شکاریوں کے واسطے نہایت بہتر ہیں جنکی عمدہ ساخت کے علاوہ کام ہی قابل قدر ہیں۔

بنیش بور بندوق | بنیش بور بندوق میں دشل نمبر چہرہ سے (۳-۱) چہرہ تک استعمال کیا جائے نہایت عمدہ کام دیتی ہے اور جس قدر ہی باریک چہرہ ہو گا خصوصیت کے ساتھ کام آندہ اچھا ہوگا۔ اسکی گولی بہ نسبت اور بندوقوں کے کسی قدر زیادہ فاصلہ تک کام دیتی ہے۔ لیکن موٹا چہرہ یا گراب ۳-۱ ایس جی سے ایل جی تک بہت خراب پکیتی ہے

اور اچھا کام نہیں دیتی بلکہ اکثر قریب سے ہو جاتی ہے۔ چھوٹے ہرنوں پر مول کے
شکار میں اگر گراب ۳۔ ایس جی ہی استعمال کے جائیں تو زیادہ سے زیادہ پچیس گز کے
فاصلہ تک کام دیکھ سکے۔ مول کے شکار میں زیادہ تر ۳۔ اے یا ۳۔ ایس جی ہی استعمال
کرنا چاہئیں۔

سوالہ بور بندوق اسمین دنل نمبر چہرہ سے ۳۔ ایس جی تک کہیلتا چاہیے اس سے
بڑے نمبر بخوبی کام نہیں گے۔ ہاں گولی اچھا کام دیگی۔ مول پر اگر قریب سے پچیس گز کے
فاصلہ تک کام لیا جائے تو ۲ ایس جی ہی ٹھیک کام دینگے۔

چوہ بور بندوق ایہ بور کی قدر چٹیک اور موزوں ہے اسمین چہرہ نمبر دنل سے
۲۔ ایس جی تک خوب کام دیتا ہے۔ لیکن اگر ۳۔ ایس جی سے مول کے شکار میں پچاس
گز تک کام لیا جائے تو نہایت اچھا کام دیگی۔ زیادہ بڑے گراب ۴۔ ایس جی اس میں
بھی نہایت عمدہ کام دینگے۔ گولی معمولی اچھا کام دیتی ہے۔

باراہ بور بندوق ایہ بور نہایت موزوں ہے۔ اسمین چہرہ گراب۔ گولی۔ تینون چیزیں
یکساں اہل جاتی ہیں اور اپنی اپنی زد پر ہر ایک چیز عمدہ کام دیتی ہے۔ لیکن چہرہ
نمبر آٹھ سے ۲۔ ایس جی تک بہت خوب ہے۔ اور زیادہ بڑے یعنی ایس جی سے لے کر
تک بہتر نہیں۔

گیارہ بور بندوق ایہ بندوق بمقابلہ تیرہ بور کے بارہ بور کی بندوق سے زیادہ اچھی ہے
اسمین ایس جی گراب ہی ٹھیک کام دیتے ہیں اور گولی ہی بارہ بور کے برابر فاصلہ تک
کام دیتی ہے اکثر میرے ساتھ کے شکاریوں نے ایس جی گراب سے چالنیس پچاس گز
کے فاصلہ سے سامت تک مار لئے ہیں۔ گراب اونکی پسلیوں پر لگے اور اونہیں قہریوں
گھر گئے۔

دنل بور بندوق ایہ بڑے گراب کے واسطے مخصوص ہے اور نہایت اچھا کام دیتی ہے
گیارہ سے لیکر چار بور کی بندوق تک مرغابی و قاز وغیرہ کے جھنڈ پر لگانے کے لئے
موزوں ہیں اور مول پر یا شب کو مالے کے شکار میں ہرنوں کی دائر پر بھی لگائی

گراہیں تو بھی مفید ہیں۔ دنس پور سے مین لئے رات کو مائے مین چار چار پانچ پانچ ہرن گراہ
سے ایک غیر مین مار لئے ہیں۔ اور بڑے شکار مین رات کے وقت کوئی بھی استعمال کیجائی
تو موثر ثابت ہوگی۔ مین بسا اوقات سام روج وغیرہ کے شکار مین اسکو استعمال کرتا ہوں
شیر وغیرہ یا اس قسم کے دوسرے جانوروں پر درخت یا کسی بچت کی جگہ سے لگائی
جائے تو اندیشہ نہیں۔

نو اور آہٹہ | اسپن نمبر چہ چہ سے بڑے سے بڑے گراہ ایل جی تک نہایت
بوز بندوق | عمرہ کام دیتے ہیں اور دنس بارہ نو آہٹ نمبر کا چہرہ اچھا کام نہیں
دیتا۔ کوئی تریکے فاصلہ زیادہ سے زیادہ پچاس گنز سے بخوبی کام دیتی ہے اور رات کے
شکار مین دنس نمبر کی طرح یہ بھی کارآمد ہے۔ بلکہ اس سے اسکی کوئی کسیتدہ زیادہ موثر
چار پور بندوق | یہ سب بڑے پور کی بندوق ہے اور لوگ اسے کم استعمال کرتے
ہیں۔ مگر بڑے شکاروں کے لئے بڑی کارآمد ہے زیادہ تر مینائی ہوتی ہے اور شاڈو
دونالی۔ کوئی چالیش گنز تک نہایت اچھا کام دیتی ہے بڑے جانوروں کے لئے رات
کے شکار مین بہت مناسب بلکہ زبردست آدمی اسے استعمال کر سکتا ہے۔ گراہ
ہر قسم کا کام دیتا ہے۔

بریسچلوڈنگ گنز چہرہ کی کارتوسی بندوقین

بریسچلوڈنگ گنز بھی مختلف پور۔ چار سو دنس پور۔ اٹھائیس پور۔ بنیس پور۔ سولہ پور۔
بارہ پور۔ دنس پور۔ آہٹ پور اور چار پور کی ہوتی ہیں۔ انکے علاوہ اور بھی پور ہوتے ہیں
مثلاً چار سو دس سے چھوٹی تین سو ساٹھ پور کی اور بارہ پور سے چھوٹی چوڑے پور کی لیکن
یہ کم استعمال کیجاتی ہیں چونکہ ان میں کوئی خوبی نہیں پائی جاتی۔ تین سو ساٹھ چھوٹی ہونے
کی وجہ سے چہرہ وغیرہ کا اچھا کام نہیں دیتی۔
چار سو دس پور بندوق | یہ بندوق چھوٹے پرندوں کے شکار کے لئے نہایت موثر

ہے۔ اس سے چہرہ نمبر اٹھ دچھ سے تیر اور میٹر وغیرہ اوڑتے ہوئے بڑی لطف سے
 شکار ہوتے ہیں اور چہرہ نمبر چار اور چھ سے مرغابی اور خرگوش تاک بخوبی شکار ہو سکتے
 ہیں پچیس یا تیس گز کے فاصلہ سے۔ گوی سے مول بارات کو مانے میں ہرن شکار کے
 جاتے ہیں تو اکثر تو ہین گرجاتے ہیں اور بعض سوچا س گز بہاگ کر گرتے ہیں۔ میں نے
 اسکی گوی سے جرج اور سوزنگ مارے ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ایک کالا ہرن مارا اور
 ایک قریب کی چناری میں فوج کر کے چوڑیا اتفاق سے ایک زبردست جرج اور سکے خون
 کی بو پراگیا۔ پچیس گز کے فاصلہ سے میں نے اس کے گوی لگائی گوی پڑ پڑی اور وہ دہین
 رہ گیا۔ گرنے کے بعد وہ بڑی طرح روز سے چلاتا تھا اور اٹھنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا آخر
 احتیاطاً ایک گوی گردن پر اور لگا دی کہ وہ فوراً مر گیا۔ دوسری شب کو اسی بندوق سے
 ایک جرج اور کئی سورا مارے پھر حال پہ بندوق چھوٹی۔ ہلکی اور خوشنما ہے اور
 بڑی کارآمد ہے۔

اٹھائیس بج بندوق | یہ باریک چہرہ سے لیکر ۲۔ اے تک نہایت عمدہ مارتی ہے۔
 اور میں نے اکثر ۳۔ اے چہرہ سے مول پر ہرن مارے ہیں۔ گوی بھی بڑے تیر کی اور بندوقوں
 سے دور اور صحیح مارتی ہے۔ اوڑتی ہوئی مرغابیان اور تیر وغیرہ کے لئے بھی نہایت موزون
 ہے۔ میرے نزدیک ہمیر لیس ایجیکٹر اور نین ایجیکٹر دونوں ہی اس کام کے لئے موزون
 ہیں مگر ۲ بور ہوں۔

بیس بور بندوق | اسکی تمام صفیتیں ٹوپیدار کے مطابق ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حال
 میں چپ گولیاں ایجاد ہوئی ہیں جنکے نام تھال۔ دسٹر کٹر اور دسٹیری ہیں۔ علاوہ ان
 روڈانے بھی دسٹر کٹر مثل دسٹیری کے ایجاد کی ہے لیکن شہور اور مفید وہی ہیں جنکا حال
 آئندہ مفصل بیان کیا جائیگا۔

ستھال اور دسٹیری دونوں قسم کی گولیاں اس بندوق میں نہایت کارآمد اور موثر ہیں۔
 ٹوپیدار کے گول سانچہ کی گوی سے تقریباً دو گنا چٹکا دیتی ہیں۔
ستولہ بور بندوق | یہ چہرہ کے واسطے موزون ہے۔ ۳۔ ایس جی تک چہرہ سمین

خوب کام دیتا ہے۔ خوفناک جانور تیندوے پر چہرہ و غیرہ تھال مارو پھیری گولی سے
 بچت کی جگہ سے شکار کئے جاسکتے ہیں باقی تمام باتیں منزل بوڈناک کے مطابق ہیں۔
 بارہ بور بند ووق اس کا نہایت موزون بور ہے۔ اگرچہ کار تو سہی بند ووق میں یک
 شٹا یعنی بڑے گراپ اچھا کام نہیں دیتے لیکن اگر اسکے کار تو س خاص صورت
 اور ترکیب سے ہرے جائیں تو اسے اور بور پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے (کار تو س بہتر
 کی ترکیب کسی جگہ بیان ہوگی)۔

چھوٹے تیر کی بند ووق میں کم از کم بہ نقص ضرور ہوتا ہے کہ اگر بڑے چہرہ کے کار تو س
 ترکیب سے ہرے ہوں تو ان کے معمولی کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اچھا کام نہیں
 دیتے۔ لیکن اسکے خواہ کیسے ہی معمولی طور سے کار تو س ہرے ہوں یہ اپنا کام صحیح
 پیمانہ پر دیتی ہے۔ گولیان تھال۔ رو پھیری۔ دستکڑ تینوں نہایت عمدہ کام دیتی
 ہیں۔ اور خوفناک شکار پر سید ہرک استعمال کجا سکتی ہیں۔ تھال گولی سے میں نے
 تیندوے مارے ہیں جو گولی گہاتے ہی گر پڑے۔

کار تو سہی بند ووق کے واسطے یک شٹا یعنی گراپ کے کار تو س بہرے کی خاص ترکیب
 ضرور ہے اگرچہ اچھا کام لینا منظور ہے۔ کیونکہ دوکان کے ہرے کار تو س سہا پس جی
 تک تو عمدہ کام دیتے ہیں لیکن اس سے بڑے سائز کا شٹا جب تک خاص طور
 سے نہ ہا جائے اسوقت تک خوب کام نہیں دیتا۔

دوئل بور بند ووق یہ بڑے شٹا کے واسطے پرندوں کے چہڑوں اور چرندوں
 کی ڈاروں میں لگانے کے لئے نہایت کارآمد بند ووق ہے۔ ایس جی شٹا کے
 ہرے کار تو س ہمیں اچھا کام دیتے ہیں۔ متذکرہ بالا گولیان خوفناک شکار پر سید ہرک
 استعمال کجا نہیں۔ کوئی اندیشہ کی بات نہیں۔ اور معمولی ٹھوس گولیان ہی ٹپیک کام
 دیتی ہیں۔ اگر انہی بچت اور حفاظت کی جگہ سے استعمال کجا میں۔

اٹھ بور بند ووق اسے دوئل بور کے مطابق ہے اور بڑے گراپوں کے لئے ٹپیک
 ہے۔ بڑے اور خوفناک شکار پر ٹھوس گولی ہی بہتر ہے۔

چار بور بندوق یہ آٹھ بور کے سطاق ہے بلکہ بڑے شکار پر زیادہ بید ہرک طریقہ سے کوئی استعمال کجا سکتی ہے۔

میں جن جن بندوقوں کو ترجیح دیتا ہوں تو اپنے تجربہ کے وثوق پر۔ اور میں اس بات کا معترف ہوں کہ اکثر صاحبان مجھ سے زیادہ سمجھتے ہوئے۔ اور اپنی مرضی سے دوسری بندوقوں کو ترجیح دینگے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں ہمیشہ خاص طور سے شکار سے دلچسپی لیتا رہا ہوں اور معمولی سی معمولی بات میں ہی جہان بین کر کے کچھ نہ کچھ ضرورت پڑے لگا رہا ہے۔ لہذا میں اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ میری رائے محض رائے ہی نہ ہو کی بلکہ ممکن ہے کہ بڑے بڑے تجربہ کاروں کا لب لباب ہو۔ جہاں تک تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ ڈیوڈ بیوگر نیئر کی بڑھیا جو ہر دارنا لون کی ہیر لیس شاٹ گن ڈاکس ہیرل جسکی دونوں نالین فل چوک ہوں نہایت اچھی ہے۔

اکا کسول اینڈ ہیرل کی ہیر لیس چوک بور ایجیکٹر بندوق میں اچھی ہوتی ہیں۔

گر نیئر کی ہی ہیر لیس چوک بور عمدہ۔ مضبوط۔ چٹکے اور پٹے سے ماریوالی بندوق بنائی ہوئی۔

چنانچہ میرے پاس اگرچہ پُرانی بندوق ہے اور خود میرے استعمال میں برسوں سے آ رہی ہے لیکن ایسی شان کی بندوق ہے کہ اسکی کسی چیز میں اتنا کوئی نقص نہیں اور اب ہی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی بنی ہوئی ہے۔

ویسٹلی چار ڈاکس ہیرل ہیر لیس اور لنگاسٹر ڈبلیو جے جیفری کی ہیر لیس ہی عمدہ ہیں۔ لکنڈر نہری کی چوک بور جو ہر دارنا لون کی ہیر لیس اگرچہ قیمتی ہوتی ہے لیکن شیک خوبصورت اور دور مارنے والی عمدہ بندوق ہے۔ اور بڑے آدمیوں کے رکھنے کے قابل ہے اگر سینگل ٹریگر کی ہو تو اور ہی بہتر ہے۔ اس میں خوبی یہ ہوتی ہے کہ اسکی ایک ہی بلیبی سے کھٹکا ہٹانے سے جو نشی تال چاہو چلا سکتے ہو۔ پہلے بائیں اور پھر داہنی یا پہلے داہنی اور پھر بائیں اکثر ہیر لیس میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر دونوں نالین چلانا منظور ہوتی ہیں تو جلدی میں ایک ساتھ چل جاتی ہیں۔ اس بندوق کو

تو یہ نقصان پہونچتا ہے کہ گندہ خراب ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور شکاوری کو یہ
 صدمہ پہونچتا ہے کہ اوسکے دھکے سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ دونوں نالین ایک ساتھ
 چلنے سے ہندوق دھمکا دیتی ہے۔ لیکن ایک لمبی والی ہندوق میں یہ اندیشہ نہیں کہونگا
 اوسکی نالین یکے بعد دیگرے چلتی ہیں۔

ہندوق کی نالین تین قسم کی بنائی جاتی ہیں۔ سائیلیٹڈ پیرل۔ موڈیفائڈ چوک۔ یا
 امپروڈ سائیلیٹڈ۔ اور فل چوک۔

سائیلیٹڈ سائیلیٹڈ رنال بارہ نمبر کے کارتوس کے بنائی گئی ہے۔ یہ مسد
 پر سے بھی بارہ نمبر کی ہوتی ہے۔ اس میں چہرہ پھیل ہوا لگتا ہے اور زیادہ دو نہیں مار سکتی۔
موڈیفائڈ چوک جو بریج یعنی پیچھے سے بارہ پور اور منرل یعنی منہ پر سے تیرہ پور ہوتی
 یا امپروڈ سائیلیٹڈ ہے یہ چہرہ اچھا مارتی ہے اور بمقابلہ سائیلیٹڈ کے اس کے چہرے
 کی مار دوڑ تک ہو۔ گدا کے لئے دونوں یکساں ہیں۔ اس میں تیرہ نمبر کی ٹوس گولی چل
 سکتی ہے۔ اور سائیلیٹڈ میں بارہ نمبر کی۔

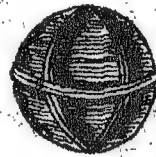
فل چوک یہ نال بریج پر سے بارہ پور کی ہوتی ہے اور آگے تنگ ہوتی چلی جاتی
 ہے۔ یہاں تک کہ منرل پر تقریباً دو انچ کے ایک گنڈا ہوتا ہے اور یہاں پر چوڑا
 پور ہو جاتی ہے۔ اس میں گولیاں بھال۔ روٹھیری۔ اور دستر کڑ تینوں چل سکتی ہیں۔
 اور نہایت اچھا کام دیتی ہیں۔ ٹوس سانچہ کی گولیاں بہتر ہے کہ نہ چلائی جائیں چونکہ
 میں نے دیکھا ہے کہ اکثر نال پھٹ گئی ہے۔ نو ایجاد گولیاں تینوں قسم کی نالوں میں
 چل سکتی ہیں۔

لیننگاسٹر کی ایک بیش پور کی چار نالی ہندوق جسکی دو اوپر اور دو نیچے نالین تھیں
 اور صرف ایک ہی لمبی تھی اور چاروں نالوں کے لئے ایک ہی فورٹھاٹ تھی۔ میں نے
 استعمال کی ہے۔ ہر ایک نال باری باری سے چلتی ہے اور یہ اختیار ہے کہ
 نالین کس ترتیب سے چلائی جائیں۔ اس دوکان پر اسی قسم کے چار نالے بیچے ہی ہوتے
 ہیں جنکو میں نے استعمال کر دیکھا ہے۔ Smooth bore یعنی بغیر خاروں کی ۵۵ جوب کے

ہوتے ہیں نیز جس اور کے چاہو ہو اسکے ہو۔ یہ نہایت ضرور دانہ ہوتے ہیں۔
اسی دوکان پر اسنو تھوڑی یعنی بیچار کی ماسفلز ہی ہوتے ہیں نیز کالندین وغیرہ ہی۔

نواجہاد گولیان

اور پر گولیوں کے تین نام بتلائے گئے ہیں لہذا ہر ایک کا حال مفصل لکھا جاتا ہے
نہتھال گولی اذیل کی شکل کی گولی میں چار ٹکڑے جڑے ہیں۔ یہ مشین سے
بنائی جاتی ہے۔ اور ہر ٹکڑے کے جو پر ایک فولادی ماریک پتی کا ٹکڑا پنکڑی کی طرح
چسپان ہوتا ہے۔ یہ جانور کے جسم میں پہونچ کر چار ٹکڑے وغینہ پھٹ جاتی ہے۔ زیادہ
گہری پہونچتی ہے اور نہایت سخت جھٹکا دیتی ہے کہ جانور بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔
نہتھال گولی بیرونی شکل میں
نہتھال گولی اندرونی شکل میں



روہییری گولی | یہ لمبی گولی ہونڈ ہے یا بند رواے کی ڈگڈگی کی شکل کی ہوتی ہے
اس میں چکر دار سوراخ ہوتے ہیں کہ ہوا کی قوت پاکر برماتی ہوئی جانور کے جسم میں داخل ہو
جاتی ہے۔ یہ بیجا کی جندوق میں چلائی جائے تو رائفل کی گولی کی طرح ثابت ہوگی۔ سو گز
کے فاصلہ سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام دیتی ہے اگرچہ بوز سے چلائی جاتی ہے
تو جانور کے جسم میں بٹھک کر ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ اور سائیلینڈر بوز سے چلائی جاتی ہے
تو ٹکڑے نہیں ہوتی بلکہ ایک چپٹی چوڑی ٹکیہ بن جاتی ہے دونوں صورتوں میں جو جھٹک
زخم پہونچاتی ہے۔
روہییری گولی۔



ڈسٹرکٹ گولی۔ | یہ کسی قدر لمبی ہوتی ہے۔ اور اسکے آگے اور پیچھے گنڈے

ہوتے ہیں اس میں سیسے کے گوزیا چادر میں سولہ چوٹی چوٹی گولیاں ہوتی ہیں اور ۴ خواہر ایک کی جسامت ۳۔ اسے چہرہ کے برابر ہوتی ہے۔ گولی پہٹتے ہی یہ جانور کے جسم میں بکھر جاتی ہیں اور جانور کو نہایت مہلک زخم پہنچاتے ہیں کہ جانور بیکار ہو جاتا ہے۔ اور جانور نہیں ہوتا۔

ڈسٹرکٹر گولی اندرونی شکل میں
سولہ چہرہ ۳۔ اسے کو برابر ایک کے خلیں

ڈسٹرکٹر گولی بیرونی شکل میں



چہرہ کی بندوق میں یہ گولیاں راسفلز کی گولیاں کے برابر کام دیتی ہیں اور چونکہ چہرہ کی بندوق شکاری کے ہاتھ پر جچی ہوتی ہے اس لئے نہایت جلد ایم یعنی مسکتی ہے خوفناک شکار پر اگر فوری فیر کرنے کا موقع ہو تو چونکہ راسفلز میں دیدیاں ہوتا ہے جسکے ایم کے لئے وقفہ کی ضرورت ہو اور شکاری گہرا فوراً البس دی لیتا ہے جسکا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ راسفلز مرنے ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے موقع کے لئے بندوق اور یہ گولیاں زیادہ بہتر ہیں کہ اگر کوئی درندہ حملہ آور ہو تو فوراً فیر کیا جاسکے اور خطا نہ ہو۔ میں نے ان تینوں گولیوں کی نیلون پر آزمائش کی ہے نہتال گولیاں تین مرتبہ نیلون پر لگا لیکن دوسرے تینوں پر اسی جگہ گرنے اور ایک مرتبہ پہرے گولی کہا کہ پاش ہو پر گزیر جا کر اگر ایکس قریب المرگ حالت میں۔ اور دوسرے پہرے گولی سے تلو گز ہاگ نمرہ گزادوسرا انتھی گز اور تیسرا پچیس گز تک لڑکھڑاتا ہوا جا کر گرا۔

ڈسٹرکٹر گولی ایک نیل کے پہرے لگی یہ گولی چالینس گز سے لگائی گئی تھی۔ وہ گولی کہاتے ہی گھوڑے کی طرح الٹ ہو کر گرا اور پہرے گولے ٹیا کہ اوٹھا اور چلے یا چونکہ اس کا وقت تھا اسوقت تو پتہ نہ چلا لیکن وہاں سے دو میل کے فاصلہ پر صبح کو دیکھا کہ بہت خراب حالت میں لنگھتا ہوا تین ٹانگوں سے آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ ٹیچہ ہی گیا تھا لیکن مولیشی کے آجانے سے پہلے وہ ہیکر چار ہا ہے۔
 مول کر کے دوسری گونی دوسرے پٹرین اور لگائی اور اس مرتبہ وہیں رہ گیا۔
 ایک دوسرے موقع پر ایک رو جڑی کے نعل میں گونی لگی وہ دو ٹو گز جا کر چکر کھانی
 لگی یہاں تک کہ ہم قریب پہنچ گئے اور آخر دم پکڑ کر اسے گرایا۔
 ایک مرتبہ رات کے وقت ایک نیل نعل پر گولی کہا کر چلا گیا اور پھر صبح تین ٹو گز میر مردہ
 ایک نیل چلی پر گولی کہا کر ہزار گز تک ہانکتا چلا گیا اور پھر مول کر نیز دوسری گولی کہا کر
 بہر حال ان تمام آزمائشوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ سب سے پراثر تھا حال گونی ہے دوسرے
 درجہ رو پٹیری اور تیسرے درجہ دسٹر کٹر ہے۔

شیل یعنی پٹنے والی گولیان

شیل گولیان اگرچہ کئی قسم کی ہوتی ہیں لیکن میرے تجربہ میں دو قسم کی اچھی بنتا
 ہوئیں ایک راسفل کے واسطے اور دوسری چہرہ کی بندوق کو واسطے۔ پہلی۔
Shed فوریتھ شیل گولی جو راسفل میں چلتی ہے لمبی گونی ہوتی ہے
 دوسری *Algaedies spiffical* میڈر سیفریکل شیل گولی بم کی بندوق میں ہی چل سکتی ہے
 لیکن سائیلینڈریرل میں۔

فوریتھ شیل گولی اس کا ساچہ خاص قسم کا ہوتا ہے۔ دو حصے علیحدہ علیحدہ لے
 جاتے ہیں ایک پندے کا دوسرا دپر کا حصہ ہر اس میں پٹنے والا مصالحہ ہر کر مشین میں
 خوب دبایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے ایک جہاں ہو جاتے ہیں۔ فوریتھ
 شیل نرم کھال کے خوفناک شکار کے لئے اسلئے زیادہ موثر ہے کہ ایکسپس کی ہلکی سیلر
 گولیوں کی طرح توڑ کر اور بغیر جانور کو تھلاک صدمہ پہنچائے خود برباد نہیں ہو جاتی
 بلکہ خوب گہری بیٹی ہے اور بڑے بڑے ٹکڑے پوڑ کے زور سے اندر دور
 دور پہنچ کر زخم پہنچاتے ہیں۔

میڈر سیفریکل شیل گولی اس کا بنانا آسان ہے خصوصاً تانبے کی گولیان بن

ایک جانب سوراخ ہوتا ہی بن ہی سکتی ہیں اور بنی ہوئی تیار ہی ملتی ہیں۔ بارہ پور کے لائق سانچہ میں جسکا قطر آدھ انچ ہوتا ہی ایک کیل جو لکڑی کے دستہ دار ہوتی ہے پہنادی جاتی ہے اور غلو جگہ میڈر شیل کے سانچہ کی اوس کیل کو اندر سے لیتی ہے یہ سانچہ معمولی گولی ڈالنے کا سا ہوتا ہے۔ لیکن اسمین اوپر نیچے دو سوراخ ہوتے ہیں ایک سیسہ ڈالنے کا اور دوسرا کیل کا جب سیسہ منہ سے ڈالا جاتا ہے تو تانبے کے چاروں طرف سیسہ جھجاتا ہے۔ اور گولی کے درمیان میں ایک سوراخ رہ جاتا ہے۔ جسمین پینے والا پوڈر بہر دیا جاتا ہے۔ اور منہ پر موم لگا دیا جاتا ہے اگر نری بہرے ہوئے میڈر شیل میں ممکن ہے کہ اور گولی خاص پوڈر ہو تا ہو لیکن میں ذیل کا سفوف تیار کر کے تجربہ کیا تو نہایت مفید ثابت ہوا۔

کلاریٹ آف پٹاس اور سرمہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیسکر ہوزن ملا کر سفوف تیار کیا جائے۔ اور گولی کے سوراخ میں پولا بہر جائے۔ (اگر پولا نہیں بہر جائیگا اور ٹونک نہ بہر جائیگا تو اکثر نہیں پیٹے گا) اور منہ پر موم لگا دیا جائے۔ سفوف تیار کرتے وقت بڑی احتیاط لازم ہے اگر ملا کہ بیسا جائیگا یا اور گولی بے احتیاطی عمل میں آئیگی تو پینے والا ہلاک ہو جائیگا۔

سفوف تیار کر کے پہلے اوس کا امتحان کر لینا چاہیے اور بہر نہا جائے۔ اور امتحان اس صورت سے کر دو کہ دو تین رتی سفوف کا غز میں لپیٹ کر کسی چکنے پتھر پر رکھو اور ادھر سے تھوڑے کی ضرب لگاؤ۔ اگر وہ اچھے پٹا کے کی آواز دے تو اچھا ہے ورنہ خراب ہے۔

میں نے اپنی تجربہ کی بندوق میں میڈر شیل استعمال کر کے ایک تیندوہ اور کئی روج ساحر وغیرہ مارے ہیں۔

تیندوہ تو جبکہ میں پانی پر اور جانوروں کے شکار کے لئے کوہ ایراؤنی کے دھن میں بیٹھا ہوا تھا کہ بعد مغرب ایک بڑے تیندوہ نے اگر پانی پینا شروع کیا۔ اور پانی بیکہ چند قدم جا کر ٹھہرا۔ تین گز کے فاصلہ سے میں نے گولی لگائی تو

پسلیوں پر لگی اور اوجھلہ لگ گیا۔ دو ایک مرتبہ تو کہنس کہنس آواز لگانی بہر دم ہلا کہ پٹھارا ہو گیا۔ دیکھا تو جھٹک سے گونی لگی تھی اور سطر تو معمولی گونی کا سوراخ تھا۔ لیکن دوسری طرف شکم سے پسلیوں تک چار سوراخ تھے۔ پہیہ پٹے کے ٹکڑے باہر نکل پڑے تھے جگہ جگہ سے کہاں بکس گئی تھی۔ مختصر یہ کہ اندرونی حالت نہایت خراب تھی۔

اسی گونی سے ایک فیبرمین دوسام ادسی رات میں مارے۔ نیز اور مختلف جانور شکار کئے۔

شیل گونی کا کار توں جب جانور کے جسم میں لگتا ہے تو ایک روز کی پٹھاکے کی آواز دیتا ہے۔ اور جب مرس ہو جاتا ہے اور کسی پتھر مٹی زمین یا پہاڑ پر گونی جا کر پڑتی ہے تو وہ ہوان لگتا ہے۔ اور بہت زور سے آواز تڑا تہ کی ہوتی ہے۔ فورسیتھ شیل کی یہی حالت ہے۔ بلکہ بوجہ کونیکل یعنی لمبی گونی ہونے کے اور زیادہ موثر ہے۔

رائفل ٹوپیدار

ٹوپیدار رائفل مختلف تیر کے ہوتے ہیں۔

بیدھرنی خاردار | یہ ایک نالا رائفل ہوتا ہے۔ اور اسمین چوڑے تین گرو یعنی خار ہوتے ہیں۔ لمبی مٹری منجبت بیک ساٹ یعنی فوجی مارٹینی کا سادید بان ہوتا ہے یہ اکثر بانٹو ستتر بور کا ہوتا ہے۔ تنوگز سے بالکل صحیح لگتا ہے۔ ہرن وغیرہ مارنے کے واسطے نہایت کار آمد ہے۔ خوفناک بڑے شکار پر بیدھرنی استعمال نکرنا چاہیے خصوصاً کینالا ہونے کی وجہ سے بڑے خطرہ کی بات ہے۔ اس بور کا دونالا ہو تو البتہ بچت کی جگہ سے استعمال کیا جائے۔ لیکن بہرہی بینس بور کا رائفل اس سے بہتر ہے۔

سٹولہ بور بارہ بور | دونالے ہی اکثر ہوتے ہیں اور زیادہ خار دار ہوتے ہیں۔

اگر لمبی گولی انہیں استعمال کی جائے تو بہت بہتر ہے۔ خوفناک شکار پر بھرت کی جگہ سے اور نہایت قریب سے زیادہ سے زیادہ پچاس گز سے لگائے جائیں ورنہ نقصان اڑھنا یا بڑھ سکتا ہے۔

دشمن بوز اور اٹھ بوز ایہ نہایت عمدہ بوز ہیں۔ پہلے شکاری خوفناک شکار پر اکثر دشمنی ریسچارڈ کے بنے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ نہایت کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ اسی میکرو کی بنائی ہوئی چہرہ کی ٹوپیدار دونوں بوز نہایت عمدہ ہوتی ہیں اور خوفناک شکار پر گول گولیاں استعمال کی جاتی ہیں تو نہایت مفید ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں اور میکرو کے بھی اس بوز کے واسطے ہوتے ہیں جیسے الگنڈر ہنری کے پٹاکیدار بوز بہت کمیا ہوتے ہیں جو نہایت زوردار اور موثر ہوتے ہیں۔ اسی کے یہاں کا ایک بوز کا ٹوپیدار واسطے میرے پاس تھا اور ایک مرتبہ ایک تیندوہ پر میں نے لگایا تو وہ اوسیکڑھ گیا۔ دو نیل اور کئی کھورا سیطرح گئے۔

مختلف میکرو کے میں نے بینٹس یا بائیسٹس واسطے استعمال کئے ہیں لیکن ویسٹلی ریسچارڈ کے یہاں کا سب سے بہتر ثابت ہوا اگرچہ پرکھوی اور دیگر چھ میکرو کے بھی اچھے ہوتے ہیں۔

جب کوئی واسطے کسی خوفناک شکار کے واسطے تجویز کیا جائے تو سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اوسکا امتحان کر کے اندازہ کر لیا جائے کہ آیا صحیح لگتا ہے یا نہیں۔ یہ اس صورت سے کہ چالیس گز سے تین انچ کے دائرہ میں نشانے لگائے جائیں اگر تمام نشانے اندر لگیں تو بیشک وہ ہر دھڑکے قابل ہے ورنہ خوفناک شکار کے موقع پر کبھی اوسپر اطمینان نہ رکھنا چاہیے۔ اکثر واسطے کی سائینگ خراب ہو جاتی ہے۔

وجہ یہ ہوتی ہے کہ فورسٹ باریک اور نازک ہوتی ہے اور اکثر بڑے احتیاطی سے استعمال کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یا بیک سائٹ یعنی دید بان گر جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے اور مجبوراً ویسی بندوق سازوں سے بنوانا پڑتا ہے۔ اتنا تو ضرور

کار تو سی چوٹے رک ایفل

۲۳۔ ۲۹ اور ۲۵۔ ۲۹ رائفیل کے بوتل نمائار تو س ہوتے ہیں اور یہ رائفیل ۲۳ اور ۲۵ بور ہی کہلاتے ہیں۔ بعض تو بی اکس آے کی ہوتے ہیں اور بعض سنری ماریشی کیطرح اور بعض مختلف ہوتے ہیں کوئی سائڈ بور یعنی بغلی سے کہنے والا۔ کوئی ٹاپ بور اور پیر سے کہنے والا۔ یہ بیٹس بور کے رائفیل سے زیادہ زور دار ہوتے ہیں۔ خرگوش وغیرہ ان سے خوب شکار کئے جاسکتے ہیں۔ چوٹے ہرن بھی ٹھیک جگہ گولی کہا کر مچاتے ہیں۔

۲۹۵ بوریا ۳۰ بوریا یہ دونوں ایک ہی بور ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے کار توں چل سکتے ہیں۔ یہ رک راٹھل نہایت زوردار ہوتے ہیں۔ مین نے الشی بہت کالے ہرن مارے ہیں۔ جو اکثر وہیں رہ گئے ہیں اور بعض کچھ دور بہاگ کر گئے

ہیں۔ لیکن انٹی گز سے لگانے کی یہی ایسا نہیں ہو کہ بہاگ گئے ہوں۔ اگرچہ نلو گز سے
 بھی اکثر لگائے ہیں۔ خرگوش مارنے کے لئے یہ نہایت عمدہ رائفلز ہیں۔
 ۳۸۰ پورا اور ۳۶۰ پورا یہ رگ رفل و سنے زیادہ زوردار ہیں۔ خصوصاً ۳۶۰ نمبر پانچ گز رفل
 بڑی گولی کا بڑا زوردار ہے۔ کالے وغیرہ اس سے اس طرح مارے جاسکتے ہیں جیسے
 ۲۹۵ پورے۔ لیکن چونکہ اسکی گولی بڑی ہوتی ہے اسلئے زیادہ موثر ہے۔ اگرچہ انٹی
 گز سے زائد لگائے جانے کے قابل ہے لیکن ہرن پر کم فاصلے سے لگانا بہتر ہے۔
 ۳۱۰ پورا اشارپ شوٹریا ہرن مارنے کا رائفل ڈبل کوڈ بلیو گرنیر اور دیگر میکیز زبان
 بنا ہے۔ آربی روڈانے ہی بنایا ہے جسکا نام ڈیراسٹا لگر یعنی ہرن مارنے کا رفل
 رکھا ہے۔ گرنیر کا رفل زوردار ہے۔ جب یہ رفل بنانا اور مجھے علم ہوا تو میں نے
 منگو اکرا اس سے شکار کھیلایا۔ اسکی مزل دلا سٹی یعنی گولی کی رفتار تقریباً تیرہ سو فٹ
 فی سیکنڈ ہے۔ اور مزل انرجی یعنی جھٹکا ۴۳۵ فٹ پونڈ ہے۔ دراصل کالون کے وسط
 نہایت کارآمد ہے۔ زوردار ہی ہے اور جھٹکا ہی خوب دیتا ہے۔ ۲۵ گز تک سے
 اسے لگا کر دیکھا ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ سو گز یا اس سے کم فاصلے سے شاید ہی گولی
 گولی خطا ہوتی ہے۔ میں نے اس سے دو سو پچیس گز سے ہی ہرن مارے ہیں
 لیکن اتنے فاصلے سے یقینی نشانہ نہیں لگتا۔ اس سے بعض موقع پر توجہ اور سامان ہی
 شکار کئے ہیں۔ بغل یا پٹر پر گولی لگے تو ۱۰۰ یا ۲۰۰ گز بہاگ کر جاتے ہیں۔ اسکے چوٹے
 سے کارتوس میں بے دھوئیں کی کارڈوائٹ بارود پانچ گز میں اور سیسہ کی ٹھوس یا پونی
 گولی ۲۵ گز میں کی ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ ریلوڈنگ ٹولس یعنی دوبارہ کارتوس بھرے
 کے آئے اگر منگائے جائیں تو بیشک آتو جاتے ہیں لیکن گہرے کارتوس ہرے
 ہوئے کام خراب دیتے ہیں۔ یا تو انٹی گز سے ہی ہرن ہو جاتے ہیں اور اگر لگے ہی تو
 گولی موثر نہیں ہوتی۔ جانور زخمی ہو کر چلا جاتا ہے مان چالیس گز سے لگائے جائیں
 تو شاید کچھ کام دیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ کارڈوائٹ بارود تو ملتی نہیں اور سموکسین
 یا کالی بارود سے ہرے جاتے ہیں اور گولی ہی سانچے میں ایسی صاف نہیں ڈھلتی

جیسی ولایتی کار تو سون میں بشین کی ڈھلی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بیکار سے ہوتے ہیں۔

شیر و ورائٹفل ہوا یہ ویسلی ریچارڈ کا بنا ہوا نہایت عمدہ اور عجیب رائٹفل ہے۔

سے لیکر چیتل تک اس سے آسانی سے شکار کئے جاسکتے ہیں۔ اس کا تیرا آسمان سے

کی قدر چڑھا ہوتا ہے۔ لیکن کار توں زیادہ لمبا اور بارود اور گولی ذرخین زائد یعنی کاڈا

بارود سائت گزین اور گولی ۴۰ اگرین کی ہوتی ہے۔ اور اس میں بہہ ہی خوبی ہے کہ گولی

کی پینڈی سے ذرا اوپر یعنی جو حصہ کار توں کے خول کے اندر رہتا ہے نکل چڑھا ہوا

ہوتا ہے اور یہ بہہ نون کے لئے زیادہ موثر ہے۔ اس لئے آسمان سے اس کا مار پلا ٹرا ہوا

ہوتا ہے۔ اور اس سے کی قدر چٹکا ہی زائد ہے۔ مین نے اسکے میکرو کی بڑی تعریف

سنی ہے اور بیشک وہ تعریف کا مستحق ہی ہے۔ ڈیڑھ سو گز تک نہایت صحیح لگتا

ہے اور سو گز سے گولی قسمت سے غطا ہوتی ہے۔ مین نے اس سے دو سو گز

سے ہی ہرن مارے ہیں اور عجیب بات ہے کہ اتنے فاصلہ پر بھی اسنے قابل قدر کام دیا

کار توں زیادہ صحیح لگتے ہیں اور کم خطا ہوتے ہیں اور اکثر جانور جگہ کی جگہ پر بجاتے

ہیں۔ تین سو گز سے ہی ہرن مارے ہیں۔ لیکن اس فاصلہ پر بھی جوڑ صحیح نہیں لگتا

بلکہ اندازہ سے لگا یا جاتا ہے۔

مین نے اس سے چیتل سا مراوریل ہی مارے ہیں بعض بٹل یا پیڑ پر گولی کہا کر وہیں گرے

ہیں بعض بچاس یا سو گز بہاگ کر گرے اور بعض جگہ گولی کہا کر بہاگے۔ اور دوسری

گولی لگانے کے بعد گرے۔

چوٹے رائٹفل میں بہہ سب سے زیادہ زور دار ہے اگرچہ اس بور کے دوسرے میکرو نے بھی

رائٹفل بنائے ہیں مثلاً بی ایس اے وغیرہ نے لیکن شیر و وڈ سے کوئی بہتر اور موثر نہیں

اگر منگائے جائیں تو اسکے ساتھ اسکے کار توں بہر نیکی آئے ہی ملکتے ہیں لیکن یہاں کے

کار توں بہرے ہوئے ۳۱ پور شارب شوٹر کی طرح کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کر

دیا گیا ہے۔

اسکی جزل دلا سٹی یعنی گولی کی رفتار ۵۴۵ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جزل اسوجی یعنی دبا دیا جھٹکے کی قوت ۶۵۵ فٹ پونڈ ہے۔

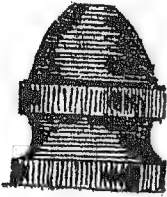
یہ سب نزدیک بہہ رائیفل سینٹر ڈریف سائٹ یعنی ایک ٹائم دید بان اور آگے پتے اڑھانیکے ہون اور ڈپن فور سائٹ یعنی پہلی گولی کا ہو تو شکار کے واسطے نہایت اچھا ہے۔
گلوب فور سائٹ یعنی گلوب دار پہلی کا ہو تو (جیسے کہ ہر شیر ڈو مین ہوتی ہے) ایم کرنے یعنی ملانے مین ذرا دیر لگتی ہے۔ لیکن اس سے نہایت صعب لگتا ہے۔ مگر دید بان متلا لا ہی ہونا چاہئے۔

پیریداکس کالینڈرن اور دوسری بال اینڈ شارٹ گنز گولی اور چہرے کی بند و قین

یہ چند بند و قین ایسی ایجاد کی گئی ہیں جو نہایت کار آمد ہیں۔ بلکہ انہیں سے ایک ہندوق تو ایسی ہے کہ رفل کو بولا دیتی ہے۔ مختلف میگزین مختلف قسم کی بنائی ہیں۔ مثلاً کالینڈرنے پیریداکس جو بڑی کار آمد مانی گئی ہے۔ اور تمام دنیا میں مشہور ہے۔ لینکاسٹرنے کالینڈرن بہہ ہی بہت مشہور اور عمدہ ہے۔ دیسٹلی ریچارڈ نے ایکسپورہ پیریداکس کی کہیں پر حال میں بنائی ہے۔ اسکو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اسپین سہوک لیس (Nicro) مٹرو پورڈ اور ۳۷ گرین کی لمبی گنڈیدار گولی جس میں تابنے کی ٹوپی جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ چلائی جاتی ہے۔ یہ نہایت پیرا اثر اور مہلک ثابت ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بال اینڈ شارٹ گنز مختلف میگزین کی ہیں جنکے متعلق ذیل میں مختصر حال بیان کیا جاتا ہے۔

پیریداکس ۱۲ بور بالینڈ یہ ہندوق گولی کے واسطے رائیفل ہے۔ سو گز سے نہایت تیزی سے اینڈر بالینڈر کی۔ ایکسپریس کی طرح گولی مارتی ہے۔ اور چہرہ معمولی عمدہ بند و قین کی طرح۔ اس کے منہ پر صرف سوا انچ پر خار ہوتے ہیں لمبی گولی جیسے بیچ میں گنڈا ہوتا ہے اور جوزن میں ۳۷ گرین ہوتی ہے۔ اسپین چلائی جاتی ہے۔ خواہ پونی ہو یا ٹوس۔ چوٹے ہرنوں کے

واسطے قریب استعمال کیجائے تو تین ڈرام بارود ہو۔ بڑے اور خوفناک شکار کے واسطے۔
 پدم اور پم سے کم ہونا چاہئے۔ سخت سیمہ کی بولی گولی جسمین پندرہ حصوں میں ایک
 حصہ جست یا نو حصہ سیمہ میں ایک حصہ رانگ ہو ڈھال کر آسے سے خوب صاف کر لیجائے
 خواہ تھوڑی سی چربی لگا کر ہر حال نہایت صفائی سے بہری جائے اگر کاغذ کا تو س ہو تو
 گولی دبائے کے الہ سے دبا کر گنڈا ڈال دینا چاہئے اس سے گولی
 خوب چم جاتی ہے۔ یہہ شہر وغیرہ کے لئے عجیب چیز ہے اور ہلکا
 جھٹکا ہو سکتی ہے۔ اس سے اکثر ستر شکار یوں کے مارے
 سے بڑے بڑے شیر مارے ہیں اور کہی یہہ غیر اطمینان ثابت
 نہیں ہوتی۔



میں اسے برسوں سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے خدا کے فضل سے ہمیشہ اسپر بہرہ و سہ
 رہا ہے دو موقع چہر ہی ایسے خطرہ کے گزرے ہیں اور میں نے اسے صحیح لگنے اور ہٹکا دینے
 سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جنکی تفصیل ہندہ ناظرین کرتا ہوں۔
 ایک مرتبہ میں نے راج رانا صاحب بہادر دام اقتبالہ والی ریاست جہلا وار کی مہمان ہونے
 کی عزت حاصل کی وہاں شہر شکار گاہ ہے جہاں مجھے شکار کھیلنے کا موقع ملا۔ میرا ایک
 بڑا ریحہ زخمی ہو کر جسکے صرف ران کے گوشت میں گولی لگی تھی گم ہو گیا تھا۔ میں اسکی تلاش
 میں چلا۔ میں نے اپنے ہمراہی بندو قبیوں کو جو تعداد میں ۱۲ تھے کہا کہ تم ایک سیدھی
 لائن باندھ کر چلو اور جسکے سامنے سے ریحہ اٹھے گولی مارو۔ اتفاق سے میں بڑھا اور
 اس لائن سے تقریباً دو سو گز آگے نکل گیا۔ ریحہ ایک کہو میں پتھر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی
 کے سر پر سے ہو کر میں گذرا اوس پندرہ گز کے فاصلہ سے نکلتا ہوا چلا آیا اور اسیے دو سو
 گز پر اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ جب اوس لائن کے آدمی بولتے ہوئے آئے تو وہ آواز سنکر اسی
 پگڑی ریحہ میں آگے جا رہا تھا چلا۔ مجھے علم نہیں کہ میرے پیچھے ریحہ آ رہا ہے اور
 اگر وہ خاموش چلا آتا تو مجھے آسانی سے زخمی کر سکتا تھا لیکن ابھی جگہ سے تیس گز کے
 فاصلہ پر تھا کہ زور سے چلا کر مجھے دوڑا لیکن چاروں پیروں سے چونکہ پھلپلاؤں زخمی تھا

اسلئے کھڑا نہ ہو سکا لیکن پہر ہی اسقدر تیزی سے چپٹا کہ مین اوسکی سرعت سے حیران ہوا اور خیال ہوا کہ یہ نہ رنجی نہیں ہے۔

اوس کے اچانک اسطرح سے بڑھنے سے مین چونک پڑا تھا اور فوراً متوجہ ہو کر بڑی تیزی سے اوسپر بندوق تاک کر فیر کیا گوئی اوسکے سر میں مٹی اور سنے ایک دو قدم تکے کہا ہے اور پہر ایک ہاتھ سر پر اور دوسرا جھاڑی کے نیچے رکھ کر اور ایک زور سے آواز نکالتا رہا۔
گیا۔ مین اتنی فرصت پا کر فوراً ایک جھاڑی کی آرمین ہو گیا۔ اور فوراً دوسرا کار تو س چڑھا کر پھرتیار ہو گیا۔ اب جو دیکھا تو بدستور بیٹھا ہوا تھا۔ مین نے یہ گوئی ہی رسید کی لیکن معلوم ہوا کہ دوسری گوئی ہی مین اوسکا دم نکل گیا تھا۔

اگر اس موقع پر میرے کمر باس یہ پیرید اکس نہ ہوتی اور بجائے اسکے ایکسرس مالانگ رینج رائفل ہوتا تو ضرور جلد فیر کرنے میں خطا ہوتا۔ پیرید اکس (easy aiming) اینری اینڈ یعنی آسانی سے ملنے والی بندوق ہے اسکے دو دید بان ہوتے مین گوئی چلاتے وقت اوٹھاتے جاتے مین اور چکر چلاتے وقت دبا کر فرشی سے لاوے جاتے مین۔

ہزار ٹینس دربار بیکانیر ہمارا اکثر خوفناک شکار مین اسی بندوق کو استعمال کرتے مین اور نہایت پسند کرتے مین آپنے اکثر درندے شیر وغیرہ اس سے نہایت خوبی سے مارے مین۔
مین اپنا دوسرا واقعہ ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اگرچہ ان غیر ضروری قصوں سے ناظرین کی سمجھ خراشی ضرور ہوگی لیکن اسی قسم کے واقعات سے تجربہ اخذ کیا جاتا ہے۔

بونڈی کے علاقہ میں میرے ایک دوست تھا کہ صاحب کی تھوڑی سی جاگیر ہے مین اوسکے یہاں جہان تھا کہ اونکے یہاں کا بہیر وال آیا اور کہنے لگا کہ ”یہاں سے تقریباً آدھ میل کے فاصلہ پر ایک کہو ہے اوسمیں ایک تین دو لکھا جوڑا دیکھ کر آیا ہوں۔ آپ چلے اور شکار کیجئے“ مین اور تھا کہ صاحب دونوں چالیں آدمی ہانکنے کے واسطے لیکر وہاں پہونچے۔ چونکہ وہاں پر درخت پر بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس لئے مجبوراً نیچے ہی کھڑا ہونا پڑا۔

جب ہانکے والوں نے شور مچایا تو ہمے پچیس گز کے فاصلہ سے جوڑا نکلا۔ مین نے نہر کے

پیر ٹڈا کس کی گونی لگائی جو بغل میں لگی اور ایسی موثر کہ اس نے پیر تک ہی نہ ہلایا۔ مادہ پٹہا کہ صاحب گونی لگائی یہ پیت میں لگی۔ لیکن بچہ کہ وہ چلا کر تڑپی اور ایکٹا سے میں کو دنگی۔ مجھے تین سیکنڈ کا بھی وقفہ نہ ملا کہ میری شست ملا کر گونی لگاتا۔ وہ کروندہ کی گنجان جہازی میں بیٹھ گئی تھا کہ صاحب نے مجھے کہا کہ چلو چلیں اس وقت وہ دب جائیگی اور ہم دوسری گونی لگا سکیں گے۔ لیکن میں نے کہا نہیں اب وہ اور بھی زیادہ خوفناک ہو گئی ہے۔ میرے کہنے کی ادھنوں کو کچھ پرواہ نہ تھی اور میں ہی اس خیال سے کہ یہ مجھے بزدل خیال کریں گے ساتھ ہولیا۔ سہو

شیر یا تیندو کا قاعدہ ہے کہ یہ بیٹھا بیٹھا کسی پر نظر جمالیتا ہے۔ خواہ وہ قریب یا دور اور اوسیکے پاس پہنچتا ہے اگر درمیان میں اور آدمی ملتے ہیں تو اس نے کچھ مزاحمت نہیں کرتا اور تیزی سے اوسکے پاس سے گزرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے اُنکے والوں میں سے ایک دائرہ والیکو جبکہ دائرہ میں جہانجن لگے تھے دور سے تاک دیا تھا۔ وہ بڑی بیفکری سے زور زور سے ڈھب ڈھب بجائے جا رہا تھا۔ جب ایک آدمی نے کہا اس کا پولہ چلا کر اس جہازی پر پہنکا اور ایک بندوق کا آسمانی فیہ کیا تو میں نے چونکہ بالکل قریب تیار کھڑا تھا غرائی کی آواز سنی اور پھر دیکھا کہ جہازی کو حرکت ہوئی اور وہ جہاز کو چیر کر سجی کی طرح تیزی سے نکلی۔ اس قدر تیزی سے کہ میں ایم ہی بکیر کا مجھے دوقرم پر گزرتے ہوئے ایک جھلک کہاں دی بہان تک کہ اوسکے ہوا تک میرے بدن پر محسوس ہوئی اور تیندو می دائرہ والیکے سر پہ موجود تھی۔ اور جاتے ہی اس نے پنجہ مارا لیکن اتفاق سے پہلا ہی پنجہ دائرہ پر پڑا کہ تمام کہاں پہٹ کر تیندو یکے ہاتھ پر لپٹ گئی گویا کہ کسی نے اوسکے ہاتھ میں دائرہ پنا دیا۔ دوسرا پنجہ اوسکے مونڈھے پڑا اور اگرچہ اوسکے ہونڈر سی خراش ہی آئی لیکن چونکہ دائرہ معہ جہانجن تیندو یکے ہاتھ میں اوجھہ گیا تھا اس گبیراٹ میں وہ منہ مارتا ہول گئی اور دائرہ والیکو جو کہ دائرہ پر منہ مار کر علیحدہ کیا اور دوسرے ہانکے والوں کی طرف رخ کیا۔ وہی ذقن ہرنے پائی تھی کہ میں نے گونی لگائی گونی کہاتے ہی جیسے خرگوش چہروں لوٹ جاتا ہے زمین پر لوٹ گئی۔ یہہ تمام باتیں

صرف تین سیکنڈ میں ہو گئیں۔ اور ڈائریہ والا اگرچہ زیادہ نرمی نہیں ہوا تھا لیکن نو عمری کی وجہ سے نا تجربہ کار تھا یہ کہتے کہ ”ارے مارے کہا گیو“ ”ارے مارے کہا گیو“ بیہوش ہو گیا۔ اور جب کوشش کر کے تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا گیا تو اس وقت ہی اس کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ ”ارے مارے کہا گیو“ ”مہاری مانی کہا گیو“ اس کے اسطرح سے خوف زدہ ہونے اور بے تحاشا چلانے سے بیساختہ ہنسی آتی تھی آخر جب سے بہت کچھ ملاصالتی دی تو خاموش ہوا۔

یہ خوفناک موقع پر کبھی پیدل بچا نا چاہئے۔ میری قسمت اچھی تھی ورنہ پہلے تو میرے ہی خبر لے سکتی تھی میرے پاس سے سوا گز کے فاصلہ سے کھل گئی اور میں ہندوؤں نہ چلا سکا۔ حالانکہ عجیب تیز فیر کرنے کی نہایت مشق ہے اور صدمہ ہوا ڈرتے ہوئے چہرے تیز و غیر نہایت خوبصورتی سے مارے ہیں۔ لیکن اس کی تیزی اونٹوں سے بھی زیادہ تھی۔

کالین مین | یہ لینکاسٹر نے بنائی ہے اس میں خار نہیں ہوتے۔ لیکن گونی ٹیڑھ سب پیڑ پکس کی طرح چلتی ہے یہ میرے ایک عزیز کے پاس ہے اور میں نے استعمال کر کے دیکھی ہے۔ یہ ہیمکس ایجیکٹر سنگل ٹریگر یعنی ایک لمبی کی ہے۔ میں نے اچھی طرح سے اس بات کا اندازہ کیا ہے یہ پیڑ اس کے کسی بات میں زیادہ نہیں ہے بلکہ آسانی سے ملنے اور صحیح لگنے میں پیڑ یا کس اس سے بہتر ہے۔

اسپلورہ | یہ بیشک اچھی ہندوؤں ہے اور پیڑ یا کس سے زیادہ دور مارتی ہے گونی موثر اور قابل اطمینان مارتی ہے۔ اسے میں نے اپنے دوست سے لیکر چند بار کھار پر تجربہ کر کے دیکھا ہے۔

بال اینڈر شاٹ گن | یہ آئی ہالز اور اس ہالز اینڈر سنر کی ہندوؤں ان ویزی ایبل *invisibile* یعنی بے معلوم خارجی ہوتی ہے۔ غور سے دیکھنے سے ہرچ سے مزن تک یعنی پنیڈیے ممتہ تک ناؤں میں ہلکے خار معلوم ہوتے ہیں اس میں ایک سائٹ یا کاروائٹ بارود اور لکھل کی پنیڈی وانی گولیاں چلتی ہیں۔ تین سو گز تک لیف مائٹ ہوتے ہیں وہ دور مارتے ہیں۔

بعض لوگ اسے پسند کرتے ہیں لیکن مجھے پسند نہیں نہ ایسی صحیح ہے جیسی پیریاکس اور نہ ایسا مہلک جیسا کا دینے والی۔ میں نے دونوں میکیز کی بال اینڈ شاٹ گنز ہیمیرس خرید کر استعمال کیں اور پھر علیحدہ کر دیں۔ جن صاحب کو منظور ہو زیادہ استعمال کرنے سے انکا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

مالینڈ کی دھولوں (اسمیں آٹھ ڈرام بارود اور ڈاؤنس کی لمبی گولی چلتی ہے یہ نہایت پیریاکس) اطمینان کا پتہ ہے۔ بڑے شکار کے واسطے خصوصاً یاہتی وغیرہ کے لئے بہت موزوں ہے۔ میں نے بذات خود بڑے شکاروں پر اسے استعمال کر کے تجربہ نہیں کیا تھا لیکن اپنے بھائی صاحبزادہ محمد الیاس خاں صاحب سے انہوں نے مجھے یہ بندوق لے لی تھی) اسکی بڑی تعریف سنی۔

راجپوتانہ میں سب سے بڑے جانور سیاہ نیل ہیں جو انہیں ہنسے کی طرح ہوتے ہیں اور انکی کہاں پہلے اچھ موٹی ہوتی ہے چنانچہ جانچ کے طور پر میں نے ہی سناٹہ گز سے دنل بور پیریاکس کی ڈرام بارود سے بھلپ گولی لگائی۔ گولی پار لگل گئی اور نیل وہیں رہ گیا۔ اور ایسا لگا کہ گویا کسی نے اوٹھا کر پھینک دیا۔ اس تجربہ سے میرے دل میں ہی اسکی وقعت ہوئی۔ لیکن چونکہ میں دُبلاتیل آدمی ہوں اور اس بندوق کے واسطے بڑے زبردست آدمی کی ضرورت ہے اس لئے میرے لئے غیر موزوں ہے۔ مگر میرے بھائی صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ہر طرح اسکے اہل ہیں۔ بھائی صاحب موصوف ریاست کے سربراہ اور شکاریوں میں سے ہیں۔ انکے شکار کے کارنامے شہرت عام حاصل کر چکے ہیں انکا قول ہے کہ ہمیشہ زیادہ بارود کی ہر ت کے اور بڑے تیر کے پتہ استعمال کرنا چاہئے اور بیشک پتھول آب زر سے کہنے کے قابل ہے۔

بھائی صاحب نے بڑا تجربہ حاصل کیا ہے انکو زیادہ تر صاحبان انگلینڈ کے ساتھ بڑے شکار کھیلنے کے مواقع ملتے رہے ہیں۔

پیریاکس ٹولہ بور کی بھی ہوتی ہے لیکن بارود بور کی سب سے بہتر ہے (Suggestgamod) بگسٹ گیمز یعنی بڑے بڑے شکار کے واسطے دنل بور عجیب۔ بشرطیکہ چلانے والا سچا آدمی ہو۔

بڑے شکار منڈا گنڈا ارنا ہینسا وغیرہ ہی اس سے مارے جاسکتے ہیں۔ کوئٹہ شیب گرایک
انگریز شکاری نے افریقہ میں اس سے شکار کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ”میں نے فولادی
ٹوک کی گولیوں سے تیرہ گنڈے اور ایک ارنا ہینسا مارا ہے۔“

پٹا کیدار بند وقون کے بہرت بارود اور چہرے کے اوزان

جاننا چاہیے کہ پٹا کیدار بند وقون کے کالی بارود کے بہرت بور کے مطابق کار تو سی سے
یکساں ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ٹوپیدار میں پٹیل کا باریک سوراخ ہونے کی وجہ سے
۳۔ آیف کی باریک کالی بارود جو خاص ٹوپیداروں ہی کے واسطے بنائی گئی ہے استعمال
کیجاتی ہے۔ لیکن چارج پوڈر میں ٹوپیدار اور کار تو سی کے چارج یعنی بہرت میں کچھ
فرق ہی ہے۔

ٹوپیدار میں نمبر (۶) کالی بارود جو کار تو سوں کے واسطے بنائی گئی کام اچھا لے سکتی
ہے۔ لیکن سوٹے دانہ دار ہونے کی وجہ سے چیلون میں نہیں پہنچتی۔ اور اکثر موقع
پر برس فائر ہو جاتی ہے اس وجہ سے ۳۔ آیف کی بارود سے بہتر اس کے واسطے
نہیں۔ بارود اور چہرہ کے بہرت کا وزن ہر بور کے واسطے ذیل میں درج کیا
جاتا ہے۔

وہو انہا

پٹاکیدار بند وقتون کے چہرہ اور بارود کے اوزان

نام پور	وزن بارود	ڈاٹ	وزن چہرہ	ڈاٹ
بیس پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	بارود سخت اور چھوٹا ڈاٹ	۱۱ یا ۱۳ دانے -	چہرہ چھوٹا ہلکا اور وزن ڈاٹ
ستولہ پور	۱/۲ یا ۱/۴ ڈرام	//	۱/۲ اولنس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ یا ۱۴ دانے	//
چودہ پور	۱/۳ یا ۱/۴ ڈرام	//	۱/۲ اولنس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ سے ۱۵ دانے تک	//
بارہ پور	۱/۳ یا ۱/۴ ڈرام	//	۱/۲ اولنس یا ۱/۴ اولنس گراب ۳ - ایس جی -	//
گیارہ پور	۱/۳ یا ۱/۴ یا ۱/۵ ڈرام	//	۱/۲ یا ۱/۴ اولنس گراب ۳ - ایس جی ۱۳ دانے	//
آٹھ پور	۱/۵ سے ۱/۴ ڈرام تک	//	۱/۲ یا ۱/۴ اولنس گراب ۳ - ایس جی ۳۰ دانے	//
چار پور	۱/۴ یا ۱/۵ ڈرام	//	۱/۳ اولنس ایس جی ۲۳ دانے اور ایل جی ۱۹ دانے -	//

جب گراب پورے جائین تو اونکے ساتھ بارہ دانے نمبر (۶) یا (۴) چہرہ کے ضرور ڈال دینا چاہئے کہ یہ اونکی وزنون پیٹھ جائین اور جس وقت چلین تو ہوا کے ساتھ بند ہے ہونے نال سے نکلیں اور منتشر ہوں۔ اس صورت میں یہ خوب لگتے ہیں۔ بعض لوگ چوٹے ۳ - ۱ سے چہرے بڑے گرابون میں ملا کر بہرتے ہیں یہ عمل چوٹے تیرکی بند وقتون کے واسطے مفید ہوتا ہے۔

یہ بھی ضرور ہے کہ مذکورہ بالا بہرت بند وقت میں استعمال کر کے پہلے تجربہ کر لینا چاہئے۔ اس لئے کہ ایسا ہی ہوا کہ میں نے ایک ہی پور کی بیسوں بند وقتیں استعمال کی ہیں اور

ہر ایک مین کم و بیش بہت بہر کر اور آزمائش کر کے اطمینان کیا ہے۔ ہر مطابق بور کا بہت اکثر یکساں نہیں کیا اور ہر بندوق مین یکساں مقدار کا بہت قائم ہو سکا بلکہ بہت کم کے بعد مناسبت سے کم و بیش کر کے مرضی کے موافق بہت مقرر کر لیا۔ اسی طرح ہر صاحب خیال مین بارود پمڈاٹ نمبر کے کٹے ہوئے یا کاغذ کے کٹے ہوئے لگائے جائیں تو بہترین وہ اسطرح ہونا چاہئے کہ بارود پمڈاٹ کاغذی لٹکی کا ڈاٹ اوپر پمڈاٹ کاغذ کا ڈاٹ بور کے وزن کے مطابق چہرہ یا گراب ڈالکر صرف ایک لٹکی کا ڈاٹ لگنا چاہئے اور اسے صرف چہرہ کے اوپر ہونچا دینا چاہئے زیادہ نہ ٹھوکننا چاہئے۔ ورنہ چہرہ خراب لگے گا۔ اگر لٹکی کے ڈاٹ دستیاب نہ ہو سکیں تو خشک موسم مین علاوہ بیٹری گھانسن اور جگہ کے کپڑے کا ڈاٹ استعمال کرنا چاہئے کپڑے کو لپٹ کر گول اور لمبی گونی کی طرح صحت کر لینا چاہئے۔ اور نال مین بارود پر لگا کر گزرنے سے بیکتر رہٹونک لینا چاہئے کہ بارود تک بخوبی اطمینانی طور سے پہنچ جائے۔

بیشین چنانچہ خشک موسم مین کپڑے کا ڈاٹ لگانا سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ کپڑا سنگتار بہت تیز اور آگ لگ جاتی ہے۔ ایسی جگہ کاغذ کا ڈاٹ ہو ورنہ نمبر کا سبب بہتر ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گراب کے لئے بہ نسبت چہرہ کے زیادہ بارود ڈالنا چاہئے اور اسطرح بہ نسبت گراب کے گولی کے لئے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ پوری بہت یعنی زائد بارود کے گراب یا چہرہ یا گولی جب کسی جانور کے لگتی ہے تو پورا جھٹکا دیتی ہے ورنہ اس کے خلاف ہوتا ہے۔

ٹوپیدار رائفل مین بہ نسبت چہرہ کی بندوق کے بارود زیادہ ڈالی جاتی ہے۔ یا تو ہرن کے ساتھ اس کے کس مین مقدار بہت کے متعلق ہدایات ہوتے ہیں ورنہ اپنے تجربہ سے مطابق بور کے ہر بندوق کی مقدار بہت سے لیکر بڑھاتا جائے اور جس بہت پر گولی زور سے لگ کر چھٹی ہو کر ٹوٹ جائے اور کاغذ پر خوب معلوم ہونے لگے تو وہ بہت قائم کر لیا جائے۔ جیسے کہ اوپر لکھا گیا۔ بہت کی خوبی یہ ہے کہ بندوق نشانہ پر صحیح لگے اور اچھی طرح جھٹکا دے۔

ایک یاد دہانی یہی ہوئی بندوق یا رائفل اگر شکار مین استعمال کے لئے بیجا یا جائے

تو پہلے ان کے پیلون کو اچھی طرح جانچ لینا چاہئے کہ بارود ہے یا نہیں اور مزید احتیاط کی غرض سے تازہ بارود سوراخوں میں سوئی کے ذریعہ سے اور بہری جاکے پریٹاکا اندر کا مصالحہ دیکھ کر چھڑکانا چاہئے۔ ٹپا کا اچھی طرح سے جھے اگر ڈھیل ہو تو اڈار کر دانت سے دبا کر پریٹکانا چاہئے۔ اکثر اتفاقات ایسے پڑ گئے ہیں کہ خاص موقع پر ڈھیل چڑھا ہوا ٹپا کا گڑ گیا ہے اور شکار میں بڑی کھنڈت پڑی ہے۔ اور خوفناک شکار کے موقع پر ایسی غلطی ہونے سے جان و کما نقصان تک ہو گیا ہے۔

سب سے نزدیک بعض بند وقون ٹپا کی دھار راہی فلول اور کار تو سی بند وقون پر سیٹھی دھڑ گروٹے یعنی ہیر روکنے کے لگے ہوتے ہیں ٹپیک نہیں ان سے خاص وقت پر فوری غیر کرنے میں بڑا ہرج ہوتا ہے۔ لہذا انہیں لگا لے دینا چاہئے اور ان کے لگا لے سے کسی پرزے کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔

ہر بند وق یا راہیٹل کی ایک دن شکار کھیلنے کے بعد نالین گرم پانی سے دھو لینا چاہئے اس کے بعد کپڑے سے خشک کر کے کسی قسم کی گریز یعنی ویلین یا رنگون آئیل وغیرہ کپڑے میں لگا کر نال کے اندر اور باہر لگانا چاہئے۔ چاہے گھوڑے وغیرہ پر محض رنگون آئیل لگا کا چاہئے کہ وہ چمٹ کر خراب نہ ہو جائیں۔ رنگون آئیل نہ تو گھاس لیٹے تیل سفید ہے اور اکثر دھات وغیرہ میں رنگون آئیل کہاں میسر ہو سکتا ہے۔ اور گھاس لیٹ تیل ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے کام کرنے میں یہ رنگون آئیل سے کم نہیں۔

کار تو سی بند وقون کے بہت چہرہ گرا آب گولی کے

اوزان

ہر بند وق کے واسطے کار تو سون کے جو مناسب بہت ہیں درج کئے جاتے ہیں لیکن پہلے یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ بارود پر ڈاک کتنا دیا جاتا ہے اور چہرہ پر کتنا بارود پر ڈاک پہلا کاغذ کی نگلی کا ڈاک (جو کئے ہوئے ملے میں) اور انچہ ہوتا اگر بڑا دیا جائے۔ اوسپر یہ بات انچہ کا اور اوسپر یہ کڈاک ہونا چاہئے اور پر ایک تیل کا ڈاک ڈاک

چہرہ پر ڈاٹ صرف ایک لگایا جائے بعد ازاں ٹرن اور شین سے منہ موڑ دیا جائے

کالی بار دوم نمبر (۶) کا بہتر

بور یا نمبر بنا دوق	سہائی کار توں لچوں سے	وزن بار و ڈرام سے	وزن چہرہ اولس سے
چار بور بند دوق	۴	۹	$۳\frac{1}{۸}$
آٹھ بور بند دوق	$۳\frac{1}{۸}$	۶	$۲\frac{1}{۸}$
دس بور بند دوق	$۲\frac{۵}{۸}$	$۳\frac{1}{۲}$	$۱\frac{1}{۸}$
بارہ بور بند دوق	$۲\frac{1}{۲}$	۳	۱ یا $۱\frac{1}{۸}$
ایٹھن ۱۲ بور بند دوق	$۲\frac{۳}{۴}$ یا ۳	۳	$۱\frac{1}{۸}$
تولہ بور بند دوق	$۲\frac{1}{۲}$	$۲\frac{۳}{۴}$	ایک اولس
بیس بور	$۲\frac{1}{۲}$	$۱\frac{۳}{۴}$	$\frac{۳}{۸}$ اور $\frac{۵}{۸}$
اٹھائیس بور	$۲\frac{1}{۲}$	$۱\frac{۳}{۴}$	$\frac{۵}{۸}$
چار سو دس بور	۲	$\frac{۳}{۴}$	$\frac{۳}{۸}$

ڈاٹوں کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے۔ وہ بارہ بور ہی کے واسطے نہیں ہے بلکہ کسی قاعدہ سے ہر بور کے کار توں بہرے جائیں گے تو اچھا کام دیئے۔ چہرہ پر اگر موٹا ڈاٹ دیا جائیگا تو چہرہ دن کے بکھر جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر چہرہ کے بعد موڑنے کے حق سے اور خالی جگہ پر ہستی ہو تو تھوڑا سا بڑا دہ یا ہوسہ بہر دینا چاہئے اور پر ڈاٹ لگا کر موڑنا چاہئے۔ اگر بون کے واسطے بار و کسب قدر زیادہ ڈالنا چاہئے۔ یعنی بارہ بور کے کار توں میں بجائے تین ڈرام کے ۱۳ ڈرام ڈالنا چاہئے اور گراب بہرنے کے بعد شیشم کا بڑا دہ ضرور ڈالنا چاہئے۔ تاکہ گراب کی وزین بہر جائیں اور اوپر کا ڈاٹ تھپک جم جائے۔ گولی کے واسطے ۱۳ ڈرام بار و دھونا چاہئے اور گولی پر اگر ڈاٹ نہ لگایا جائے تو بہتر ہے۔

بارود ہی پر ندریک کا ڈاٹ اس قدر لگنا چاہئے کہ گونی پر ڈاٹ کی ضرورت نہ رہے۔ اور بغیر ڈاٹ لگائے ہوئے منہ موڑ دیا جائے۔

سموک یس کی قسم کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بہت اگرچہ کالی بارود کے قریب قریب ہوتے ہیں تاہم کچھ فرق ضرور ہے لہذا مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

سموک یس یعنی بے دودھ کی بارود عام طور سے شلٹر پوڈر۔ ایمبرائٹ پوڈر۔ رُوبی پوڈر اور ڈائمنڈ پوڈر ہوتی ہے اور یہ مختلف سموک یس پوڈر ہے جس کے کار توں بہرے ہوتے ہیں۔

ڈائمنڈ پوڈر بہت اچھی بارود ہے۔ ایک پیسہ میں ۲۰۰ کار توں کے قریب بہرے جاسکتے ہیں۔ شلٹر زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ عام طور سے ڈائمنڈ اور شلٹر کے نہایت زوردار اور موثر کار توں بہرے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور قسم کی بارود ہوتی ہے جو بیسٹ مائٹ پوڈر کہلاتی ہے۔ دراصل اس سے بہتر کوئی بارود نہیں ہوتی۔ لیکن یہ بارود کار توں میں بہری ہوئی آتی ہے پیوں میں نہیں ملتی کہ کار توں اپنے ہاتھ سے بہرے جاسکیں۔

سموک یس یعنی بے دودھ ایمبرائٹ پوڈر کا پتہ

پوریا نمبر	لبائی کا توں	وزن بارود گرین یا ڈرام	چہرہ کا وزن اولنس میں
۱۲ بارہ بور	۲ ۱/۲	۴۲ گرین یا ۳ ڈرام	۱ ۱/۸
۱۴ سٹولہ بور	۲	۴۶ گرین یا ۳ ۱/۲ ڈرام	ایک انس
۲۴ بور	۲	۳۲ گرین یا ۲ ۱/۲ ڈرام	۵/۸
۲۸ بور	۲	۲۴ گرین یا ۱ ۱/۲ ڈرام	۵/۸

ڈاٹ معمولی گریس پروف یا فیلڈ کارڈ بارود پر دیا جائے پیرا اسپرٹ یا پٹا انجہ نہرے کا اور ایک پتلا ڈاٹ دیگر چہرے ڈاٹے جائیں اور چہرہ پر پیرا پتلا کاغذ کا ڈاٹ دیگر شیش

موڑ دیا جائے موڑنے کا حق ۱۱۔ انچ ہونا چاہئے۔

بارود کو بہت زیادہ نہ دبایا جائے اس سے چہرے کمزور لگتے ہیں۔ عناصر کے دانے بہت سخت ہوتے ہیں اور سیقدر زردی اور سرخی مائل ہوتے ہیں اور کسی موسم کا انپرا اثر نہیں ہوتا۔ بہت صاف ہوتے ہیں اور شکل سے بندوق کی نال میں دھوان رہنے پاتاگا یہ رنگ رائیفل کے کار تو سون کے لئے موزون ہے۔ دوسرے بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقوں کے لئے ٹھیک نہیں۔ اور نہ انجین استعمال کرنا چاہئے (Schultz) شمشیر بارود وہی اسکے مطابق ہے صرف اسکے دانے سفید ہوتے ہیں۔

روبی سموک لیس بارود جس کا رنگ ہلکا آسمانی سا ہوتا ہے۔ وہ بھی ہر طرح مذکورہ بالاکوٹ کے مطابق ہے۔ سموک کو انجینڈر پوڈر سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اور دانے ٹھم خرفہ کے بالکل مشابہ ہوتے ہیں اس کے کار تو س نہایت اچھے ہوتے ہیں۔ اسے ہی بڑے رائیفلز اور ٹوپیدار بندوقوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ خصوصاً گولی کے واسطے چہرہ کی بارہ نمبر غور کی بندوقوں میں تو کافی ہی بارود موزون ہے۔ کہ جسیر گولی لگتی ہے۔ جس کا دیتی ہے ڈائجینڈر پوڈر کے بہت کے متعلق ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سموک لیس فی اینڈر پوڈر کا بہرت

نمبر پور	مبائی کار تو س پونڈ	وزن بارود گرین یا ڈرام میں	چہرہ کا وزن اونس میں
بارہ پور	۱۲ ۱/۲ وغیرہ	۲۳ گرین	۱۱ یا ایک اونس
بارہ پور	۱۲ ۳/۴	۳۷ گرین تک	۱۳ ۱/۲ سے ۱۱ ۱/۲
شلولہ پور	۱۲	۲۸ گرین	۹
بیشل پور	۱۲	۲۴ گرین	۷ ۱/۲
چوبیس پور	۱۲	۲۲ گرین	۵

ایکسپرس اور دیگر بکٹ رائیفل متہ تیرہ

یہ عام طور سے پانچ مختلف بور کے ہوتے ہیں۔ اول ۵۰ دوسرا ۵۵ تیسرا ۵۷
چوتھا ۶۰۔ پانچواں ۶۶۔ ان میں زیادہ بارود چلتی ہے۔ کوئی نہایت معمولی ہلکے وزن
کی اور رفتار بھی کوئی کی زیادہ ہوتی ہے۔ مسٹر برڈ نے ۱۸۵۵ء میں لارڈ راج نیٹک کے
واسطے پہلا ایکسپرس جبکہ قطر ۵ تھا اور ایک سر جارج گورنر کے لئے جبکہ قطر ۵ تھا تیار کیا
تھا اب ترقی ہوتے ہوئے یہ رائیفلز نہایت اعلیٰ درجہ کے بننے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے

کارڈز آٹ ہائی ولاٹی رائیفل ان سے ہی سبقت لگے۔

۵۰۰ بور ایکسپرس رائیفل

۵۰۰ بور سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قطر ۵۰ ہوتا ہے علیٰ ہذا

جو جس رائیفل کا بور ہے وہ ہی اس کا قطر ہے۔ اگرچہ یہ کہا جائے کہ ۵۰۰ بور ایکسپرس

عام طور سے یکساں ہونے اور اونکا مار بٹا ہٹکار وغیرہ ہی یکساں ہو گا تو یہ بڑی غلطی ہے۔

۵۰۰ اور ۵۰۰ بور کے دو رائیفلز نے جابین ایک کی مار اور ہٹکار نہایت قابل تعریف ہوگی۔

دوسرا بالکل ناقابل اطمینان کہ نرم کہاں دے جانوروں پر بھی ہتھکڑا نہ ہو سکا

وجہ یہ ہے کہ پہلا لمبی بہاری گولی اور لمبے کارٹوس کے واسطے بنایا گیا ہے جس کی گولی کا

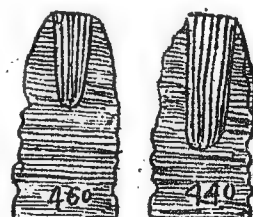
وزن ۴۴۰ اور ۴۶۰ گرین ہے جو پونی ہوتی ہیں اور ایک باریک سوراخ ہوتا ہے۔

یہ گولیاں جانور کے جسم کے ہڈی پٹھے وغیرہ توڑ کر دوڑتی

طرف کہاں پر جا کر رکھتی ہیں اور بہت زیادہ صدمہ پہنچاتی

ہیں کہ یا تو جانور مر جاتا ہے۔ یا ناقابل حرکت ہو جاتا ہے

دوسرے رائیفل میں بخلاف اسکے چوٹی گولی چلتی ہے



اور اس گولی کے منہ کا سوراخ بڑا ہوتا ہے دیوار میں اور پینڈا پتلا۔ جب یہ گولی زبردست
شیر یا بچہ کے لگتی ہے تو خواہ تھا یہ ہی پر کیوں نہ لگے لیکن اور یہی کے حصہ گوشت میں بڑا چم
پیدا کر کے ہڈی تک پہنچتے پہنچتے ہٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے پٹھے اور ہڈی نہیں توڑتی
اس گولی کا وزن ۴۴۰ گرین ہوتا ہے۔ اور اس کی ہٹکار خاص طور سے اون شکاروں پر

جو قریب شکار کئے جاتے ہیں کسی قدر زیادہ موثر ہوتی ہے۔ لیکن اسکی مار اس طرح اور بھی بڑھ سکتی ہے کہ اسے اس صورت سے سخت کیا جائے کہ ایک حصہ مین یا جٹ اور بازو حصے یا نو حصے سیدھ اور ایک حصہ رانگ مخلوط کر کے گولی ڈھالی جائے سو رانج نہایت باریک اور چوڑا کرنا چاہئے جس میں موم بہر دیا جائے۔

منزل دلاٹھی یعنی گولی کی رفتار ۱۹۲ فٹ فی سکنڈ ہے اور منزل انرجی یعنی جھکے کی قوت ۲۷۹۴ فٹ پونڈ ہے یعنی ایک فٹ میں اتنے پونڈ کا جھٹکا دیتی ہے۔

وہ رائیفلز جو ان چوٹی گولیوں کے واسطے بنائے گئے ہیں بمقابلہ لمبی گولی واسے رائفلوں کے مارا کم رکھتے ہیں۔ ہلکی گولی واسے رائفل کا وزن ۱۲ سیر ہوتا ہے اور بھاری گولی والیکا تقریباً ۲۴ سیر لیکن بھاری گولی لمبے رفل کی مار اور ٹینکار دیکھی جائے تو خیال ہو جائے کہ اس سے بھی زیادہ وزن دار ہوتا تو بھی کچھ ہرج نہ تھا۔ اگرچہ چھوٹی ہلکی گولی سے عام طور سے اکثر شکار کھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ شیر ہی اس سے مارے جاتے ہیں لیکن زیادہ زخمی ہو کر چلے جاتے ہیں اور ہمیشہ کم ہو جانے کا احتمال رہتا ہے نیز ایسے خطرناک مواقع پیش آجاتے ہیں کہ ہمیشہ افسوس کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ ایسا افسوس ناک اور جانکاہ حادثہ میرے جان سے زیادہ عزیز بھائی صاحبزادہ عبدالعزیز خان صاحب مرحوم و مغفور کا گدسا ہے کہ اونکی اوس تنہائی اور بیکسی کی موت یاد کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل کے ٹکڑے ہوتے ہیں خدا غریق رحمت کرے بڑی خوبیوں کے آدمی تھے کیسے خوش مزاج کیسے خلیق کیسے و صمدار غرض اونکی کن کن باتوں کو یاد کیجئے شکار کے بڑے شوقین تھے خصوصاً شیر مارنے کے چنانچہ ایک مرتبہ شکار کو گئے شیر سے زخمی ہوئے اور انتقال فرما گئے۔ اس واقعہ کے تفصیلی حالات یہ ہیں کہ اس طویل قحط کے پڑنے سے تکلیف ہوگی۔ لیکن مناسب سمجھ کر یہ واقعہ جانکاہ نہ کیا جاتا ہے جسکی ایک مکمل تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

بھائی صاحب مرحوم مغفور کے پاس ہالینڈ کی دوکان کاٹا ہوا ۵۰۰ بور ہیرس تھا ایک مرتبہ یہ بھی اونہیں ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ہانکے میں نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ اونسے بیش گنز کے

فاصلہ سے شیر نکلا۔ انہوں نے متواتر دو فیئر کئے اور دونوں خطا ہوئے اتفاق کی بات کہ شیر نے پردہ انکی اور چلا گیا فیر خطا ہونے کی وجہ یہ تھی کہ رائیفل کا اسٹینڈر بیک سائٹ یعنی پھسلادیدربان دوئٹو گز تک کا سائٹ کیا ہوا تھا قریب چلانے میں اونچا ہو کر خطا ہو گیا۔ جب زمین معلوم ہوا تو ہم لوگوں نے اونہیں سمجھایا کہ بہائی ایسا غضب کبھی نہ کرنا چاہئے اگر شیر زخمی ہوتا تو ضرور مہین مار ڈالتا۔ میں نے خود اونے کہا کہ دیکھو چھوٹی گولیاں اس رائیفل میں مت استعمال کیا کرو یہ رائیفل بڑی گولیوں کے واسطے ہے لیکن اونہیں جیسے کار تو س مجھاتے تھے بیدار بن استعمال کرتے تھے۔

جون ۱۹۱۵ء میں دریائے چنبل کے قریب جہان بے پور اور گوالیار دونوں کے علاقے ملتے ہیں شکار کھیلنے گئے۔ انہیں خبر ملی کہ آج ایک شیر نے بیل کو مارا ہے تو یہ رات کو گارڈ پر بیٹھے۔ دس بجے تک بیٹھے رہے لیکن شیر نہ آیا ایک نوکر پر قوف ساتھ تھا اوس کے کہنے سے اپنی قیام گاہ کو چلے آئے۔ بعد کو شیر آیا اور بیل کو اوٹھا کر ادھ میل پر لے گیا وہاں جا کر اوسے پورا بیل کہا یا۔ صبح یہ دیکھ کر بڑا افسوس کیا اور شیر کو کہو جون سے تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ ایک جگہ شیر کا پتہ مل گیا۔ اور فوراً مانجا دلوا لیا۔ نڈر آدمی تھے بڑی بے ترکیبان برتین۔ لیکن شیر نے شکم سیر ہونے کی وجہ سے خیال نہ کیا۔ یہ اوسکے ساتھ پیدل پہرچے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ بندوق لگانے کا موقع ملے تو بندوق لگائیں۔ شیر پانی کی دھار کو عبور کر کے دوسری طرف گوندے میں جانا چاہتا تھا کہ انہوں نے اپنے ساتھ اپنے آدمی کے ایک پتھر کی آڑ لیکر ایک سپر س کی گولی لگائی شیر چونکہ شکم سیر تھا چالیس گز سے پسیلون میں گولی کہاتے ہی گر گیا اور تڑپنے لگا۔ دوسری گولی کہاں خراب ہونے کی وجہ نہین لگائی اور اوتھکے چلے آئے۔ پانچ منٹ کے بعد آدمی کو پہنچا کہ اگر مر گیا ہو تو اوٹھو لائے لیکن آدمی نے اگر دیکھا تو شیر نہ مار دیا۔ وہ وہاں سے اوٹھ کر اوسے گوندے میں جو کمر کر تھا چپ گیا تھا۔ بہتے یہ صلاح دی کہ کچھ دیر صبر کیا جائے اور اوسکے بعد ہنسوں کو اوسکی طرف بانکدیا جائے اگر زندہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا۔ لیکن بہائی صاحب کا بڑا ہواشوق اس حوال عمل کو کب گوارہ کر سکتا تھا وہ ایک نہ ماننے اور ایک لائن باندھ کر آہستہ آہستہ اوسکی

طرفٹ ہے۔ جب شیرین گز پر لگیا اور دیکھا کہ اسے حرکت تک نہ کی تو ادھون نے اور
 آزمائش کے لئے ایک ہوائی فیر کیا۔ یہ فیر ہوتے ہی وہ ایک دم اڑھا اونکے ایک ساتھی نے
 اڑھتے اڑھتے کوئی رنگائی لیکن خطا ہوئی اور وہ بڑے زور سے گر جتا ہوا ایک دوسرے
 آدمی کی طرف دوڑا اور چاہتا تھا کہ اسے پکڑے صرف دس گز کا فاصلہ لگیا تھا کہ بہائی صاحب
 نے کوئی رنگائی یہ گولی ران میں لگی اور چونکہ کوئی ہلکی تھی صرف ران کے گوشت کو زخمی کر لی
 لیکن اس آدمی کو اتنا موقع مل گیا کہ وہ بہاگ کر آگے پانی میں کود گیا۔ اس وقت اسے
 شیر کا چالیس گز کا فاصلہ تھا وہ اس آدمی کو چھوڑ کر اپنی طرف چپٹا ادھون نے پیچھے ہٹتے
 دوسری نال خوب ملا کر رنگائی لیکن خطا ہوئی۔ چونکہ رائیفل ادچا لگتا تھا اب گہر لگ رہا تھا چاہا
 تو وہاں بڑے بڑے پتھر پتھر تھے ٹھوکر ٹھوکر کر گئے اتنے میں شیر نے ادھون آلیا اور جڑ سے ران
 پکڑ کر چاب ڈالی ادھون نے دوسرے پیر سے لات مار کر ٹھانچا یا تو دوسرے پیر کی ہی ایٹری ہو
 بوٹ چبا ڈالی۔ اونکی یہ حالت بنا کہ وہ تھوڑی دور جا کر بیٹھ گیا۔ اور چونکہ کہا یا تھا ہٹکا ہونے کے
 لئے اونکے رنگا۔ بہائی صاحب کچھ دیر تو وہاں پڑے رہے اس کے بعد آدمی پو نیچے اڑا ہونے
 اڑھا یا۔ کسی قسم کی دوا ساتھ نہ تھی اور وہاں سے شہر فاصلہ پر تھا سفر کے تیسرے روز کو الیار
 پہونچے ڈاکٹر نے دیکھا تو حالت نہایت نازک تھی زہر اپنا پورا اثر کر چکا تھا اب کیا ہو سکتا تھا۔
 آخر دروز کے بعد انتقال ہو گیا۔

ناظرین اس واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہلی گولی کیسی پر از خطر ہے نیز کم از کم ضروری
 دوائیں اپنے ساتھ شکار میں ضرور رکھنا چاہئے کہ جہاں ڈاکٹر یا جراح میسر نہ ہو تو دواؤں کے
 کام چل سکے۔

سیرے پاس جو ۵۰ بورا کی سپرین ہے نہایت صحیح لگتا ہے۔ میں بڑے شکاروں پر ہلکے کار
 دائیٹ کے کار تو استعمال کرتا ہوں جو نہایت عمدہ کام دیتے ہیں۔ نہایت اطمینان کا رائیفل
 ہے۔ ۲۵ گز سے ہر گولی جس جگہ لگائی جائے صحیح لگتی ہے۔ سیرائیٹا آدمی انچہ کا فسق ہی
 نہیں ہوتا۔ اور اس رائیفل سے میرے پہلا شیر حال ہی میں ایک گولی سے مارا ہے۔
 رائیفل ۵۰ بورے تیر کا ایک سپرین ہے معمولی سے معمولی جسم والا آدمی ہی بہولت استعمال

کر سکتا ہے اور کارڈ انٹ تو نہایت زوردار اور ہر طرح شکار کے واسطے عجیب ہے۔

۵۰۰/۵۷ نمبر ڈو ایہ بوتل شکار تو س کارڈ ایفل ہوتا ہے۔ نیچے کا بارود کا حصہ ۵۷ بور
ایک سپر لیس۔ اور اوپر کا حصہ گولی کا ۵۰۰ بور کا ہوتا ہے۔ اسمین ۵۰ بور کی گولی

چلتی ہے۔ اور تمام باتیں ۵۰۰ بور کے کارڈ تو س واسطے ایفل کے مطابق ہیں۔ اچھے میکرو عمدہ
رائفل ہو گا تو اس کا مارا چڑکا اچھا ہو گا۔ ہمیشہ ایسا رائفل لینا چاہئے کہ جو ہلکی کارڈ انٹ اور
نکل کی پینڈی والی گولی کے واسطے ہی بنایا گیا ہو اسمین کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ ہر گولی
بارود کے رائفل ایکسپریس میں ہلکی کارڈ انٹ استعمال کر سکتے ہیں لیکن میرے نزدیک مسرت
ٹاپیک میں جب تک کہ پروف مارک وغیرہ نہ دیکھئے جائیں ورنہ میکرو سے دریافت کر کے معلوم
کر لیا جائے۔

چنانچہ کئی سال کا عرصہ ہوا کہ ایک نہایت عمدہ آربی روڈ اینڈ کو کے یہاں کا بنا ہوا ایکسپریس
دونالا نمبر ۲۵ جسکی ٹرہیا انگریزوں کے اسٹبل کی نالین نہیں تقریباً تیس سال پہلے کا بنا ہوا حضور
پرنس نوروالہ صاحب بہادر دام اقبالہ والی زیاست ٹونکے اسلحہ خانہ میں تھا اعلیٰ حضرت نے اپنے
حصانہ ۲۵ بلند اقبال کو ۲۵ عین عطا فرما دیا۔ وہ خاص کالی بارود کے واسطے بنایا گیا تھا۔ ۲۵
سال تک اونہوں نے سمجھتی کالی بارود کے کارڈ تو س استعمال کئے تو وہ اچھا کام دیتا رہا لیکن جب
وہ سرکار کے ہمراہ بھی گئے تو اس کے کارڈ تو س خرید کر لائے اور نیچے دکھائے میں نے کہا کہ یہ ہلکے
کارڈ انٹ کے ہیں اسمین استعمال نہ کرنا چاہئے۔ ایک مرتبہ اونکے دوسرے پہاڑی وہی رائفل اور
وہی کارڈ تو س شکار میں لے گئے۔ شکار میں ایک ٹریل پر فیر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جب پہاڑی
کیا تو سخت جھکا دیا اور بڑا زور کیا دوسرا فیر کرتے ہی نالین الماک جا پڑیں۔ سب پرزے
بکھر گئے اور گندہ بھی علیحدہ ہو گیا۔ بارود کی تیزی سے اونکی آنکھوں پر سخت صدمہ پہونچا کہ
اور کانوں سے خون جاری ہو گیا۔ اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ خدا کو اونہیں بچانا منظور تھا کہ
اونکے کوئی سخت جوت نہیں آئی تھی کئی روز بعد اچھے ہوئے۔

۵۷/۵۸ ایکسپریس رائفل ایہ ایکسپریس میں نہایت زوردار رائفل ہے۔ ہر طرح شکار کے واسطے نہایت موزوں ہے
میکرو میکرو، ۵۷ بور نام بارود کا رائفل کی ٹریل کی ہو وہ لکھتا ہے کہ یہ گولیاں یعنی ۲۵ گرین کی بہت
استعمال ہوتی ہیں اور اسمین شکار میں کہ بہت

رائیٹل اگر پوری گولی سے چلا یا جائے تو اس سے بہتر موثر اور جھگڑا دینے والا دوسرا فیصل
نہیں ہو سکتا۔ بڑے سے بڑا شکار اس سے شکار کیا جاسکتا ہے۔ بڑے شکار کے واسطے
ہوس گولی استعمال کرنا چاہیے۔

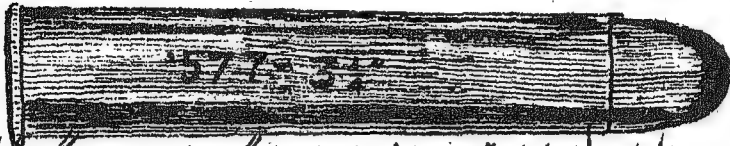
کشمول ہیکر نے جس ۵۷۵ بور رائیفل کا استعمال کیا ہے وہ کچھ باری یعنی گیارہ یا بارہ پونڈ
کا تھا۔ اور فرمائشی بنا ہوا تھا۔ ہم گز کے دید بان تھے۔ وہ نرم جلد کے جانور دن کے
واسطے سخت خالص سیسہ کی گولی استعمال کرتا تھا۔ جو جانور کی دوسری جلد پر پوری طاقت
سے جا کر ٹہرتی تھی ٹوٹ کر اور چٹپی ہو کر ہول بالوری کی شکل بن جاتی تھی۔

مسٹر کوٹ ٹلیکین جس نے تین سال افریقہ میں شکار کیا ہے ۵۷۵ سے ہاتھی۔ گنبد
ارنے ہنیسے مارے ہیں اسنے بڑے شکار کیواسطے اہم بور کو جمین۔ آڈرام بارود اور چوٹی
کانیکل یعنی لمبی گولی چلتی ہے ترجیح دی ہے۔ کیونکہ اسکی دھکیل اسقدر ہوتی ہے کہ جانور اسی
جگہ گر جاتا ہے۔ اور درحقیقت خوفناک بڑے شکار کے واسطے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت
ہے۔ اسنے تجربہ سے ثابت کیا ہے۔ ۵۷۵ ایکسپریس جمین سخت گولی اور چوٹی ڈرام
بارود چلتی ہے۔ بڑے شکار پر خوفناک موقع کے لئے ہی مفید اور بہت کارآمد ہے۔ بڑے
بڑے ہرن۔ شیر۔ ہاتھی تک کے واسطے اس سے زیادہ پرائز اور طاقت در گولی رائیفل

نہیں۔ میرے پاس ایک ہلکا ہیم لیس ۵۷۵ ہے جمین ۵۵۵ اور ہم گرن کی گولی
اور پھ ۵ ڈرام بارود چلتی ہے۔ مشین کی بولائی تلنے کی کیلڈار گولیاں ۵۵۵ گرن کی گولیاں
محمولی شکار پر استعمال کرتا ہوں مگر اس سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جانور زخمی چلا جاتا
ہے مگر جب میں سخت کی ہوئی باریک سولخ کی گولی موم ہر کر استعمال کرتا ہوں تو مجھے
یاد نہیں کہ کوئی بڑا شکار بھی کبھی زخمی کیا ہو۔ ہمیشہ دھواں ہٹے ہی جانور اوچھکھکھ پڑا ہوا دکھائی
دیتا ہے۔

اکثر بڑے سامر اور پیچہ صرف ایک ایک گولی میں اس سے مارے ہیں اور کیسا ہی زبردست
سامر ہو یہ گولی دوسری کہاں پر اونچی اٹھ آتی ہے۔

کار توں ۵۷ ایکسپریس سفل



۵۷ سٹائیڈر اس کار توں دو انچ لمبا ہوتا ہے۔ ۷ گرین بارود اور ۸۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ قریب کی زور سے جہان تک پیرنڈا کس کام دے سکتی ہے چوٹی گولی کا ۷۷ خوب اچھی طرح کا دیکھ سکتا ہے۔ پورے کٹھن کے بھی نال کا میٹری ساٹ کا سٹائیڈ دور کی زد پر لگ سکتا ہے۔ لیکن کار آمد زد پیرنڈا کس کے برابر اچھی ہوگی۔ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے۔
۵۸ ایکسپریس یہ نہایت موخون ہے اور زور دار ہے۔ یہ چار قسم کے کار توں سوکے رائفلز ہوتے ہیں۔ مین نے خود ہی استعمال کر کے تجربہ کیا ہے اور دوسرے ٹکایوں سے بھی معلومات ہم پہنچائی ہے۔

پہلا بوتل نما ۵۹ ۱۲ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین کی گولی چلتی ہے۔ کار توں کی ایکسپریس اوسط درجہ کا رائفل ہے۔ چوتھے بڑے ہرنوں کے واسطے موخون ہے۔ سخت کی زور کی چوٹے سوراخ کی گولی اگر بڑے لیکن نرم کہاں داسے جانوروں پر استعمال کیجائے تو مناسب ہے۔

دوسرا بوتل نما ۶۰ یعنی پیچھے ۵۰ بور اور بوتل نمائے ۵۰ بور ہوتا ہے۔ پہلے یا ۳ کار توں کا۔ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین کی گولی ہوتی ہے۔ یہ بیشک زور دار رائفل ہے۔ میرے پاس یہ رائفل جسے بولٹالی کاٹنا یا ہوا ایک خاص کار توں کے واسطے ہوا اسکے ساتھ ہی آئے تھے ۳ انچ لمبے تھے جنہیں ۱۰ ڈرام بارود اور چوٹے سوراخ کی پونی خاص گولی استعمال ہوتی تھی۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا قابل اطمینان اور زور دار رائفل تھا۔ مین نے اس سے بڑے بڑے زبردست بیل اور سام صرف ایک ایک گولی مین مارے ہیں اور ہمیشہ جانور اوجھلے کر گئے ہیں۔

تیسرا ۶۱ سید کا کار توں کا ۳۔ انچ لمبا کار توں ۱۰ گرین بارود اور ۷۰ گرین

کی گولی ہوتی ہے۔

یہ رائیفل بھی اچھا ہوتا ہے۔ لیکن دور ایفلون کے علاوہ مین نے سیدھے کارتوس مثال کئے اگرچہ کیلدار ہے اور ۴۰ گرین کی گولی بھی تھی لیکن جانور زخمی چلے جاتے تھے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اس کارتوس کی گولی کیلدار جلد ہیٹ جاتی تھی۔

ایک سٹرلائٹ کا دونوں لارفل جو نہایت ہلکا اور سبک تھا جس کا وزن تقریباً ۱۰ پونڈ تھا۔ اور جس کے ساتھ علاوہ معمولی ایمونیشن کے ہائینڈ کے ہرے ہوئے خاص طور کے کارتوس تھے جنہیں بغیر کاغذ لپٹی ہوئی باریک سوراخ کی پونی گولی تھی اور گولی کے باہر رہنے والے حصہ میں تین باریک گنڈے تھے۔ میرے پاس آیا اور مین نے استعمال کیا۔ اس میں ایمونیشن سے صحیح لاگ کا اور موثر جھٹکا دینے والا سوائے ۷۷ کے دوسرا رائیفل نہیں پایا۔

اس سے ایک ریجیم ایک تنیدہ اور کئی سام مارے لیکن ایک ایک گولی مین اور جگہ کی جگہ اگر گئے استفد صیح لگتا تھا کہ گویا گولی ہاتھ سے رکھ دی گئی۔ دو سو گز تک پہلی ساٹ نہایت اچھا کام دیتی تھی۔ اوسمیں دوسرے معمولی کارتوس عمدہ کام نہیں دیتے تھے۔

چوتھا۔ ۵۵۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴

کارڈ انٹ ہائی ولاسٹی۔ ۴ بورجکے متعلق آئندہ کارڈ انٹ رائیفلون کے سلسلہ میں کیا جائیگا بڑے اور خوفناک شکار کے لئے بیشک موزوں ہے۔ اسمین اگر ہلکی کارڈ انٹ کا ہینویشن استعمال کیا جائے لیکن موقع اور اپنی بچت کی جگہ دیکھ کر اور نرم کھال کے جانوروں پر تو اور بھی مناسب ہے۔

۴۰ بور ایکسپریس اس کا کارٹوس سیدھا ۲ انچ لمبا ۵ گریں بارود اور ۵۰ گریں کی گولی ہوتی ہے یہ چھوٹے ہرنوں کے واسطے نہایت مناسب ہے اگر ہلکی کارڈ انٹ کے کارٹوس استعمال کیے جائیں۔ بڑے ہرنوں کے واسطے بھی غیر موزوں نہیں لیکن معمولی کانی بارود کے کارٹوس بڑے ہرنوں پر میں نے استعمال کیے دیکھے تو اگر احتیاط سے شکار کے قریب پہنچ کر اور اچھی طرح جگہ پر جانچ کر لگا یا تو کچھ کا رام ہو جاتے ہیں۔ ورنہ بیکار ہیں جانور زخمی چلے جاتے ہیں مذکورہ بالا رائیفلون کے علاوہ امریکن ریپٹر پانچ کارٹوس کے بعض نو کارٹوس کے بھی بنائے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل بور کے ہوتے ہیں۔

۵۰ بور جو ۵۰ بور ہوتا ہے اور دو قسم کے کارٹوس چلتے ہیں۔ ایک تو ۲ انچ لمبا جسمین ۱۱۰ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہوتی ہے۔ دوسرا ۲ انچ لمبا جسمین ۹۵ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہوتی ہے۔

اسی طرح کا ۴ بور رائیفل جو ۵۰ بور ہوتا ہے لیکن یہ خوفناک شکار کے لئے امریکن یا اور جگہ کے بہرے ہوئے کانی بارود اور کیلدار پٹنے والی معمولی گولی کے کارٹوس استعمال کر نیکیے لئے موزوں نہیں ہے۔ ہن چھوٹے ہرنوں کے لئے مناسب ہے۔ اس کے کارٹوس کا بہرہ ۱۱۰ گریں بارود اور ۳۰ گریں کی گولی ہے۔ اسمین کارڈ انٹ ہائے ولاسٹی کارٹوس ہی چلتے ہیں لیکن صحیح نہیں لگتے اور اچھا کام نہیں دیتے۔ ذیل کے رائیفلز قوی اور زبردست آدمی کے لئے بڑے شکاروں شیر۔ گیندا۔ ہاتھی۔ ہینسا وغیرہ کے لئے موزوں ہیں۔

رائیفل نمبر آٹھ جسمین بارہ یا چودہ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور گولی ۳ اولنس کی سخت کی ہوئی چلتی ہے۔ رائیفل کا وزن تقریباً پندرہ پونڈ ہوتا ہے۔ دیدبان ۲۰ گز تک کے ہون تو بہتر ہے لیکن صحیح ہون اور ہمیشہ ۵ گز سے لگنا چاہئے۔

۷۷ بڑے کارتوس کا جسمین ۱/۲ ڈرام بارود چلتی ہے۔ اور ۸۴ گرین کی گولی سخت کی ہوئی ٹھوس۔ بارہ بورسیر ٹیڈ اکس مالدیڈ کی۔ ۱۰۰ بور ہائی ولاسٹی ایک نالار ایفل جیفری ہیکے کا جو ۵۰ گز تک دید بان رکھتا ہو اور پٹر مخیت سائٹ ہزار تک کا۔ ۱۰۰ بور شیرد ویا کر ایفل اگر کمزور آدمی ہو اور ر ایفل خیر اٹھ نہ چلا سکتا ہو تو بجائے اسکے مالدیڈ کی دس بورسیر ٹیڈ اکس دو ذالی جسمین سخت گولی اور ۸ ڈرام بارود چلتی ہے استعمال کرے۔ یہ نہایت اطمینان کی بندوبست ہے۔ یا اگر پسند ہو تو اسکی بورکار ایفل رکھے لیکن ر ایفل پیر ٹیڈ اکس بہاری ضرور ہوگا۔ بڑے ہر بور کے ایک سپر میں پونی یا کیلدار گولی سو کے حلال اور چوتے چو پائیون کے استعمال کرنا ٹیڈا نہیں اسلئے کہ ہرن عام طور سے گاؤں کے قرب و حوا میں پائے جاتے ہیں جب اذ کو شکار کیا جائے تو اونکے مختصر سے جسم میں گولی پہنک کر کافی صدمہ پہنچائے اور اگر گولی اتفاقاً بیچ جائے تو زراہ دور نہ جائے کہ آدمیوں اور مویشی کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ بڑے جانور دن پر استعمال کی جاتی ہے تو یہ نتیجہ نقلتا ہے کہ جانور زخمی چلے جاتے ہیں اور گولی کو اس قدر کام کرنا چاہئے کہ جانور کے جسم میں ایک طرف لگ کر دوسری طرف نکل ہی جائے بلکہ دوسری طرف کہاں پر پہنچاؤں کی صورت میں چپٹی ہو کر اونچی آجائے اور نہایت سخت جھٹکا دے ورنہ دونوں حالتوں میں ہار نکل گئی یا پورا توڑ نہ کر سکی غیر موثر ہوگی۔

شکاری کو قریب قریب ہر جانور کے خاص خاص بڑے حصوں پٹھون اور اعضا سے چیر ہار کر کے واقفیت حاصل کر لینا چاہئے۔

بڑے شکار کے لئے بڑے کارتوس کے ۲ ڈرام بارود دوائے ۷۷ کی ٹھوس یا بہت باریک اور کم سوراخ والی گولی مناسب ہے۔ شیر وغیرہ پر خالص سیسہ کی ٹھوس گولی اگر جگہ پر پوری ند سے لگائی جائے تو مناسب ہے۔ اور اگر چوٹے سوراخ کے ساتھ پونی بجائے تو ذرا سخت کر دی جائے۔ پونی یا کیلدار ایک سپر میں کی گولی اگر چہ چوڑا اور بڑا زخم پہنچاتی ہے لیکن زیادہ توڑ نہونے سے جانور کو جو حکم کر کے آ رہا ہو روک نہیں سکتی اگر بڑا جانور مثلاً گنیلہ یا ہینسیا مارنا ہو تو ٹھوس گولی میں ۱/۲ حصہ مین وغیرہ ملا دیا جائے۔

ہر شکاری کا فرض ہے کہ حتی الامکان جانور مارنے سے پہلے اس بات کو ذرا در نظر رکھے

کہ جس گولی سے شکار کرنا چاہتا ہے اس پر پورا اطمینان ہی ہے کہ جانور گولی کھا کر اسی جگہ رہ جائیگا اور زخمی نہ جائیگا۔ ورنہ پتہ ہے کہ نہ لگائے۔
اگر دس مین سے پانچ زخمی چلے گئے تو یہ سخت انٹری مین ہے بلکہ دس جانوروں میں سے دس ہی رہنا چاہئیں۔
زخمی چلے جاتے ہیں تو اول تو جانوروں کو تو سخت تکلیف ہوتی ہے دوسرے اگر کوئی درندہ زخمی ہو جائے تو حملہ کر دیتا ہے جس سے جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

کارڈ اسٹ رائفل

مفصل طور سے اگر ہر رائفل کے متعلق بیان کیا جائے تو بڑی طوالت ہوگی اور ایک بڑی ضخیم کتاب ہوگی بعض معمولی باتیں گن میکر سے ہی معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا چند ضروری ضروری باتیں مختصر طور پر بیان کی جاتی ہیں جو بہ نہ ناظرین ہیں۔
کارڈ اسٹ ہائی ولاسٹی رائفلز جو کالی بارود کے ایکسپریسوں کے بعد بنائے گئے ہیں بیشک عجیب زوردار اور تعجب خیز جھپکے مارا اور پٹے کے ہیں۔
چوٹے ہائی ولاسٹی رائفلز سندر صید میں جو چھوٹے بڑے ہرنوں کے واسطے موزوں ہیں زیادہ فاصلہ سے بخوبی کھیلے جاسکتے ہیں۔

(۱) ہم ۳۰ (۲) ۳۰ (۳) امریکن سیلف لوڈنگ ایٹومٹک رائفلز موخر الذکر ماسیٹول کی طرح پانچ کارٹوس نہایت جلد چلاتا ہے صرف ٹریگر یعنی لیڈی دبائے جاؤ اور جلد چلا دیتا ہے یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو بڑا جو بڑے نرم کمال واسے خوفناک شکار کے واسطے موزوں ہے دوسرا جو ۳۵ یا ۴۰ بور جو ہرنوں وغیرہ کے لئے موزوں ہے۔

۴۵ بور مین لیکر یہ بہت دور مانیو اسے رائفلوں میں ہے اور ہر قسم کے چوٹے بڑے ہرنوں کے لئے موزوں ہے۔

۴۵ بور رائفل اس میں کارڈ اسٹ بارود ہم گین سیسہ کی نوکدار گولی تمام پر نکل چڑھا ہوا

۶۵ اگرین کی چلتی ہے۔ یہ جیتیل اور ہرنون کے مارنے کا نہایت عمدہ اور خاص اسفیل ہے
مجھے ایک مرتبہ جیتیلون کی ڈارٹر تو بتائیں کی تعداد میں ملی میں نے پہاگتے ہوؤں پر نو فیر کے
ساتھ اسے جگہ گرنے اور ایک بجگہ گونی لگنے سے زخمی چلا گیا اور ایک فیر منس ہوا۔ کوئی گونی
شوگر سے کم فاصلہ پر نہیں چلی آخری تین گولیاں ۲۲۵ گز کے فاصلہ سے چلین جہاں صرف
میں لیکر اسنے فاصلہ پر کام دے سکتا تھا۔ اسکی گولی کی رفتار ۵۲۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔ اور
مزل انرجی یعنی دباؤ کی قوت ۱۱۲۵ فٹ پونڈ ہے۔

کارٹوس ۳۰/۳۲ بور اسفیل



۱۶۸
Page
عدد

۳۰/۳۲ بور اسفیل اسمین ۳۰ اگرین بارود ۵۰ اگرین کی گولی چلتی ہے۔ میں نے اس سے
بسا اوقات ایک ایک گولی میں بڑے بڑے بردست نل مارے ہیں۔ یہ بھی مختلف اقسام اور
سیکڑز کے ہوتے ہیں جن میں کافی زور اور مار بلا ہوتا ہے۔ لیکن خوفناک شکار کے موقع پر فعال
کرنے کے لائق نہیں اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔
بڑے اور زبردست جھنگ کا دینے والے رائفلون میں ذیل کے رائفلز ہیں۔

چوٹی پیل گونی داؤن میں ۲۸۰ بور اس رائفل ہے جو حال ہی میں ایجاد ہوا ہے اور
پلے میں تمام رائفلون سے بڑھ گیا ہے۔ یہ رائفل میرا ہی آزمودہ ہے جسکے متعلق آئندہ بیان
کیا جائیگا۔

۳۳ بور جیفری جسکی گولی کی رفتار ۲۶۰ فٹ فی سیکنڈ ہے اور جھٹکے یا دباؤ کی قوت ۱۲۰۰
فٹ پونڈ ہے۔ ۳۸ بور ویسٹلی ریچارڈ جسکی تانبے کی ٹوپی چڑھی ہوئی نوکدار اس کی گولی
کی طرح گونی ہوتی ہے۔ اور گولی کی رفتار ۲۵۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔

۲۸۰ بور اس رائفل امیگزین پانچ کارٹوس کا اسٹریٹ پس یعنی سیدھ کھینچنے کے بجائے کاہوتا ہے
اسمین صرف ایک اسٹریٹ دیباک ساٹ یعنی دیدبان ہوتا ہے جو ۵۰ گز تک بھی چڑھ سکتا
ہے اسکے مار پلے کی یہ کیفیت ہے کہ ایکسپریس کے استعمال کرنیوالے شکاری اگر پہلی دفعہ دور

اور بموقع شکار دیکھ کر تعجباً گولی سیکٹے کے خیال سے اسے لگا سینگے تو جانور کے فے اٹھ کر رہ گئے
سے انہیں سخت تعجب اور حیرت ہو گئی۔

پہلے میرے پاس میگنیزین کیٹالا تھا لیکن میں نے فرمالینشی ڈونا لایا میرا لیس تیار کر کے لندن
منگوایا میرا لیس کیٹالا میں یہ خرابی تھی کہ ایک کارتوس چلا کر ہر روز سے کھٹکا کرنا پڑتا تھا۔
کہ دوسرا کارتوس تیار ہو جائے۔ اور شہ کے شکار میں یاد میں خوفناک شکار شیر پرچہ
تبدلہ وغیرہ کی موقع پر کھٹکا ہونا اور اس کا کھٹکا سن کر تیرہ چلا لینا شکاری فلان جگہ ہے
بڑے خطرہ کی بات تھی۔ اس لئے دونوں رائفل کی ضرورت ہوئی۔

ایک مرتبہ کوئٹہ کے جنگل میں میں شکار کھیل رہا تھا۔ اور ایک جگہ میں نے ہانکا دالایا۔ میرے
ایکے ست ہٹا کر صاحب مول پر شکاریوں میں بیٹھ گئے جو تنو یا شو اسو گز کے فاصلہ پر ایک دوسرے
سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بڑے سیگو لگا سام چوتھے مول پر جا کر کھڑا ہو کر دیکھنے
لگا۔ ہٹا کر صاحب سے فاصلہ تھا اور دوسرے شکاری منتظر تھے کہ اور قریب آجائے۔ لیکن
وہ انہیں دیکھ چکا تھا اور واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے ۵۰ گز کا فاصلہ تھا مار دل نہ مانا اور میں نے
تقریباً اچھی طرح شست ملا کر بلبلی وادی لیکن ابھی آواز کی گونج ختم ہی ہونے پائی تھی کہ جیسے
سامنے پو بلی گری میں نے دیکھا کہ سامنے پو بلی ٹانگین جھاڑیں اور پیٹھے کے بل زمین پر گر رہا
سب شکاریوں کو سخت حیرت پئی اور دراصل مجھے ہی تعجب تھا کیونکہ یہ نئی بات خلاف توقع ہوئی
تھی۔ گولی ذرا اونچی ہوتی ہوئی بغل پر لگی تھی۔ اس روز سے مجھے اپنے دونوں میرا لیس اس
رائفل پر بڑا اطمینان ہو گیا اور اکثر ایسے فاصلوں سے شکار کرتا رہا۔ اگر میں اور قصہ بیان
کرتا ہوں تو بڑی طوالت ہوتی ہے۔ لہذا نظر انداز کرتا ہوں۔

اسکی نوکد ارتانے کی گولی نرم کھال والے جانوروں پر نہایت موثر ہوتی ہے۔ خوب گہری
بیٹھ کر جو زخم پیدا کرتی ہے تو آہستہ پورہ رائفل کی گولی کا سا زخم معلوم ہوتا ہے۔
اس کی گولی کی رفتار ۵۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہے۔



علاوہ مذکورہ بالا رائیفلون کے بڑی گولی کے کارڈائٹ رائیفلز اور ہی ہین -
مثلاً امریکن اوٹو میٹک سیلف لوڈنگ وینچسٹر پور خود بخود جلد جلد چلنے والا یہ بھی زوردار
ہے اور نہایت کارآمد ہے۔ پانچ کارتوس جب قدر جلد بلبی دبا بی جائے چل سکتے ہیں۔
مین نے جب اسکی تعریف سنی تو مجھے شوق ہوا اور استعمال کر کے دیکھا تو واقعی کم قیمت
کے رائیفلون مین نہایت مفید کارآمد اور زوردار پایا۔ امریکن وینچسٹر کمپنی کا ۵۵ بور میگزین
میگزین کار پیٹنگ ہے اور نہایت زبردست اور زوردار رائیفل ہے نیز کم قیمت ہے
مسٹر روزولٹ نے افریقہ کے شکار میں اسے استعمال کیا اور شیر، بھیر، گیندے، ارے، بنے
وغیرہ اس سے بڑی خوبی سے شکار کئے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ نہایت زوردار رائیفل ہے
یہ چھبھلا لاکھ نہایت سخت جان جانور ہوتا ہے۔ لیکن مین نے جب گولی لگائی تو گولی گتے ہی
جان نکل گئی۔

نیل اور ساہر مارنے میں بھی کبھی دوسری گولی لگانے کی ضرورت نہ پڑی۔ اسکی گولی کی رفتار ۲۲۰
فٹ فی سیکنڈ اور منزل اینرجی ۳۲۳۵ فٹ پونڈ ہے۔

اسی طرح کی میگزین کا لیکن چھوٹی گولی کا وینچسٹر ۳۵ بور اس سے کم درجہ کا ہے۔
الگلاش میٹ رائیفلز خصوصاً بڑی گولی کے جو بڑے بڑے شکار کے واسطے بہت ضرورک استعمال کئے
جاسکتے ہیں وہ ذیل کے ہیں اور اس معاملہ میں بہتر ہے کہ ہر شخص گن میگزین (مندوق سازدن)
اور دوسرے شکاریوں سے چہی رائے لیکر اپنا پورا اطمینان کرے۔

(۱) ۴۰ بور ۴۵ بور (۲) ۴۰ بور کارڈائٹ (۳) ۴۵ بور کارڈائٹ (۴) ۴۷ بور بور میگزین
ڈیٹلی ریپارڈرز (۵) ۴۰ بور جیفری میگزین (۶) ۴۵ بور نمبر نیٹرو ۸۰ گرین کارڈائٹ بارڈ
اور ۸۰ گرین نکل کی گولی۔ ان میں پہلا۔ پانچواں۔ چٹا میرے آزمودہ ہیں۔
دوسرا یہ ہے ایک دوست کے استعمال میں آیا ہے انہوں نے اس سے کئی شیر بھیجے
پہٹ اطمینان سے مارے ہیں۔ پہلا رائیفل نہایت زوردار ہے معمولی سے معمولی جسم کا آدمی

ہی نہایت آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔ میرے استعمال میں یہ عصہ تک رہا ہے
 اور میں نے اس سے بڑے بڑے تیل نام وغیرہ مارے ہیں۔ اسی طرح نمبر (۵) یعنی ۴۰۴ نمبر
 ہی مثل مندرجہ بالا رائیفل کے ہے لیکن اس سے دوسرے درجہ پر نمبر (۶) یعنی ۴۵۰ نمبر
 نیٹرو نہایت زوردار رائیفل ہے جو کچھ خیال میں ملاتی کاشکار ہی اس سے نہایت اطمینان
 کہیل جاسکتا ہے۔ میں نے کئی سال تک اسے اپنے پاس رکھا ہے اور بڑے بڑے تیل نام
 وغیرہ اس سے مارے ہیں۔ ایک روز نامکے میں سورون کی ڈارنقریٹاں کی تعداد میں
 میرے مول کی طرف آئی اور مجھے اندازاً ۱۷ کر کے فاصلہ پر کھڑی ہو گئی تو کیا میرے سامنے
 ایک دیوار ٹنگی تھی۔ میں نے ٹیٹ کر اور کئی جسم سیدھ میں لیکر اس رائیفل کی نرم نوک کی گولی
 لگا کی تو تین بڑے بڑے سورون کے موٹے ہوئے جسموں میں لگی۔ ایک کی بھلین دوسرے
 کی پسلی میں تیسرے کی ران میں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چوٹی توپ کا گولہ ہے۔ ران کا
 زخمی ہی ایسا بیکار ہوا کہ چند قدم چل کر گر گیا اور پہل نہ سکا۔
 ۵۰ نمبر کا روڈ اسٹ ہی کی گولی جس پر پورا نکل چڑھا ہوتا ہے میں نے ایک نیب کے درخت میں
 گراؤ ۱۲ گز تھانگائی۔ میرے بعض دوست جو اس کے قائل نہ تھے دیکھ کر نہایت درجہ
 متحیر ہوئے۔ جبکہ ان کے سامنے گولی بر ماتی ہوئی پار نکل گئی۔ چنانچہ ہاتھی گینڈے وغیرہ کے
 لئے ایسے ہی رائیفل کی ضرورت ہے۔

ہوائی بندوق و رائیفل

ہوائی بندوقین کئی قسم کی مختلف میگزین کی ایجاد کی ہوئی ہیں جو صرف فائر کے زور سے
 چہرہ ایسی قوت سے پہنکتی ہیں کہ چہرے پر ند کے گوشت میں پیوست ہو کر ادسے بیکار کر دیتا
 ہے۔ کبھی پار ہی نکل جاتا ہے۔ وہ مختلف بندوقین حسب ذیل ہیں۔
 جم ایرگن German Air Gun. یہ برانی ایجاد اور ساخت کی ہے اس میں خار نہیں ہوتے۔ اس سے
 چھوٹے پرندوں کا شکار پندرہ بیس گز سے کیا جاسکتا ہے۔ لیکن
 فائر کمزور ہونے کے بعد چھوٹے جانور ہی زخمی چلے جاتے ہیں۔

سولفٹ کیر رائیل اسمین خار ہوتے ہیں یہ زردار ہے اور پرند بخونی شکار کئے جاسکتے ہیں۔ اسمین نمبر (۳) کی گولی جو مونڈ ہے نہ ہوتی ہے چالیس گز تک سے لگائی جاسکتی ہے۔ جسم اگر گن میں ہی نمبر (۳) اور نمبر (۱) کی گولی چلتی ہے اور یہ ان دو تیرہ کی بنائی ہی جاتی ہیں۔ اگرچہ بہت سی مختلف ہوائی بندوقین ہوتی ہیں لیکن سب سے بہتر اور زوردار بی ایس آئی ٹیر رائیل ہے۔ اور میں نے ہی اسے خوب امتحان کر کے دیکھا ہے۔ واقعی مضبوط اور عمدہ تیرہ وغیرہ کا ہے نہ نہایت زوردار اور عمدہ تک کام دینے والا ہے یہ پچاس گز تک صحیح لگتا ہے۔ یہ دو قسم کے تیر کا ہوتا اور دو قسم کی گولیاں چلتی ہیں۔

نمبر ۱۔ لیدیر پٹرن La dies Patterner - نمبر ۲ جنٹلمین Gentleman Patterner
یا ہائیس بوریم دونوں میرے پاس ہیں اور خیر الذکر نہایت عمدہ اور زوردار ہوتا ہے پہلے صرف جنٹلمین پٹرن فائر ارم مانا گیا تھا اور اسی کا لائسنس تھا لیکن دونوں کا لائسنس ہے۔ میں نے رات کو مارے میں بیٹھ کر ان سے خرگوش ہی مارے ہیں زیادہ تر نمبر (۲) کی گولی کہا کر اور سی جگہ لوٹ گئے ہیں اور نمبر (۱) کی گولی کہا کر کچھ دور جا کر گرے ہیں۔ بہت سی بلیاں اور کتے ہی مارے ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ میں سو جت کا قلعہ دیکھنے آجھیر گیا ہوا تھا اور میرے دو مہربان ڈاکٹر عبدالق صاحب اور مولوی حکیم نظام الدین خان صاحب میرے ساتھ تھے یہ دونوں صاحب شکار کے بڑے شوقین ہیں اتفاق سے ایک کتا حکیم صاحب کے طرف چھا حکیم صاحب نے ہوائی بندوق نمبر (۱) اس کے لگائی گولی اس کے بغیر لگی اور وہ تیس قدم بہاگ کر گر کے گر گیا اونکو سخت تعجب ہوا۔ رائیل کی مشق بڑھانے کے لئے یہ نہایت کارآمد تیار ہے۔

فصل دوم

ریو الور شوٹنگ

سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے کہ کس شخص کے لئے ریو الور کی ضرورت ہے

مختلف قسم کے ریو اور ہوتے ہیں اور مختلف کام دیتے ہیں۔ جس کام کے لئے ضرورت ہو اس کے لئے ویسا ہی ریو اور منتخب کرنا چاہیے۔ مثلاً ایک ریو اور جان کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے جو تھوڑے فاصلہ پر مارتا ہے۔ دوسرا جوٹانہ کے لئے مخصوص ہے اور اس کی مار دوڑتا ہے اب اگر ان دونوں سے خلاف کام لیا جائے یعنی پہلے سے لٹانہ بازی کا کام اور دوسرے سے جان کی حفاظت کا کام تو دونوں بیکار ہونگے۔

سب سے بہتر علاوہ قرانہ کے ۱۶ انچہ لمبی نال والا ریو اور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ لمبی نال سے شست باندھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جبکہ دور کاٹانہ ہو کیونکہ بار دو نال کے اندر ہی چل چکتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بڑا نقصان ہے کہ سٹنہ پرے ریو اور بہاری ہوتا ہے جس سے بعض اوقات شست قائم نہیں رہتی۔

نال اس قدر لمبی ہونا چاہئے کہ جس وقت لمبی پر اوٹنگلی ٹریے تو ریو اور بالکل تل جائے۔ بعض لوگ ۱۶ انچہ کی نال کو ترجیح دیتے ہیں لیکن میری رائے میں ۱۶ انچہ کی نال علاوہ خزانہ کے بہت ہی مناسب ہے بات ہی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ٹریگیٹل یعنی لمبی نرم ہو اور درخت سے نہ کھینچتی ہو۔ گھوڑے کا سر کھڑا ہونا چاہئے تاکہ انکو ٹھکانہ پھسلے۔ اگر چاہو کہ گھوڑا جلد دوڑے تو اس کا سر کچھ لمبا ہونا چاہئے۔

ڈبل ایکشن والے ریو اور بہتر نہیں ہوتے مگر برائے جیسی ریو اور میں تو کچھ ہرج نہیں ورنہ جبکہ لمبی کے ذریعے سے گھوڑا پڑتا ہے۔ تو نشتانہ سچا نہیں لگتا۔ بعض ریو اور کی لمبی مثل تار کے باریک ہوتی ہے بہتر ہے کہ مثل چمچے کی شکل کے لمبی ہو جس سے اوٹنگلی پھسلنے کا اندیشہ جاتا رہے۔

ریو اور ایسا خریدنا چاہئے کہ جب اسے اسٹاک پر سے پکڑا جائے تو ماتہ اور نال ایک ہی سیدھ میں آجائیں۔ اکثر ریو اور اس قسم کے بناوٹے جاتے ہیں کہ اوٹنگا اسٹاک نال سے بہت ہی نیچا ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے ماتہ اور نال کی ایک سیدھ قائم نہیں رہتی اور نشتانہ خطا ہوتا ہے۔ علاوہ برائے کسی دوسری طرف کلای کا فوراً پڑنا ہی اس صورت میں شواہد ہے۔ اس بات کی ضرورت نہیں کہ جلائیوا لیکا ماتہ چھوٹا ہے یا بڑا لیکن اسٹاک چھوٹا ہی ہونا چاہئے۔

چکر کہا کر اوسے جگہ پر بالکل تیار ہو جاتا ہے اور ماسکریٹج تیزی دکھاتا ہے۔ نہایت اچھا چلتا دیتا ہے۔ اسمین ۵۵ م سروس کارڈ انٹ کا کارٹوس چلتا ہے۔

یا خواہ کالی بارود کا۔ مین نے اسے بہت زیادہ استعمال کیے دیکھا ہے اور جہان تک میرا خیال ہے مین کہہ سکتا ہوں کہ شیر وغیرہ کے شکار میں ہاسٹر مین کیا ہوا ساتھ رہتا ضروری ہے۔ یہ عجیب و غریب چیز ہے لاگ ایسی ہے کہ اگر چالیس گز سے لگائی جائے تو ہر گونی چار انچ کی سرکل یا ٹینرائی مین لگ سکتی ہے۔

۳۰ بور ماسر | یہ بھی نہایت عمدہ چھوٹا سا تیار ہے۔ اس کے ساتھ لکڑی کا گھر ہوتا ہے اور وہی گنڈا لگ کر اسے کاربائین کی صورت بنا دیتا ہے۔ ہزار گز تک کی اسکی سائنٹک یعنی دید بان ہوتے ہیں لیکن اسقدر فاصلہ سے رائفل کی طرح صحیح نہیں لگتا۔

شکار پر ۲۰۰ گز تک سے صحیح لگ سکتا ہے۔ اتفاق سے اس سے زیادہ فاصلہ ۴۰۰ اور ۵۰۰ گز پر بھی لگ جاتا ہے۔ لیکن ہر گونی یقینی نہیں لگتی اور فوٹو گز سے زیادہ فاصلہ پر چھکا ہی کم دیگا۔ مین نے اس سے ۸۰ اور ۱۲۵ گز سے تمام درج مارے ہیں جو بڑے سخت جان ہوتے ہیں لیکن بغل مین گونی کہا کر زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ گز پہانگے بعض تو پہانگے بیجان ہو کر گر پڑے اور بعض گھوڑے کی طرح کاواہر کر اور تنگے کہا کر گرے۔

ایک سامر کمر مین گونی کہا کر اوسے جگہ گر گیا۔ کمر کی پڑی ٹوٹ جانے سے ہرن بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اسکی شیردہ کی گونی کی طرح کام دیتی ہے لیکن شیردہ اور ہی چیز ہے۔ خاص طور سے ماسر کے واسطے مشق کی ضرورت ہے کہ نشانہ صحیح لگے۔

کارٹوس ۳۰ بور ماسر



بور چارڈ | یہ بھی اسی بور کا ہوتا ہے اور اسمین ہی گنڈا (جو کہ پتلی لکڑی کا اوس کے ساتھ ہوتا ہے) جڑ سکتا ہے۔ اسمین صرف ایک دید بان ہوتا ہے جس سے ۵۰ گز تک کام

لیا جاسکتا ہے۔ لاگ ماسٹر کی سی ہوتی ہے اور کارتوس دونوں کے ایک ہوتے ہیں۔
 ۲۶۵ بورینگٹن | اسمین ہی بورڈ چارڈ کی طرح گنڈا لگتا ہے۔ اور پانچ کارتوس خزانہ
 آٹومیٹک ریڈنگ پستول | مین آتے ہیں۔ متذکرہ بالا دونوں ریولور دن سے یہ صحیح لگتا ہے۔
 مین نے اپنے ایک دوست سے لیکر صرف ایک ہی دن شکار میں آزمائش کی۔ اگر سے کم فاصلہ
 سے پانچ کارتوسوں میں چار ہرن مارے۔ ماسٹر وغیرہ سے یہ کب ممکن تھا۔ جھٹکا ہی اویس قدر
 ہے اور ممکن ہے کہ بڑے جانوروں پر کم جھٹکا دے کیونکہ مین نے چوٹے ہرن مارے تھے قیمت
 میں یہ دونوں سے کم ہے۔ پچھلے دنوں روپیہ میں آتا ہے۔ نال کی لمبائی ۱۴ انچ ہے اور
 کل دس انچ لمبا ہوتا ہے اور وزن تقریباً سیڑھر گونی سب ان پستونوں میں لکھ کی
 چلتی ہے۔

دبیلی کے اور ہی ریولور ہیں مثلاً۔

۳۸ بور ہائی ولانٹی | اسمین آٹھ کارتوس آتے ہیں اور ماسٹر کی طرح جلد چلتے ہیں۔ یہ بغیر
 آٹومیٹک | گنڈے کا ہوتا ہے اور ہاتھ سے چلایا جاتا ہے۔ یہ بھی نہایت
 زوردار اور اچھی چیز ہے اور دور تک صحیح لگتا ہے۔ مین نے اس سے ۵۰ گز سے چکارا
 مارا ہے میرے نزدیک چوٹی گونی کا پستول خوفناک شکار میں رکھنے کے لئے اس سے
 بہتر دوسرا نہیں۔

کارتوس ۳۸ بور ہائی ولانٹی آٹومیٹک



کوڑی کے میٹری ۵۴ بور آٹومیٹک پستول ماسٹر کی طرح چلنے والے اگرچہ بڑے ہوتے ہیں یہی
 نہیں ہوتے لیکن خوفناک شکار کے موقع پر ہالٹ مین کے ہوئے پیٹی میں رکھنے کے بالکل
 اور دونوں ہیں۔ اسے بہتر کوئی تنبیہ ایسے موقع کے لئے نہیں جبکہ شیر حمل آور ہو تو جھٹکا
 جھٹکا پہنچایا جاسکے۔ اور اسے بیکار کیا جاسکے۔

۲۵۰ بور پستول | یہ اگرچہ نکل کی گونی کا ہے لیکن نہایت چوٹا جیسی پستول ہے صرف

سیلف و فینس یعنی جان کی حفاظت کے لئے موزوں ہے لیکن خوفناک شکار کے موقع کے لئے ٹھیک نہیں۔ اس سے کوئٹہ پاکٹ ریو اور ۵۰ یا بگڈاگٹ ریو اور بہت ٹھیک ہیں ریو اور حتی الامکان چھپی ہو تو ۲۵۰ بور سے کم کا ہو جیسے *Smith and Wesson* (سمتھ اینڈ ویسن) کا سیلف سیلف پر ڈیکٹر بہہ خود بخود چل ہی نہیں سکتا۔ ورنہ دوسرے ریو اور ایسے سیف کے خطرناک ہوتے ہیں اور بڑے حادثوں کا باعث ہوتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ہمارے یہاں ایک جوان آدمی کی موت ہو گئی۔ گھوڑا اوسکے غور ہی کے ہاتھ سے ذرا اونچا ہو کر گر گیا۔ اور فوراً چل گیا گوئی سر میں ایسی کار گر گئی کہ پیر جان برہو سکا۔

سمتھ اینڈ ویسن کا چھپی ریو اور ۳۸ بور نہایت زوردار ہے اور کوئی اندیشہ کی چیز نہیں۔ اسکا سچا رار شکاری کے ساتھ شکار میں ہونا بہت مفید ہے۔

۳۲ بور کارٹوس

کارٹوس ۵۰ بور مارک

کارٹوس ۲۵۰ بور



۳۸ بور کارٹوس



پتیاروں کے رکبہ رکھاؤ اور اونکا صاف کرنا

ریو اور کو چلانے کے بعد ہی صاف کر لینا چاہئے اگر اسے صاف نہ کیا جائے اور دوسرے روز پر چھوڑ دیا جائے تو گویا جان بوجہ کرا سے خراب کرنا ہے۔

صاف کرنے کے لئے نال کا قطر جتنا بڑا ہوگا اتنی ہی آسانی ہوگی اور اوسمیں کوئی چیز اڑ جانے کا بھی اندیشہ نہ ہوگا۔ لیکن کم قطر والے ریو اور کے لئے کسی قسم کی دہات کا گز ہونا بہتر ہے۔ نرم دہات سخت دہات سے زیادہ بہتر ہے۔ لکڑی کا گز اگر نہایت پتلا ہوگا تو زور کرنے میں بہت ممکن ہے کہ ٹوٹ جائیگا۔ نال کے منہ پر سے لیکر آخری حصہ تک صاف کرنا چاہئے ورنہ صرف منہ پر سے صاف کئے جانے سے نال میں فرق آجائیگا اور نشانہ میں غلطی واقع ہوگی۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ صفائی پورے طور سے ہونا چاہئے روغن وغیرہ لگانا نہایت بہتر ہے۔ گرم پانی استعمال کرنے سے رنگ آجائیکا احتمال ہے۔ البتہ اگر نال میں کوئی چیز پھنس جائے یا کوئی اور خرابی واقع ہو جائے تو جتنا گرم پانی ہو بہتر ہے۔ Lock لاک میں بار بار تیل نہ لگانا چاہئے۔

جس اون وغیرہ سے صاف کیا جائے اور سے پہلے دیکھ لیا جائے کہ خشک ہو۔ اور جس اون سے ایک بار صاف کر لیا جائے اور سے ہینک دینا چاہئے۔ اور دوبارہ استعمال نہ کرنا چاہئے ایک دم بہت سا اون ہی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ نال میں پھنس جائیگا تو لا محالہ زور کر کے لگانا پڑیگا۔ اور اس سے نال کی اصلی خوبی میں کچھ نہ کچھ ضرور فرق آجائیگا۔ صاف کر نیے سے گزرنال سے بڑا ہونا چاہئے۔ ریو اور میں جدا ہونی والا Stock اسٹاک ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اس سے ریو اور اگر یہ کاربائن کی صورت میں آجاتا ہے جس سے نشانہ بیشک دوہرے لگ سکتا ہے مگر ریو اور دور کے نشانہ کے واسطے نہیں ہوتا۔

کارڈ بورڈ کے گھڑچمین اکثر امریکن ریو اور کہے جاتے ہیں یا بیدار نہیں ہوتے۔ ہالٹر بہتر ہوتے ہیں مگر انجین اندر کجانب بعض اوقات کچھ تری آجاتی ہے جس سے ریو اور میں رنگ آجائیکا اندیشہ ہوا اسلئے جب ریو اور کو ہالٹر میں رکھا جائے تو دیکھ لیا جائے کہ آیا اندر سے خشک ہی ہے یا نہیں۔

امریکہ کے بعض ہالٹر میں اندر کجانب رہ رہ لگا ہوتا ہے۔ جو پیمینہ کو روکتا ہے۔ مگر سمین بارش کے بعد جو تری آجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے۔ کارٹوس جڑی کے کیس میں رکھنا بہتر ہے کیس مختلف قسم کے بنائے جاتے ہیں جو ہر قسم کے کارٹوس کے لئے مناسب اور موافق ہوتے ہیں۔

ایمننگ یعنی شست باندھنا

ہمیشہ ایسی چیز کی شست باندھی جائے جو آسانی سے دکھائی دیکھا جاسکے ہو اور ہر مرتبہ ایک خاص مقدار میں دکھائی دے یہ نہیں کہ کبھی کم اور کبھی زیادہ اس سے نشانہ میں ضرور فرق

ہوتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جب دیدبان میں سے دن کی روشنی دونوں جانب نہ دکھائی دیجائے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ نشانہ ریو اور کے سامنے ہے یا کچھ اونچا نیچا ہے۔

دیدبان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اس شکل کا **V** اور دوسرا اس شکل کا **U**۔ دوسرا پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ پہلے میں دیکھی روشنی صاف دکھائی نہیں دیتی۔

اگر نشانہ میں کچھ غلطی واقع ہو جائے تو یہ معلوم کر کے ریو اور قاعدہ کے موافق رکھا گیا نہیں یا دیدبان میں کچھ خرابی ہے۔ دیدبان میں اگر کچھ خرابی ہو تو اسے خود درست کر سکتے ہو۔ دونوں آگے اور پیچھے کے دیدبان سینک کے اپنے ساتھ رکھو اور انہیں نال پر جہاں مناسب سمجھو اس سے کچھ اوپر لگا دو۔ ہر ایک قسم کی ریتیاں اپنے ساتھ رکھو اور ایک دوسریاں گول بھی ہوں۔ پیچھے دیدبان کے اوپر کے سر پر بالکل بیچ میں اس شکل کا دیدبان بناؤ **U**۔ نشانہ سے اتنے فاصلہ جتنا دیدبان بنا نا ہے کئی مرتبہ ریو اور چلاؤ اور ریتی سے نشان کرتے جاؤ یہاں تک کہ دیدبان بالکل صحیح ہو جائیگا۔

اس شکل کا دیدبان **U** ایسا گہرا بنایا جائے کہ بالکل نال سے مجائے ورنہ نشانہ لگاتے وقت غلطی ہوگی اور خاک صکر جبکہ نال گہرا ہوگی۔ دیدبان کو ریتی سے بناتے وقت ذیل کی باتوں کا لحاظ رہے۔

U کے نیچے تک ریتے میں نقصان ہے نشانہ بہت نیچے لگتا ہے۔ **V** کے اوپر کچھ جانب ریتے میں نشانہ اونچا لگتا ہے دونوں جانب ریتے سے نشانہ اسی طرف جھکا ہوا لگتا ہے جو کسی جانب زیادہ ریتی جائے۔ ایک دم دیدبان کو زیادہ ریت دینا ٹھیک نہیں بلکہ نہایت سہولت سے ریتنا چاہئے۔ اور اگر اتفاق سے کسی سمت زیادہ ریت جائے تو اس کے خلاف سمت ریتے جانے سے درست ہو سکے گی۔

اگر **U** شکل کا دیدبان زیادہ چوڑا ہو جائے تو یہ دوسرا بہتر ہے۔ اس ترکیب سے جبکہ دیدبان بن جائے تو ریتی سے **U** کے کنارے چاقو کی طرح تیز کر دو ساتھ ہی اس کے

۱ کو نصف داسرہ سے زیادہ گہرا کنیا جائے ۔

اس بات کو مین نہیں تہلا سکتا کہ دل کا دیدبان کتنا کاٹنا چاہئے ۔ اگر دیوبلی کے ریو اور ہون تو قاعدہ یہ ہے کہ اوہ مین ہر سال بدل دیا جائے ۔
 سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اپنے ریو اور کو نیشنل اسپیل ایجوکیشن کونسل مین مناسب تجویز کے لئے بھیج دیا جائے ۔ جبکہ اس بات کا فیصلہ کر لو اور نشانہ لگا کر دیکھو کہ نشانہ مین کوئی غلطی تو نہیں ہوتی تو اسے بنانیو اس کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ وہ بغیر سچ لگائے ہمیشہ کے لئے دیدبان قائم کر دے ۔

ریو اور کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے

جب نہ فرض کر لیا جائے کہ ریو اور ہر طرح ٹھیک ہے اور دیدبان بالکل درست ہو تو سب سے پہلے لکھو اس بات کا یقین کر لو کہ وہ پہرا ہوا تو نہیں ہے ۔ بلکہ جس وقت ہی ریو اور ہاتھ مین لوایا جاتا ہے اس بات کا ضرور خیال کر لو ۔
 شکار مارنے یا نشانہ بازی کے واسطے ہمیشہ کھلا ہوا نشانہ ہونا چاہئے ۔ نشانہ لگانے کے بہتر ہے کہ ہاتھی دانت کی سفید بکھی وغیرہ ہو ۔

ریو اور استعمال کرنے مین سب سے بڑی بات اپنی حفاظت ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکی لمبائی بہت کم ہوتی ہے اور فائز آرم جو بھی چوٹا ہو گا خطرناک ہو گا ۔ اور بڑے سے بڑے تجربہ کار پر آومی کو بھی ہوشیار رہنا چاہئے بہتر چاند ماری کی مشق ریتلی ادھٹی زمین یا پتھر کی دیوار پر ہوتی ہے ۔ نشانہ کم سے کم پندرہ گز کے فاصلہ سے لگایا جائے کہ کوئی دیوار سے ٹپ کر نشانہ پر نہ لوٹ آئے ۔ اگر کسی مرتبہ لگتا رہا نشانہ بازی منظر ہو تو دیوار ہی بہتر ہے ۔ اگر بہت سی گولیاں ایک ہی جگہ لگ رہی ہوں تو دیکھ لینا چاہئے کہ دیوار مین سوراخ تو نہیں ہو گیا ہے اور گولیاں دیوار سے پار تو نہیں جا رہی ہیں ۔ کم از کم دیوار کے نیچے آدھ میل تک کوئی آدمی ہونا چاہئے کہ مبادا کوئی سوراخ سے نکلا کسی حادثہ کا باعث ہو ۔

ریو اور کا منہ کسی خاص سمت کنیا جائے چونکہ اتفاقاً چل جائے گا تو نقصان ہو گا یہ احتیاط

خواہ خالی ہی کیوں نہ ہو اس وقت بھی لازم ہے چونکہ بعض وقت خیال یہ رہتا ہے کہ خالی ہے اور دراصل ہر ہوتا ہے۔ اور چل جاتا ہے۔ قائم نشا نہ سیکھنے والیکو چاہئے کہ ایک بہت مضبوط لکڑی کی میز تقریباً دس گز کے فاصلہ پر لٹا دے رکھے۔ اس میں پراپنا خالی ریو اور رکھے مگر اس ترکیب سے کہ گھوڑا اوٹے ہاتھ کی طرف رہے اور نال کا منہ نشا نہ کی طرف بہرتے وقت نال کا منہ زمین کی جانب رہے کہ چل ہی جائے تو نقصان نہ ہو۔

اب نشا نہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور سید ہا پاؤں نشا نہ کے بالکل سیدھے میں رکھو اور پیر چلنے سے لیکر توجہ کا فاصلہ چھوڑ کر سیدھے پیر سے اولیٰ جانب رکھو۔ یہ فاصلہ آدمی کے قد کی مناسبت پر منحصر ہے۔ اسکی خوب مشق ہونا چاہئے کہ پیر خود بخود اس قاعدہ سے قائم ہو جائیں۔ بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہئے سر آگے کی جانب نہ جھکا یا جائے۔ اولٹا ہاتھ بالکل نیچے گرا ہوا اور قریب قریب جسم کے لگا ہوا رہے۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں چھول دیکر کھڑے ہونے میں اور یہ غلط طریقہ ہے۔

اگر ہوا تیز ہے اور تم اپنی اس ترکیب کی پوزیشن کو قائم نہیں کر سکتے تو اوٹے ہاتھ سے اپنی ران مضبوط پکڑ لو۔ اسکے بعد دیوار کو سیدھے ہاتھ سے اوٹھا لو۔ یہ باور ہے کہ اس وقت تک ریو الو خالی ہے اور گھوڑا چڑھاؤ۔ گھوڑا چڑھانے کے دو طریقے ہیں یا تو یہ کہ دونوں ہاتھ زمین سے جائیں یا صرف سیدھے ہاتھ سے بلبلی کے ذریعہ سے چڑھاؤ۔ اپنی حفاظت کے لئے ہنر والا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ گھوڑا گرایا جائے تو انگوٹھا گھوڑے پر رکھ کر پوری طاقت سے گھوڑے کو دوسرے ہاتھ پر چڑھایا جائے۔ اس بات کا لحاظ رہے کہ کھلے کی اونگلی بلبلی سے بالکل دور رہے ورنہ یا تو ٹوٹ جائیگی یا کچھ نقصان پہنچے گا یا ریو اور ایک دم چل جائیگا۔

مشق کرنے سے اس طرح گھوڑا چڑھانے میں بڑی آسانی ہو جائیگی اور تم اسی کے نہایت تیزی سے گھوڑا چڑھایا جاسکے گا۔ اس میں صرف انگوٹھے اور کھلے کی اونگلی کا کہل ہے۔ چوٹا سا گھوڑا جس کے گھونٹنے کے واسطے کم جگہ درکار ہے بہت آسانی سے چڑھ سکتا ہے اور اسکے کرنے میں ہی بہت کم وقت صرف ہوگا۔

سیکھنے والے کے لئے بہتر ہے کہ گھوڑا چڑھاتے وقت ریو اور کو سیدھے ہاتھ کی طرف

جہگائے اسکے بعد بڑی ہوشیاری سے اسے ترچا کر لے کر دونوں دیدبان وغیرہ ایک سیدہ
میں ہوں۔ اب دیوار کو سید ہے ہاتھ میں لیکر میز سے علیحدہ کھڑا ہوا اور ہاتھ کو بالکل سامنے لمبا
کر لے مگر انگوٹھا ریو اور پر پورے طور سے پھیل ہوا ہے لیکن اس درمیان میں کلمہ کی ادائیگی
بلیبی سے علیحدہ رہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جہان تک ہو سکے اسے اوپر سے پکڑا جائے یہاں تک ہاتھ اور
ریو اور کی نال ایک ہی لائن میں ہوں۔

امریکہ کے بنے ہوئے بعض ریو اور کے خاص طور سے لمبے اور بڑے دستے ہوتے ہیں۔
چنانچہ ان دوستوں کی گرفت بہت نیچے سے ہو سکتی ہے اس قسم کے ریو اور اکثر انگلیں
میں رائج ہیں۔ اس گرفت سے یہ بڑا نقصان ہے کہ ہاتھ کے پونچے کو دھکا لگتا ہے
جس سے ریو اور کی نال کچھ اونچی ہو جاتی اور نشانہ میں فرق آ جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دستے کے اوپر سے پکڑنے میں ہی ایک قسم کا دھکا معلوم ہوتا ہے مگر اس
ہاتھ کلائی۔ بازو تینوں پر تھوڑا سا برابر اثر ہوتا ہے جیسے گیند جھیلنے وقت۔

ریو اور کی نال کے ہاتھ بازو کلائی کے سبب ایک ہی سیدہ میں رہنا چاہئیں۔ اور انگوٹھا اوڑھے
ہاتھ کی جانب تاکہ بلیبی دہانے وقت جو اولٹی طرف زور پڑتا ہے اسے روکے انگوٹھا ٹیڑھا
نہ ہونا چاہیے۔

سیکینے والوں کے لئے نشانہ بالکل گھنٹہ کی شکل کا ہونا چاہئے جس میں اسی طرح ایک سے
بارہ ٹاک نشان ہوں اب جس جگہ نشانہ لگانا چاہو دور سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔
مثلاً ۱۲ پر نشانہ لگانا چاہو تو چار اور پانچ کے بیچ میں نشانہ لگاؤ۔

سائنس بالکل روک لینا چاہئے اور دہیر دہیرے اپنا سیدہ ہاتھ خط مستقیم میں کر لو اور
اپنی انگوٹھوں کو چپے پر قائم کر لو ایسا کرنے میں اپنی کلمہ کی ادائیگی کو بلیبی پر رکھ کر دہیرے
دہیرے اسے اپنی طرف کھینچو ہاتھ ہی اسکے بالکل اکڑ کے کھڑے ہو جاؤ۔ ایسی مضبوطی سے
کہ اگر کوئی دھکا ہی دے تو یہی اپنی جگہ نہ چھوڑو۔ اگر اس درمیان میں سائنس لینا چاہو تو
سکتے ہو مگر سائنس لیتے وقت پستول کا منہ نیچے کر دو اور اچھی طرح سے سائنس لیکر پھر سائنس لیکر

روک کر اور پتول کو نشانہ سے ملاؤ اس کے بعد اپنی اولیٰ آنکھ بند کرو یا نکر و جیسا مناسب سمجھو آگے کی لمبی پچھل کے درمیان میں سے نظر سے ملکٹ نہ کی بالکل سیدم میں آجائے اگر یہاں تک تمام کارروائی ٹھیک ہو گئی ہو تو بلبلی پر تیار ہو کر روک ٹھوڑا کر جائے۔ اگر بلا ہو بہرہوا ہے تو انشاؤا شد نشانہ پر ضرور گونی لگے گی۔

گھوڑے پر بیٹھ کر نشانہ لگانا

جبکہ کہڑے گھوڑے پر قائم نشان پر نشانہ لگانا ہو تو گھوڑے کو ۴۵ ڈگری اوٹے ہاتھ کی طرف موڑ دو کیونکہ اگر گھوڑا سدا ہوا ہو گا تو جب اس کے کان پر سے گونی جائیگی تو وہ ہڑک جائیگا یا اس درمیان میں اسے اپنا سر ہلایا تو یا تو گھوڑے کے مارے جائیگا اندیشہ ہے یا ہتھار گرجائے گا اگر گھوڑا چمکتا ہو تو اسکی آنکھوں پر رسال وغیرہ باندھ دینا چاہئے یہاں تک کہ وہ آواز اور بارود کی چمک کا خوب عادی ہو جائے۔

نشانہ اور گھوڑے کے درمیان ایک ٹی ہونا چاہئے تاکہ گھوڑا نشانہ کے قریب نہ جاسکے اور مقررہ فاصلہ میں کچھ فرق نہ آئے اگر ٹی نیچی ہوگی تو اندیشہ ہے کہ گھوڑا اسے کو دجا کر اصل بیہ بڑی مشکل بات ہے کہ گھوڑا بالکل خاموش ہے کہ گھوڑا سر پٹ دوڑے اور اس وقت نشانہ بازی کیجائے تو یہ نشانہ اس حالت سے کہ گھوڑا کھڑا ہو اور نشانہ لگاتے وقت یکایک چمکے اور ادھر ادھر ہر ہٹے بدرجہا بہتر ہے۔

مشق کے واسطے یہ بہتر ہے کہ صرف بارود ہی بارود پر اور میں بہر کر جلتے ہوئے کاغذ پر جو کسی لکڑی وغیرہ میں باندھ دیا جائے نشانہ لگایا جائے۔ یہ تماشہ بینوں کے واسطے ہی کوئی خوف کی بات نہیں ہے۔ جیسے ہی کہ بارود کے ذرے اس کاغذ کے نشانہ پر لگتے ہیں تو کاغذ اور یہ روشن ہو جاتا ہے۔ مگر اس صورت میں نشانہ بازی چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے کیجا سکتی ہے۔

یہ زیادہ فائدہ کی بات نہیں کہ گھوڑا دھیرے دوڑے اور نشانہ صحیح لگے۔ خواہ وہ تیز دوڑے یا دھیرے مگر جس لائن میں وہ جا رہا ہے ایک ہی رفتار سے اور بغیر ادھر ادھر موڑنے کے

نشانہ لگے۔

مشق کے لئے جبکہ گھوڑا سر پیٹ دوڑ رہا ہو تو نشانہ بالکل پیچھے لگانا بہتر ہو گا۔ اس کے واسطے اگر چلتے ہوئے کاغذ پر بارود چلائی جائے تو اور ہی بہتر ہے اسلئے کہ کوئی ایسے وقت میں ہتھیار کھڑا خطرہ کی بات نہ ہو سیکھتے والے لیکو یہ مناسب ہے کہ ایک ہاتھ سے کاٹی کو لگام کے ساتھ ہی پکڑے اسلئے کہ پیچھے کی جانب چلانے کے لئے ایک دم مڑنا ہو گا۔ کبھی سیدھے اور اونٹے ہاتھ کی جانب چلاتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ ہمیشہ ریو الوور کی نال گھوڑے کے سر سے بہت اونچی رہے کیونکہ اگر چلا تے وقت گھوڑے نے اس سر پر لگا کر اونچی کیا تو اس کے سر میں کوئی گینے کا اندیشہ ہے۔

انسان کو اپنے بچاؤ کے طریقے

چھوٹی نال واسے ریو الوور کو بہتر ہے کہ چبیا ہوا رکھا جائے اور اگر بڑے قطر کا ہو تو اتنا ہو کہ اگر جیب میں رکھ لیا جائے تو اس کی جسامت ایسی نہ ہو کہ اس کا پتہ چل سکے اور ظاہر ہو جائے۔ بعض لوگ بڑے بڑے فوجی ریو الوور بھی رکھنا پسند کرتے ہیں اور تل و داغ کا ڈانٹتے ہیں مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صرف چند فیٹ کے فاصلہ ہی سے چلایا جائیگا۔

یہ کسی جگہ بیان کر دیا گیا ہے کہ ہر ریو الوور جیب میں بڑے اندیشہ کی بات ہے۔ اگر سیفٹی ریو الوور نہ ہو تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ ریو الوور میں ایک کارتوس کی جگہ خالی چھوڑ دیجیے اور گھوڑا اس پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح سب خطرہ اس سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ تر ایسے واقعات ان صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں کہ یا تو گھوڑے کو یکایک دھککا پڑے یا انگوٹھا گھوڑے پر سے پھسلے یا بلبلی پر بے خبری سے ہاتھ پڑ جائے یا ریو الوور پورے ڈاٹے پر چھوڑ دیا جائے۔

استہانینڈوین کے سیفٹی ریو الوور ان خطرہوں سے بالکل پاک ہیں بلکہ ان سے ایسے واقعات

ہونا غیر ممکن ہے اور ہر وقت فوری غیر کے استعمال کے ہی میں جیسا کہ سندرچہ ذیل پر چلیگا
گوئی بیرونی گھوڑا کسی چیز کو پکڑنے کے نہیں ہوتا۔
بلکہ یہ کیسا ہی دباؤ پڑے اس وقت تک نہیں چلیگا تا وقتیکہ چلا تے وقت تم اس کا کوئی اچھی
طرح گرفت نہ کرو۔

بے گھوڑے کا ہوتا ہے اور کوئی اونچی اونچی چیز نہیں ہوتی اس لئے معمولی ریو اور لون
سے زیادہ تیزی سے چلایا جاسکتا ہے۔
یہ جیب میں بہرہ اہل نہایت اطمینان سے رہ سکتا ہے کیونکہ کسی قسم کا دھکا وغیرہ لگ جانے سے
چل جانیکا اندیشہ نہیں ہے ریو اور نیز چوٹے قطر ۳۲ بور ریو اور ۳۲ انچہ اور ۱۲ انچہ لمبے
نال کے بنائے جاتے ہیں۔ مگر آخری صورت کا بائیسکل ریو اور کہلا یا جاتا ہے اور جیب میں
بہت کم جگہ گھیرتا ہے۔

بران کے اوپر جیب میں ریو اور رکھنا غلط بات ہے۔ کیونکہ جس وقت ہاتھ و پاؤں تک جائیگا تو
دشمن ہوشیار ہو جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ اس کا ریو اور پہلے چل جائے۔ ایسے موقع
کے لئے بہتر ہے کہ سینہ کی جیب میں ریو اور رکھا جائے فرض کیجئے کہ کسی ٹیڑے نے تمہارے
مالگا اور چونکہ روپیہ اور نوٹ وغیرہ کے لئے ہی یہ جیب مخصوص ہے تم جیب میں ہاتھ
واکر ریو اور لٹکال سکتے ہو اور اسے شہم نہیں ہو سکتا۔ وہ یہہ ہی سمجھے گا کہ روپیہ لٹکال رہے ہو
اور اس جیب بغیر لٹکالے ہی تم فکر کر سکتے ہو اور دشمن کو مار سکتے ہو۔ یہ سید ہے ہاتھ کی جیب
نہایت ہی موڈون ہے یا جس طرف سے تم آسانی سے لگا سکتے ہو۔ جیب میں سے ریو اور
لگانا اور نہایت تعجب سے کم تعجب چیز بات نہیں اس کے لئے پہلے مشق درکار ہے۔ پہلے
نیچے سے لگایا جائے یا پاؤں کے نیچے سے لگایا جائے۔ لیکن اگر تمہیں اپنے جانی دشمن
کا زندہ پکڑنا مقصود ہے اور اس کو قتل نہ کرنا تو بہتر یہہ ہے کہ اس صورت سے پکڑنے
کی کوشش کرو کہ اس سے اس بات کا تمہیں نہ ہو اور نہ تمہیں ایسی امید رکھنا ہو اور پکڑو تو دونوں
ہاتھ آگے سے پکڑ لو تاکہ ریو اور نہ لٹکال سکے اور ریو اور لٹکانے سے پہلے یہہ ہی اندازہ ضروری
ہے کہ آیا تم ایسا کر سکتے ہو یا نہیں کٹھن کٹھن کے موقع پر اس بات کا خیال رکھو کہ دشمن کی

انہوں نے انہیں علی رہیں اور جہاں تک ممکن ہو دشمن کو اس بات پر مجبور کر دو کہ اس کی ٹکڑی
بچی ہو جائیں یا کسی دوسری طرف دیکھتے پر مجبور ہو اگر تمہیں اس پر کامیابی ہوگی تو تم ہاتھ
آسانی سے مغلوب کر سکو گے۔

اگر درحقیقت دشمن کوئی بد معاش یا ہتیار بند ہے تو سب سے بڑی بات جو تم اپنے لئے کر سکتے
ہو وہ یہ ہے کہ اس کے سامنے اپنا ریوا اور کر دو اس کے یہہ یعنی ہین کہ تم خود چاہتے ہو کہ یا تو وہ
پہلے کوئی مار دے یا تمہارے ہاتھ میں سے ریوا اور چھین لے اگر دراصل تمہارا ارادہ کوئی مایہ
کا ہے تو ایسا کر دو ورنہ ہرگز مت کرو۔

فرض کرو تمہارے پاس ہتیار نہیں ہے اور تمہارے دشمن کے پاس ریوا اور ہے تو یہ کر سکتے
ہو کہ اس کے ریوا اور کو بیکار کر دو یا اس کے کار توں لگا لکڑ پکڑو۔ ایسا کرنے کے مختلف طریقے ہیں
جو نکلے ریوا اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

سب سے بہتر طریقہ ہر حالت میں یہہ ہے کہ ریوا اور کی نال پر ایک زبردست ٹکڑا مارو تاکہ ریوا اور
نیچے گر جائے اور اس وقت اپنے انگوٹھے سے ریوا اور تھام لو۔ اس چالاک کی اس وقت
سے مشق کرو کہ ایک مددگار لو اور اس کے ہاتھ میں خالی ریوا اور دیدو اور اس سے
کہو کہ تمہاری طرف تار کے اور پہر یہہ عمل کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہہ طریقہ کس قدر موثر
اور آسان ہے۔

اگر یہہ ضروری بات ہے کہ یہہ طریقہ دشمن کے مقابل میں مشکل ہے جسے تمہارے
ارادہ کا علم ہی ہو جائے لیکن اگر تمہیں اچھی طرح مشق ہوگی تو تم یہہ عمل آنا فائدہ مند
کر سکو گے اور اس سے سوچنے کا موقع ہی نہ ملیگا۔

اسمیتہ اینڈولس کے ریوا اور اس طریقہ سے بیکار کئے جاسکتے ہیں کہ اس کی نال کا بیج کا حصہ
یکڑ لیا جائے اور تمہارا انگوٹھا کے نیچے اس کا catch پکچ ہو۔ لیکن تمہیں اولیٰ جانب
کہڑا ہونا چاہئے اور سید ہے ہاتھ سے کام لینا چاہئے۔ اس کے خلاف ریوا اور کا پکڑنا تمہارا
پونچے کو سید ہی طرف فوراً مڑ دینا اور تمام کار توں نکل جائیں گے۔

لیکن ویسلی کے جو ریوا اور ہوتے ہیں ان پر اپنے انگوٹھے کو بجائے نیچے رکھنے کے اوپر رکھنا

پا ہے اور اپنے انگوٹھے کو ہتیلی کی طرف دبانا چاہیے۔
New Colts & Smith & Wesson نیو کولٹ اسمتھ اینڈ ریسن جنکا ڈبا نیچے
 سخت ہوتا ہے۔ اونکو ہی تم پر دیکھ سکتے ہو مگر بجائے اپنا پونچا موڑنے کے نہیں اس کے خزانہ کو اپنی پشت
 اور دوسری اونگلی سے ڈکیل دینا چاہئے اور اس وقت پلیمیر (*Plumier*) کو اپنی چوٹی اونگلی
 سے دباؤ مگر اس ساخت کا ریو اور بہ نسبت اونکے جنگو میں نے پہلے بیان کیا ہے مثل سے
 چھینا جاسکتا ہے۔

میں نے ایک اخبار میں ایک مضمون دیکھا تھا جسکی تجویز ایسے موقع کے لئے مجھے نہایت پسند
 آئی اس کا خلاصہ یہ تھا کہ:۔ جب کسی مصیبت کا اندیشہ ہو تو یہ بڑی خوبی کی بات ہے کہ
 ایک بڑا ریو اور اپنے پاس ہو اور ایک چھوٹا۔ دھوکا دینے کی غرض سے بڑا ریو دشمن کی
 طرف بڑھایا جائے کہ اوسکی توجہ اس طرف ہٹی رہے۔ اور چھوٹا ریو اور ٹوپی میں چھپا رہے
 اور اوسکی نگاہ بچا کر تم چپکے چپکے اپنا کام کئے جاؤ اور جب ٹوپی میں چھپا ہوا ریو اور بالکل تیار
 ہو جائے تو تم بھڑکی میں دشمن کے گولی مار دو۔

اگر رات میں کوئی چور تمہارے گھر میں گھس آئے تو چراغ لیکر اسے مت دھونڈو اسلئے
 کہ روشنی میں تمہارے گولی مارنے کا اہم سے خوب موقع ملے گا۔ بہرے ریو اور میں ہلکا ہونا
 چاہئے کیونکہ ایسے موقع پر گھر کی ہی حفاظت مقدم ہے کیونکہ زیادہ بہرے کی گولی اس قدر زوردار
 ہوتی ہے کہ دیوار میں سے پار نکل جاتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ کوئی گھر کا آدمی اوس
 پہوٹ جائے۔

اگر تم گھوڑے پر سوار اور تمہارا دشمن پیدل ہے تو تم ہی فوراً گھوڑے پر جاؤ تر جاؤ گھوڑا
 تمہاری اچھی آڑ ہو گا اور تم پر گولی نہ چل سکے گی اگرچہ زور شور کے ساتھ گھوڑا دوڑا کر حملہ
 کرنا ہی اوسکے اوسان خطا کر دینا لیکن اندیشہ ہے اگر دشمن مستقل مزاج ہو گا تو تمہارا کام
 تمام کر سکے گا۔

اگر دشمن کو مارنا ہی مقصود ہے تو سینہ کا بیج تاک کر گولی لگا دو کہ اوسکے دل و جگر ہنچاؤ
 اور اس میں یہ بھی غریبی ہے کہ انسان سر کو مار کر اسے بچا سکتا ہے۔ اور سینہ کو نہیں

بجاسکتا۔

اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ دشمن کے پاس اپنا ریو اور نہیں ہے اور تمہارے پاس
اچھا ریو اور ہے تو کم از کم ۱۲ گز کے فاصلہ پر سے گونی لگاؤ۔ اسکی گونی اسقدر فاصلہ سے
کوئی کام نہ کر سکے گی اور تمہاری گونی اس کام کا کام نہ کر دیگی۔

یہ مانی سوئی بات ہے کہ اناڑی کے پاس ریو اور ہو اور سجدہ آدمی کے پاس صرف چاقو
تو سجدہ آدمی ہی بہاری ہوگا۔

اگر ریو اور اپنے بستر میں رکھتے ہو تو ہر روز صبح خود ہی بستر میں سے لگاؤ اگر دوسرے
آدمی نے بستر طے کیا تو اسکے جل جانے کا اندیشہ ہے۔

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھو کہ کوئی دوسرا آدمی تمہارے ریو اور اور کار تو سون کو کبھی نہ
چھیرے کیونکہ وہ متسی حفاظت نہیں کر سکتا۔

اندھیری میں ریو اور چلانا

اندھیری رات میں اکثر مواقع ریو اور کام میں لانے کے پیش آجاتے ہیں مگر اس کام
کے لئے خاص طور سے کچھ سفیدی مائل نشان ہونا ضروری ہیں۔ خواہ یہ پہلے سے
قائم کمرے جائین یا ریو اور کے (Stool) میں (Grandma) کی غص سے
چوڑے جالے کہ جس وقت ضرورت ہونے الفور قائم کر لے جائیں۔ اگرچہ اس قسم کی
سفیدی اس وقت نظر آسکتی ہے جبکہ چاندنی ہو یا کوئی روشنی اور سپر رتی ہو۔ بہت زیادہ
اندھیری میں بڑا سفید نشان اور ریو اور کی نال جو کئی طرفوں سے کسی جگہ سے ہو
مصالحہ سے رنگ دیگئی ہو بہت کارآمد ہے لیکن اس بات کا خیال رہے، ریو اور کچھ گھنٹہ تک
کمرے کے پہلے دھوپ میں رہا ہو اگر کسی کیس یا غلاف میں رہا ہو گا تو رات کو یہ مصالحہ
نہیں چمکیگا۔

جب ریو اور کو صاف کیا جاتا ہے تو مصالحہ اوڑھ جاتا ہے اور پھر مصالحہ لگانے کی
ضرورت ہوتی ہے۔ میں اس بات کی صلاح ند لگا کہ تم ہمیشہ اپنے ریو اور پر پینٹ کرتے

رہو جس کا تہین خود بہت خیال ہے اگرچہ پیہ بالکل قابل اطمینان طریقہ رات کے یو الو
چلانے کا ہے۔ مگر اندھیری رات میں کچھ کام نہیں چل سکتا تا وقتیکہ محض آہٹ
یا اندازہ پر یو الو لگانے کی مشق ہو۔

تاریکی میں اندازہ سے کام لیا جاسکتا ہے نگاہ سے کام نہیں لیا جاسکتا۔
تاریکی میں کسی درندہ وغیرہ کو لیٹ کر یا جانور کو آسمان کی سیدھ میں ٹلا کر دیکھ سکتے
ہو مگر تاریکی کی وجہ سے بنائی ہوئی بھی سے نہیں دیکھ سکتے۔



فصل سوم

مولے رات وہاں کے شکار کھیلنے کے طریقے

میدان میں ہرنوں کا شکار گولی و گراں

جاننا چاہیے کہ جہاں جھاڑی کم ہو اور میدان ہموار ہو وہاں ہرن مول بٹھک کر اپنے شکار کے جانے سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ دوسرا طریقہ گاڑی یا تانکہ کی آڑ سے جانور کو قریب بلا کر گولی سے مارنے کا ہے یا کسی سدرے ہوئے گھوڑے یا بیل کی آڑ سے۔ اور جہاں کی قدر گہنی جھاڑی ہوگی وہاں داؤن ہی آسانی سے کر لئے جاسکیں گے۔ صاف میدان میں داؤن کرنا مشکل ہے اور کامیابی دیر میں حاصل ہوتی ہے۔

طریقہ شکار مول معمولی اہندوستان میں عام طور سے شکاری میدانوں میں مول سے شکار کرتے ہیں اور واقعی زیادہ کارآمد اور مفید طریقہ ہے۔ آدمی نہایت ہوشیار چلتا اور چالاک اور ہرنوں کی خوب عادت پہچاننے والا شکاری بن جاتا ہے۔ معمولی قسم کا مول تو معمولی باتیں جانتے والا شکاری ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن ہنسی کا مول جو حلقہ بنا کر بیٹھا جاتا ہے اور ایڑے کا مول جس میں ہرنوں کو چاروں طرف سے گھیرا جاتا ہے کی قدر سمجھنا اور آدمی ہی کھیل سکتے ہیں کیونکہ انہیں ذرا بے احتیاطی عمل میں آجانے سے آدمی ماے جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ انہیں سب سے تجربہ کار شکاری ہونا ضروری ہیں اگر ایک ہی انارٹی شامل کر لیا جائے گا تو مضر ہوگا۔ دونوں قسم کے مولوں کے متعلق مفصل بیان کیا جائیگا۔

معمولی مول اس طرح کھیلا جاتا ہے کہ اگر کم جھاڑی کے میدان میں چھوٹے ہرن شکار کرنا ہیں تو تین چار جتنے ہی شکاری ہوں ہرنوں کا رخ دیکھ کر کہ کس طرف جانیکا ہیں وہی راستہ روک کر تانکہ وغیرہ کی آڑ سے ہر ایک شکاری کوئی تھوڑی سی آڑ یا جھاڑی دیکھ کر ایک

دوسرے نلو گز کے فاصلہ پر گراب بہری ہوئی بندوق لیکر بیٹھ جائیں۔ مگر اسات کا خیال
 رہے کہ وہ جہاڑیان جو آڑ کے لئے تجو نیز کی گئیں ہیں حتی الامکان نیچے سے کم گہنی اوچدنی
 نہوں کیونکہ ہرن شکاری کو اس صورت میں اکثر دیکھ لیتا ہے۔ اور بندوق کی زبردستی
 بچکر ہلک جاتا ہے۔

اگر مول دو تین یا ایک جس قدر ہی کم تعداد میں بیٹھے جائیں گے زیادہ غور اور ہوشیاری
 کی ضرورت ہوگی اس لئے کہ ہرنوں کا خاص رخ اور نگاہ دیکھ کر بیٹھنا پڑیگا۔

جب شکاری ناگہ سے اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتے ہیں تو ناگہ ہرنوں کے رخ کے خلاف
 پشت کی طرف سے ہرنوں کو تھوڑا تھوڑا دباننا شروع کرتا ہے تاکہ وہ مولوں کی طرف ہل
 نکلیں اسے ٹولنا کہتے ہیں

ٹولنے میں یہ بات ضرور ہونا چاہیے کہ جب ہرنوں کا رخ مول کے خلاف دیکھا جائے تو انکو
 دھیل چھوڑ کر اوسکے خلاف سمت سے دبا یا جائے اور جب مول پر سیدھے ہرن یا پر چلنا
 تو حتی الامکان خوب دباننا چاہیے۔ اور ہنر قدرت مارنا چاہیے ایسا نہو کہ وہ کھڑے
 ہو کر اطمینان سے مول کے چہاڑ وغیرہ مشتبہ خیال کر کے یقین کر لیں۔ اگر شکاری ہتھیار
 ہوشیار ہوگا تو خود کو چھپا سکے گا۔ ورنہ یا تو ہرن شکاری کو فوراً دیکھتے ہیں یا صرف
 شبہ کر کے مول سے کٹ کر فاصلہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور اگر برابر ناگہ سے دبا یا جائے
 تو اس قدر مہذب نہیں ہوتی کہ وہ کچھ خیال کر سکیں اور بالضرر دیکھ ہی لینے تو بندوق کی
 زبردستی اور آجائیں گے اور ہل گتے ہوئے جانور دن پر بندوق لگانے کا موقع مل سکیگا۔
 مول پر کبھی غافل نہ بیٹھنا چاہیے۔ اور اپنے برابر دالے شکاری کا جو پہلے بیٹھ چکا ہے
 اچھی طرح جانچ اور اندازہ کر کہہ دیا کوئی خاص نشانی اور علامت ایسی کہ شکاری کے
 صحیح رخ کا علم ہے مثلاً اوس سمت دھڑکی کے دھیلے رکھ لویا د لکھ میں اپنے سامنے کھینچو۔
 اسی طرح اگر اور شکاری بھی بیٹھے ہیں تو ہر ایک شکاری کے رخی طرف اسی قسم کی نشان
 رکھ چھوڑ دیا تہہ ہی اسکے ہرنوں کو نہایت ہوشیاری سے دیکھتے رہو لیکن او نہیں خود
 کو مت دکھاؤ اور ناگہ سے ہی نظر رہے کہ وہ کدہ رہے اور کیا کام کر رہا ہے۔

ہرنوں کی نقل و حرکت پر غور کرتے رہو کہ وہ کدھر رخ کر رہے ہیں اور جس شکاری کے مول کے قریب ہو کہ گزریں وہ یہ پہلے سے اندازہ کر لے کہ وہ واہنی طرف ہو کر نکلے گی یا بائیں جانب جس طرف سے ہو کہ گزریں اوس طرف سے اپنا جسم چراتا چلا جائے اور ساتھ ہی بندوق کی نال پھرتا جائے اور جب تنو یا ڈیر سو گز پہر ہن آجائیں تو ایک مرتبہ اون نشانیوں پر غور کرے جو شکاریوں کے رخ کی طرف بنا کر کہی ہیں اور جب اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ جس طرف بندوق رگای جا رہی ہے۔ اوس سیدہ میں کوئی مول اور تانگہ وغیرہ نہیں ہے تو جانچ کر بندوق لگائے۔

اگر آدمی اور تانگہ وغیرہ کے بچانے میں ہرن کو اتنا موقع ہی مل جائے کہ وہ شکاری کو دیکھ پائے تو شکاری کو چاہئے کہ بے حسن حرکت بیٹھا رہے ایسی صورت میں ہرن تھوڑی دیر غور سے دیکھ کر شہ پہنچتا ہے اور نہیں چکنا لیکن ذرا ہی جسم کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ لے گا تو فوراً ہباگ جائیگا اور یہم ہی قریب قریب ہر جانور کا قاعدہ ہے۔

اگر ایک دوسرے مول کا شکاری اندازہ نہ کر سکے گا اور لگانے سے پہلے اپنے نشان نہیں دیکھے گا تو ضرور خطا پائیگا۔ دوسرے مول کی سیدہ میں بندوق چلا کر مول والے کو نشانہ بنا لے گا۔

چنانچہ اس طرح ایک صاحب ایک مرتبہ مول پر سے گولی لگائی۔ گولی سیدہ میں بریلطف آئی اور میرے بوٹ کو توڑتی ہوئی میری کشت پانکی ہڈی کاٹی ہوئی چلی گئی جو چار ماہ بعد زخم اچھا ہوا ہڈی بالکل نہ ٹوٹی تھی نشان اب تک باقی ہے۔

جون جون ہرن قریب آتے جائیں اونکی نظر سے بچنے کی نہایت کوشش کرتا جائے اور اس درمیان میں بندوق لگانے کی جگہ ہی تجویز کرے جس طرف سے ہرن نکلیں اسے آہستہ پھرتا جائے لیکن ہرنوں سے آٹھ مین کہ وہ دیکھ نہ سکیں اور جب زور پڑا جائیں تو پٹے بندوق ایک طرف نکال لے اوس سیدہ میں جو خانی ہو اور جب ہرن وہاں آئیں بیٹے لیٹے کل دابوے اگر دوسری نال بیٹے ہوئے ہاگتوں پر نہ لگا سکے تو بیٹھ کر لگا بیٹے نے اب تک تقریباً تین ہزار ہرن مارے ہیں جن میں زائد تعداد کالوں کی ہے۔

انہیں جیتے سر کے قریب مول سے مارے ہیں۔

جب کہی کسی اناری کے ساتھ مول بیٹھے کا اتفاق ہوا تو باد جو دوسکوا چھی طرح بھجھا دینے کے اکثر میر سیدہ میں بند روق چلائی مگر میں ہمیشہ احتیاط کرتا ہوں اور کسی طرف سے کہنی ہٹائی یا کسی ٹیلے وغیرہ کی اڑ لیکر بیٹھتا ہوں اور جب ہرن میرے اور اسکے درمیان آجاتے ہیں تو زمین پر لیٹ جاتا ہوں اور زمین سے بالکل چپاں ہو جاتا ہوں اس پر بھی اکثر اوقات میرے سر پر سے گرا بولتے نکل گئے ہیں۔ نیا سیکہ بننے والا جس نے ہرن کم مارے ہوں اور شوق زیادہ ہو جب ہرن اوس کے پاس سے گزرتے ہیں تو بیتاب ہو جاتا ہے اور پھر آدمی کو نہیں دیکھتا شوق میں بلا تامل فرکرتا ہے۔

ہنلی کا یا آوے واہرہ اس طرح ہوتا ہے کہ ہرن کو آوے گول چکر میں گھیر لیتے ہیں۔
خامول اور سپر ہی لائن میں مول نہیں بیٹھتے۔ پہلے طریقے سے اسمین

زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مولوں کو شناخت کرنا اور انہیں یاد رکھنا بڑی ضروری بات ہے۔

اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ جس جھاڑی میں مول بیٹھے ہیں اوس سے آگے چھپکر چلے گئے ایسا نکرنا چاہئے ایسا کرنے سے پہلے دوسرے برابر کے مول دالے کو اشارہ یا سیٹی سے آگاہ کر دے یہ سب باتیں مبتدیوں کے لئے ہیں پرانے تجربہ کار شکاریوں کو ضرورت نہیں اگرچہ یہ مول کے شکار میں موقع کے اعتبار سے نہایت کارآمد اور مفید باتیں ہیں۔

ایسٹریہ کا مول ایسٹریہ اس طرح کیسا جاتا ہے کہ دو چار تانگہ پندرہ بیٹل یا زائد شکاری ایک وسیع حلقہ بنا کر قریب قریب چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور جو جگہ سجاتی ہے وہاں چھپ کر وغیرہ دھوکا دینے کی غرض سے لگا دیتے ہیں۔ تانگہ ہرنوں کو دباتے ہیں اور وہ آدمیوں کی سمت یا چند یونگی جانب آتے ہیں لیکن بند روق جب حلقہ کے باہر نکلتے ہیں اوسوقت لگائی جاتی ہے حلقہ سے نکلتے ہی جب پشت پر آ جاتے ہیں تو پہلے ہرن کے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو بند روق لگادی جاتی ہے اور اوسکے گرتے وہ سب کے سب لو نگہ دوسرے مولوں کی طرف جاتے ہیں اسی طرح چاروں طرف سے بیٹھے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیٹل ہرنوں کی

دارمین سے دو تین بجکر جاتے ہیں قریب قریب سب مارے جاتے ہیں ۔
 اٹرہ کے مول میں بڑی ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے اور اس شکار کے کھیلنے
 والے تجربہ کار شکاری ہونا ضرور ہیں کہ بتیاب ہو کہ فوراً حلقہ کے اندر فرنگین بلکہ بڑے
 ضبط سے کام لیں اور پہلے ہرنوں کو حلقہ سے باہر نکل لینے دیں یا اسوقت فیر کریں جب
 ہرن جھنڈیوں کی سیدھ میں ہوں ۔

حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ دانی ریاست ٹونک کے مامون صاحب صاحبزادہ محمد
 صاحب مرحوم اس ریاست میں نہایت مشہور اور تجربہ کار شکاری تھے اور انہوں نے
 اپنے پاس نہایت ہوشیار بڑے بڑے شکاری ملازم رکھے جو بڑے تھے وہ اکثر اٹرہ کے
 مول کا شکار کھیلا کرتے تھے اور نہیں تو بڑے ہرنوں کی بھی ڈال مچاتی تھی تو سب کے سب
 ہرن مار لیتے تھے اور ایک ہی بجکر نہیں نکلتا تھا ۔ اس طریقہ سے روج وغیرہ بڑے
 ہرنوں کا بھی شکار کیا جاسکتا ہے ۔

داؤن کرنا اگر شکاری پیدل ہو اور دور سے ہرنوں کو دیکھے تو کوشش یہ کرنا
 چاہئے کہ آڑ لیکر جہان تک ہو سکے خود کو اون کے قریب پہنچائے اور نہیں خبر تک نہو
 یہاں تک کہ موقع سے فیر کیا جاسکے اور مارے جاسکیں ۔

داؤن کرنے میں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے اسلئے کہ انسان تو وحشی نہیں بہم
 تو بڑے بہت کھٹکے پر غور ہی نہیں کرتا اور جانور چونکہ وحشی ہے تو وہ بہت ذرا سی حرکت
 اور کھٹکے کو سن لیتا ہے اور فوراً چوگنا اور پریشان ہو جاتا ہے کہ آدمی نہیں سمجھ سکتا
 لہذا داؤن کرنے میں بڑی احتیاط برتنا پڑتی ہے ۔

اگر آدمین آہستہ آہستہ بڑی خوبی سے بڑھو حتیٰ الاسکان ہوا کا رخ بچا کر اور آفتاب کو پس
 پشت لیکر بڑے جہان چوٹی چوٹی جاڑیاں ہوں وہاں بیٹھ کر مالیت کر بڑھنا چاہئے
 یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی جلدی نہ کجائے ۔ اس خیال سے کہ جانور سامنے کھڑا ہے
 اور ہمیں نہیں دیکھتا ۔ یہ غلط ہے ۔ بلکہ بڑی ہوشیاری سے پیچھے پیچھے یا چاروں ہاتھ
 پیردن سے سبک کر یا لیت کر شکار کے قریب پہنچنا چاہئے ۔ اگر یہ فاصلہ مارا مارے

کر کے اور گہرا کے ہوئے پہونچے تو جانور کو آسانی اور سہولت سے دیکھنا نصیب نہوگا۔
بصرہ شوق اور خوشی جب بندوق لگانیکو ادھر رگے تو ممکن نہیں کہ جانور کی سواہی پاسکو
چونکہ وہ آپکی تیزی سے چلنے کا کہنا ممکن نہ ہوگا کہ معلوم کرنا شروع کر دیگا تم اپنی ہی امن
میں لگے ہو گے اور تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہوگا۔ اور جب تک کہ تم بندوق لگاؤ شکا پرین
ہو جائیگا۔ تمہیں تعجب ہوگا اور مایوس ہونا پڑیگا۔

داؤن کرنے میں روپ سول یا بغیر اثری کار بر سول بوٹ ہو کہ زمین پر کھڑا ہو اور سخت زمین
کا کوٹ اور برس نہو۔

صرف دنل ہاؤ گز اچھا موقع دیکھ کر اور اثریکر نہایت آہستگی سے بڑھو۔ اور چھپے ہوئے
جانور کے خیالات برابر معلوم کرتے رہو۔ اگر شکار کو ذرا ہی پریشان دیکھو تو خاموش ہو جائے
جب چرنے یا دوسرے خیال میں مصروف ہو جائے تو پھر بڑھے۔ جسوقت جانور کو ہر کر چلائے
تو اس بات کا فیصلہ ہی اسی وقت خراب سمجھ کر لے کہ یہاں سے اب فلان جھاڑی کی آڑ
لینا چاہئے جس جھاڑی کو اپنے کافی چھپنے کے لائق سمجھتے ہو۔

نیز سب جھاڑیاں اور آئین نظر میں رکھے۔ چون جون لٹکار سے قریب ہوتا جائے
آپنی رفتار آہستہ کرتا جائے اور جانور کو دیکھ کر کام کر لے۔ موقع پر ہنچ کر سانس کو تھوڑا قابو
میں کر کے بندوق وغیرہ سنبھال لے اگر جانور وہاں سے بڑھنا چاہے تو اطمینان سے
اچھی طرح جانچ کر بندوق رکالے۔ اگر قایم اور بے فکر دیکھو تو خوب سہولیت سے سانس کو
قائم ہو جانے دے پر بخوبی ایم (aim) کر کے یعنی ملا کر فیر کرے۔ میرے نزدیک تو اگر
زور پر پہونچ کر جانور کو بیفکد دیکھو اور آگے کوئی عمدہ آڑ دیکھو تو ہرگز جلدی نہ کرے اور
حتی الامکان اور قریب ہونے کی کوشش کرے جہاں تک ہو نزدیک سے لگائے
پہ خودی ہے داؤ کی کپچاں یا انشی گز سے بندوق لگائے۔ اکثر داؤ کے موقع پر
ایسے جھاڑیاں درخت آجاتے ہیں جو اوپر سے تو بڑے گنجان ہوتے ہیں اور نیچے سے
چھپرے تو شکاری اوپر کے حصہ کی آڑ کافی سمجھ کر شکار کا تعاقب کرتا ہے اور جانور کو
آڑ میں ہوتا ہے اور دکھائی نہیں دیتا اسلئے بڑھے چلا جاتا ہے۔ لیکن جانور سر ہٹا کر

شکاری کی ٹانگیں حرکت کرتی ہوئی درخت کے نیچے کے چہرے حصہ میں سے دیکھ کر
 بہاگ جاتا ہے اور کوشش بیکار جاتی ہے۔ جسکو شکاری پہنچ سکیگا کہ کیا بات ہوئی یا نہیں
 ہو جاتا ہے اور سبب اسکا مرقومہ بالا ہوتا ہے۔ اسوجہ سے چاہئے کہ داؤ کے واسطے ایسی
 جھاڑی یا اڑتھیز کرنے جو جڑ میں سے ہی مثل اوپر کے گنجان ہو اسواسطے کہ جانور وحشی
 آدمی سے دس حصہ زیادہ باریک دیکھ سکتا ہے اگر اسکو تھوڑا شبہ ہو جائے تو۔
 بڑے ہرنوں کے بہ نسبت چھوٹے ہرنوں پر داؤ کرنا زیادہ مشکل ہے اور جسطرح ہرنوں
 پر داؤ کیا جاتا ہے وہی طریقہ دوسرے جانوروں کے لئے ہی جو اس قسم کے ہوں۔
 چنانچہ بہت سے یورپین بڑے بڑے شکاریوں نے بڑے بڑے تیر کے رائیفلون سے
 ماتئی گینڈے آسنے وغیرہ ہی اسی طرح شکار کئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خوفناک جانور
 ہوتے ہیں تو ان پر زیادہ اطمینانی رائیفل سے اپنی بچت کر کے داؤ کرنا ضروری ہے
 اور ۳۰ یا ۴۰ گز سے کوئی لگائی جاتی ہے تب ہلک ہوئی ہے۔

مانے یا درخت پر مچان سے رائے شکار کیلئے کے طریقے

رات کو ہرنوں کا شکار زیادہ تر مانے میں میٹھ کر کیلا جاتا ہے اور درندوں کا شکار
 مانے سے کہ لیکن مچان سے یا خاص قسم کے مانے سے کیلا جاتا ہے۔
 مالا | مالا ایک گول گڑھا اسقدر گہرا کہ آدمی جس میں بیٹھے تو صرف آنکھوں تک حصہ
 باہر رہے اور تمام جسم اندر ہو۔ گڑھا جسقدر چاہو چڑا ہو کہ دو تین آدمی بیٹھ سکیں لیکن
 گہرا اسقدر ہو کہ بیٹھ کر سطح زمین دیکھ سکے تاکہ جانور آتا جاتا دکھائی دیا جاسکے۔
 یہ ہر قسم کے ہرنوں کے لئے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے اسے موقع پر کھودا جاتا ہے
 کہ زراعت کو منگائیگی ہرن چنے وغیرہ کے کہیت وغیرہ میں۔ اون میں چھوٹے ہرن اور روج
 ستار۔ چیتیل وغیرہ ہی رات کو جھاڑی سے لٹک کر چھوٹے کو اتے ہیں۔ دن میں اور۔ نیکے
 کہو جون اور کہیت میں نقصان دیکھ کر موقع چھوڑ کر لیا جائے اور مانے کا فاصلہ کہیت
 وغیرہ سے اسقدر ہو کہ ۲۰ یا ۲۵ گز سے بندوق چل سکے۔ شام سے ادس میں

بیٹھ جانا چاہتے۔

اسی طرح جانوروں کے آنے جانے کا راستہ کہو جون سے دیکھ کر مالا بنا لے اسے آگوت کہتے ہیں۔ یہاں زیادہ ہوشیاری سے بندوق چلتی ہے۔ پانی پر موسم گرما میں تمام جانور پانی پینے آتے ہیں وہاں بھی کہوچ دیکھ کر مالا بنایا جاتا ہے۔ جب پانی پیکر جانور چلتے ہیں تو مارے جاتے ہیں۔ پانی پر مالے میں ہر قسم کا جانور جو اس جنگل میں ہوتا ہے پانی پینے آجاتا ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میرا آدمی میرے برابر مالے میں ہرنوں کے شکار کے لئے بیٹھا ہوا تھا ایک تین روہ دیکھتا ہوا اوسپر آ رہا تھا اور جب وہ چار قدم کے فاصلہ تک آگیا تب وہ سمجھا کہ تین روہ ہے اور فوراً اپنی بندوق سہانی بندوق میں بڑے گراب ہرے ہوئے تھے اتفاق سے اوسکے اوسان قائم رہے۔ اور اوسنے تین روہ کا اچھی طرح منہ ملا کر اندازہ ڈیڑ گز کے فاصلہ پر سے چون بھی کھا دسے ذرا رک کر اور اوپر کر دیکھا بندوق چلا گئی۔ تمام گراب منہ اور سینہ پر لگے اور بارود کے پیسے تک اثر ہوا وہ تڑپ کر دس قدم پر جا کر گرا اور دوم تبہ چلا کر گر گیا۔

پنچر کا مالا | خوفناک درندوں مثلاً شیر وغیرہ کے واسطے مالے کے یہ ترکیب بھی اچھی ثابت ہوئے ہیں اور اسطرح کے تین روہ مار کر دیکھے گئے ہیں۔

وہ ترکیب یہ ہے کہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کی مثلاً خون کا کم از کم تین گز چوڑا اور ساڑھے تین گز لمبا پنجر اسانایا جائے جو اوپر پتھری کے مضبوط تختوں سے ٹیما ہوا ہوتا چاہئے۔ اور اتنا اونچا ہو کہ آدمی بخوبی اوسمیں بیٹھ سکے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ایسا کہ جہہ ٹکڑے الگ الگ اور نہایت مضبوطی سے جب چاہو جوڑو اور پنجر اٹالو دوسرا جو ٹکڑے ہو سکے لیکن اسے ہر جگہ لیجا نا دشوار ہوتا ہے۔ گاڑی وغیرہ میں لیجا یا جاسکتا ہے۔ اسمیں ایک طرف کھڑکی ہوتی ہے جسمین سے شکاری اندر چلا جانے کا رہ کے قریب یا پانی پینے کی جگہ عمدہ موقع دیکھ کر ایک گز لمبا کہو دا چھتے جنمیں وہ سب ٹھیک بیٹھ جائے صرف اسقدر باہر رہے کہ آدمی کا منہ ٹھوڑی تک

یا گردن تک اونچی رہی کہ سطح زمین دکھائی دیا جائے اور بندہ وق ہر چیز پر لگا کر خوبی فیر کر سکے اور کھڑکی کا حصہ پشت کی جانب رکھا جائے جدھر سے جانور کے آمد نہو وہ ڈھولان کہو داجا کہ آدمی اور سین سے آتر کہ کھڑکی میں سے اندر بیٹھ جاؤ بعد کو اوسپر کانٹے وغیرہ لگا دے جائیں۔ اور چھت پر بھی جھاڑیاں وغیرہ ڈال دیجائیں تاکہ زمین معلوم ہونے لگے۔ سنا اور ہر دو پہلوؤں پر بھی جھاڑیاں ڈال دیجائیں کہ جانو کو شبہ نہو لیکن موقع موقع سے ضرورتوں کا لحاظ کر لیا جائے تاکہ جانور کو دیکھنے اور بندہ وق لگائے میں آسانی ہو۔ اوسکے بعد نہایت اطمینان سے بندہ ہڑک بیٹھ جاؤ کھڑکی بند کر کے اندر سے گنڈا لگا لو۔ خواہ قفل ڈال لو۔ پھر کوئی اندیشہ نہیں اسلئے کہ جانور اگر اگر اوسکے لپٹ ہی جائیگا تو اس حصہ میں فیر کر کے تم اوس کا فیصلہ کر سکو گے۔ نہایت اچھا طریقہ ہے اور اسکو جو صاحبان مالہ دیکھینگے تو اؤ کو بعد تجربہ کے ثابت ہوگا کہ یہ نہایت اچھا طریقہ ہے بہت پسند کریں گے۔ میں نے ایک مقام پر اس طرح کا شکار کہلا اور دو تین ٹینڈوے بڑی آسانی سے مارے۔ سامر بھی شبہ نہیں کرتا۔ اگر سچا مار شکاری اوسکو ترتیب سے جالے۔ چنانچہ میں نے سامر بھی اس طریقہ سے مارے ہیں۔ سامرون وغیرہ کے واسطے جہان بہاؤ کے قریب جھاڑی میں پانی پر مالا ہوگا وہاں وہ درندہ شیر و بچہ وغیرہ ضرور آتے ہیں۔ میری رائے میں معمولی بندہ وق معمولی مالے پر سے شبکو ہرگز فیر پر نہ لگانا چاہیے۔ مرقومہ بالا پھر سے نامالہ بہت کارآمد ہوگا۔

زمین دوز مالا

شیر کے لئے زمین دوز مالا ہی بنایا جاتا ہے جو ککڑیوں سے پاٹ کر مٹی بچھا کر ہموار کر دیا جاتا ہے اور اس میں روزن رکھ دے جاتے ہیں۔ یہ جانور کے بہتہ کی طرح ہوتا ہے اس میں ایک راستہ رکھا جاتا ہے جو کہ بیٹھنے کے بعد کانٹوں سے بند کر دیا جاتا ہے اس مالے میں سے بندہ بھلاؤن کے شیر پر بندہ وق لگانا نہایت مناسب ہے۔ لیکن دھن گڑ سے رائد دور نہیں چلا سکتے۔

مالا جب تیار کرایا جائے تو مٹی و دیر پھکوانا چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو زمین کے ہموار مالا ہو
 ورنہ جانور شبہہ کر کے ٹل جاتا ہے اسلئے اگر جھاڑی کے قریب مالا ہو تو چاروں طرف تھوڑی سی
 باہر کی سوکھی مٹی سے تقریباً چار انچ کی ڈول بنوائی جائے اور اوسمیں روزن رکھ دے
 جائیں اگر مالا میدان میں ہو تو بالکل زمین دوز ہونا چاہئے اور زمین کاٹ کر روزن
 بنائے جائیں۔ سردی کے موسم میں صرف سامروں کے لئے پانی پر مالا کھودنا چاہئے
 چونکہ یہ سردی میں روز پانی پیتا اور کچھ عین ٹوٹتا ہے۔ اسلئے بندھا ہوا پانی پیراتا ہے
 سامرات کو ہمیشہ ہوشیار رہتا ہے ہٹوڑا سا اشارہ پا کر یا محض سانس سے چونکتا ہو کر
 ایک آواز دوز سے نکال کر ہلکا جاتا ہے۔ اسوجہ سے اسے رات میں مارنا مشکل ہے۔
 ہر لون میں چوٹا ہرن یعنی چکارہ نہایت ہوشیار رہتا ہے۔ رات کو جب ماے میں ہلکی
 اتفاق ہو تو کوٹ وغیرہ ملائم کپڑے کا پہنا چاہئے۔ کہ رگڑ سے آواز نہ ہو۔ اس لئے
 بہت سے موقع ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں۔ اور بندوق کو ایسے ڈھب پہلے سے بٹھتے ہی
 چانچ کر جو طرف ملا کر جانور کی آمد کے موقع پر کھیلے کہ قوت پر استی سے بندوق اڑتا کہ ملا
 جاسکے اور جانور کو تمیز نہ ہو سکے۔

مٹی وغیرہ پہلے سے صاف کر لیا جائے کہ بندوق اڑتا ہے وقت ماے میں نہ گورے
 جسوقت جانور قریب آجائے اور ماے پر شبہہ نظر ڈالے تو بالکل خاموشی اختیار کر لی جائے
 اور اس وقت تک ساکت بیٹھا رہے جب تک کہ جانور اپنا خیال نہ بدلسے۔ اور جب وہ
 دوسرے طرف متوجہ ہو تو اچھی طرح بندوق جانچ کر لگائے۔

شبکو چاندنی اور اندھیرے میں شکار

رات میں بندوق پر سائٹ لگانے کی عام اور آسان ترکیب یہ ہے کہ روی کی پتی سی
 جی بنا کر موسم سے فرشی (Rib) کے آخری حصہ (Fore sight) یعنی کچی پر چکالے
 بندر بھوم کی مٹیوں کے اور اوپر تیل پتل جو نہ لگا دیا جائے اگر بائیں اور صفائی سے اس طرح لگائی
 جائیگی تو نہایت اچھی دکھائی دینے والی ہوگی چاندنی میں گلو سنگ نیل فور سائٹ۔ جو۔

(Gloaming Enamel Foresight) رائیفل یا رائیفل جیسے بھی
 دانے کوئی چہرہ کی بناؤ توں کے واسطے ہی مخصوص ہے بڑی کار آمد ہے۔ یہ ایک پتلی سی لمبی
 نلکی رائیفل کی بھی کے دانے سے چار حصہ کے قریب زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ جسمین شگاف ہوتا
 ہے اور اندر جہاں ٹپ (Tip) کہی کا ہوتا ہے۔ جس پر نظر پڑتی ہے۔ ایم کم کرنے میں ایک
 سفید دانہ ہوتا ہے جو ہر رائیفل کے اصلی بھی پر پڑ سکتا ہے۔ سچاے بیڈ کے (Bead) دانہ کے
 یہ دانہ شکر چاندنی میں چمکتا ہے لیکن ہیڈ آف فور (Set of four) جو پندرہ روپیہ
 میں آتا ہے وہ یک قدر تھیک ہے لیکن چاندنی ہو تو روئی کی لگائی ہوئی کہی اوس سے
 بہتر ہے۔ رات کے لئے اور بھی ساٹ ہوتے ہیں مثلاً رائیفل کے لئے ولیشن نامٹ ساٹ
 (Weston night Sight) یہ بھی چاندنی میں خوب کام دیتے ہو متذکرہ بالا
 ساٹ میں نے استعمال کر کے دیکھیں صرف چاندنی ہی میں کار آمد ہیں لیکن اندر ہیرے میں
 بالکل بیکار ہیں نیز چوٹے نال کے رائیفل پر عمدہ کام دیتے ہیں اور خوب دکھائی دیتی ہیں۔
 قریب بھی دار دید بان ہونے کی وجہ سے چہرہ کی دونوں کے واسطے رات کے استعمال
 کے لئے آئی ڈیل نامٹ ساٹ (Ideal night Sight) ایجاد کی گئی ہیں جو آسانی
 پر بند و ق پر چڑھ اور آتر سکتی ہیں۔ ان معمولی ساٹ میں سب سے عام اور کم خرچ طریقہ روئی کی
 کہی بنانے کا ہے جو ادھر بیان کیا گیا ہے۔ میں نے ہمیشہ اسی ترکیب سے شکار کیا ہے
 اگرچہ کہی قسم کے نامٹ ساٹ میں نے منگو رکھے ہیں لیکن جب خوب چاندنی ہوتی ہے تو
 استعمال کر لیا کرتا ہوں ورنہ روئی کی کہی ہی سے کام لیتا ہوں۔
 برقی نو ایجاد ساٹ بہت اچھی ہیں۔ اوڈانے رات کے استعمال کے لئے ایک ڈوٹ +
 (Rooda light) ساٹ ایجاد کی ہے یہ بہت عمدہ ہے ایک لائن کے
 وہاں "لیونر ساٹ" ایجاد ہوئی ہے جو نلکی نما ہے اور بذریعہ کلپ دید بان یعنی بیک
 ساٹ اور اس سے آگے چند سیکنڈ میں کلپ پر لگادی جاتی ہے۔ اور اندر ہیرے
 میں خوب کام دیتی ہے۔ دید بان اور بھی اس قدر صاف دکھائی دیتے ہیں کہ اچھی طرح
 ایم کرو اور ۲۵ فٹ تک روشنی خوب ڈالتی ہے شیر وغیرہ خوفناک جانور دن کے رات

کے شکار کے واسطے یہ نہایت عمدہ سائٹ ہے اندھیرے میں جس قسم کا ہی کالا کھود آجکا
 حتی الامکان نشیب میں چاہئے کہ جانور اوپر سے آئے تو آسمان کے خلاف صاف دکھائی
 دے اور تمیز ہو سکے۔ اور اندھیرے کا کالا کھودتے وقت یہ بھی خیال ہے کہ جانور دن کی
 آمد کی طرف پس پشت یا اطراف و جوانب میں کوئی چیز آفتی کو چھپا نیوالی حامل نہ ہو مثلاً
 کوئی بڑا گندا درخت پہاڑ یا پتلا کہ جانور ہرن وغیرہ کا قد آسمان کی سپردھ میں نہ دکھائی دیا
 جاسکے۔ اور ادھ کی تاریکی میں ملکہ چپ نہ جائے۔ کیونکہ جسم کا تمیز اسی وقت ہو سکے گا جب
 جانور آفتی کے خلاف نظر آئیگا۔ اگر کالا اوپر ہو گا اور نشیب میں ہو کر جانور آئے گا تو جانور
 دکھائی نہ دے گا بلکہ وہ مارے کو دیکھے گا۔ اور بہاگ جائیگا۔

بالکل تاریکی میں ردی اور چونہ کی بنائی ہوئی ہکی اگر کچھ دکھائی دیتی ہے تو پتھر کی دوانی
 یا سپرٹیاکس میں چونکہ انہیں قائم دیدبان نہیں ہوتا۔ اور فرشی صاف ہوتی ہے۔ اسلئے
 ان بندوقون کو اس موقع پر استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور رات کو لٹھال گونی استعمال کرنا
 اور یہی بہتر ہے۔ یا سپرٹیاکس میں ادھ کی گونی میرے نزدیک رات کے واسطے
 ہٹیک نہیں کیونکہ سٹاک گن نہایت آسانی سے ملنے دانی ہوتی ہے اور ہٹکی ہوتی ہے۔
 شیر وغیرہ کا مالا بنایا جائے مجبوری پر تو پٹا ہوا مالا اسی طرح نشیب میں ہونا چاہئے
 لیکن بڑی احتیاط سے تیار کرنا چاہئے۔ بہر حال ہے خوفناک بات اور درخت پر سے
 شیر مارنا اطمینان کی بات ہے پٹا ہوا مالہ سردی کے موسم میں تو کچھ ہٹیک ہے لیکن گرمی
 میں شیر ٹیکا نہیں کیا جاسکتا۔

آدم خورہ شیر رات کے وقت اگر آدمی کو لجا کر سبقت کر لیا کہ (خواہ توڑا سا ہی کہائے) چلا جائے
 تو چوہا مارے مولشی مارے شیر کی طرح ہر دوسرے وقت اپنے مارے ہوئے شکار پر کھانگو
 نہیں آتا بلکہ سفدر ہوشیار ہوتا ہے کہ اس گاؤں کے حدود چھوڑ کر دور نکل جاتا
 ہے۔ اور دوسرے گاؤں کے اطراف میں آدمی شکار کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ہی عمل کرتا رہتا
 ہے کہ مارتے ہی آدمی کی سرن اور ران کا گوشت کھا کر چلا جاتا ہے۔ اور سفدر کہاتا ہے
 اسی وقت کہاتا ہے۔ بہر حال نے نہیں آتا۔ اس لئے رات کو وہ شیر کی طرح اوسکے

گارسے پر مارنے کے لئے بیٹھنا بیکار ہے۔

اگر کوئی شوقین شکاری اپنی رات کی نیند حرام کر کے خاموش بیٹھنے اور شکار کھیلنے کا مذاق رکھتا ہو تو شیر سے جان کی حفاظت کے لئے چھپنے کی جگہ خواہ مالا یا اور کوئی بچت کی جگہ قابل اطمینان ہو نا ضروری ہے۔

اپنی بچت دیکھ کر گارسے یعنی شیر کے مارے ہوئے جانور سے دُش گز کے فاصلہ پر جگہ بخیر کرے یہ کام سہ پہر سے پہلے پہلے افراہم پا جائے۔ کیونکہ شام کے پانچ بجے کے بعد سے شیر کے آئینہ وقت ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ گارہ دور جنگل میں کیا ہو۔ ورنہ اکثر قریب آدھی گندہ آتا ہے کہی پہلے ہی اگر آبادی کے قریب میں گارہ کیا ہو۔

دورخت پھولا باندھ جاتا ہے۔ میرے نزدیک زیادہ بہتر نیند اس لئے کہ درخت کے نیچے اور ڈالوں وغیرہ کا سایہ اس قدر گہنا بندوبست کی نال پر پڑتا ہے کہ تاریکی میں ساٹ نہیں دکھائی دیتی اس کے واسطے حجام بہتر ہے۔

محبان

پانچ پانچ انچ قطر کے موٹے لکڑی کے ٹپے اور بارہ فٹ لمبے مثلث شکل میں سطح نصب کیے جائیں کہ ہر ٹپے کا فاصلہ ایک دوسرے سے چار فٹ ہو اور ہر ٹپے کا موٹا حصہ زمین میں گہرا گہرا ہو جب یہ مضبوطی سے گاڑ دے جائیں گے تو اب انکی اونچائی دس فٹ رہے گی۔

مضبوط ڈنڈے مثلث ہی فاشکل میں مضبوطی سے اوپر باندھے جائیں کہ نہ تو جھونکس کہا سکیں اور نہ ٹوٹ سکیں۔ چوٹی سے نیچے ایک فٹ کے اندر اندر مضبوط ڈنڈے اور باندھے جائیں اور سیدھی سیدھی لکڑیاں اور رستیاں ان میں آڑی ٹیڑھی قریب قریب باندھیں جائیں تاکہ ایک مضبوط سطح بیٹھ جائے۔ اور اوپر ایک موٹا بندہ بچا دیا جائے جس پر شکاری بیٹھ سکے۔ اگر اس سے ہی زیادہ اہتمام کیا جائے تو ایک چھوٹا سا ٹرن اسٹول رکھے۔ اور اوپر بیٹھے اس میں ہر طرف گھومنے میں آسانی رہے گی۔

ہری ہری ڈالیان متوازی خطوط میں دو بانس کی سیدھی لکڑیوں کے ساتھ چاروں طرف
باندھی جائیں۔ ڈالیان اس قدر اونچی ہوں کہ شکاری کی آنکھوں سے نیچے تک جسم چھپا رہی
اور چاروں طرف ایک ٹٹھی سی بن جائے تاکہ شکاری شیر کی نظر سے چھپا رہے۔ اور شیر
کو درخت کا دھوکا ہو اور خود آسانی سے دیکھ سکے۔

جب شیر مانگے میں ہانکے والوں کے آگے آگے بول براتا ہو تو وہ اوپر درختوں پر بہت کم دیکھتا
ہے بلکہ سطح زمین کو گہری نظر سے دیکھتا ہوا بڑھتا ہے۔ لیکن جوقت گارے پر آتا ہے
تو نہایت ہوشیار اور چوکنا ہوتا ہے اور ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے
شکار کو کہاں شروع کرے۔ اپنے تمام شبہات مٹا لیتا ہے اور جب اسے اطمینان ہو جاتا
ہے تو جہان اوسکا مارا ہوا جانور پڑا ہوتا ہے۔ اس جگہ اگر کہاں شروع کرتا ہے ورنہ کوئی
پکڑ کر کھینچے دوسری جگہ لیجاتا ہے۔ اور یہی ضروری ہے کہ رات کو شکاری شیر کے واسطے
کم از کم زمین سے دس فٹ اونچا بیٹھے ورنہ شیر اوسکی بو لے لیتا ہے۔

شیر کے مالے میں یا چمان پر دو آدمی ہونا بہتر ہوتے ہیں کہ آدھی رات تک ایک جاگے اور
پھر دوسرا ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ شیر اگر چھپکے سے اپنے مارے ہوئے شکار کو لیجاتا ہے
اور شکاری سوتا رہتا ہے۔ اسے خبر ہی نہیں ہوتی۔

رات کے وقت بھی پر لگانا کو ایک چھکیلے پیٹ کی بوتل عمرہ ڈاٹ لگی ہوئی تنکا بجائے
یہ اچھا کام دیتی ہے اور کئی سال تک کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ یہ تاروں کی روشنی
میں نورسائٹ یعنی کبھی کو دکھاتی ہے۔ اسے لیومینس پیٹ (Luminescent) کہتے
ہیں۔ آدم خورہ شیر کے واسطے نیچے مالے میں بیٹھے کا کبھی ارادہ نہ کرنا چاہئے اس لئے
کہ وہ فوراً بویا کر نہایت بے معلوم طور سے اگر ایک دم حملہ کرتا ہے۔ اور شکاری مارا
جانا ہے اوسکا آنا کسی طرح معلوم نہیں ہوتا بلکہ معمولی شیر ہی اگر مالے کے عقب میں سے
رات کو آئے تو بالکل آہٹ معلوم نہیں ہوتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ میں شب کو مالے پر حیتیل سام کے واسطے بیچ ندی میں
بیٹھا ہوا تھا دن میں دو روز تک کے کھوج مالے کے پشت کی طرف رہا دے پر شیر کے

دیکھ لے گئے تھے اور اس نیا پر لوگوں نے جیسے ہر چند کہا کہ خیر روز بہان سے آتا جاتا ہے
 آپ نہ بیٹھیں ڈھاوے پر جو درخت ہے اس پر ہم کہاٹے باندھے دیتے ہیں نیچے پگڑی
 ہے خیر نکلے تو مار لینا۔ لیکن ہوا کی وجہ سے کوچ کچھ مٹے ہوئے معلوم ہوئے۔ اور
 پانی اس درخت سے سو گز کے فاصلہ پر تھا اور وہاں ستر چیتلوں کے کوچ بے انتہا تھے
 اندر اے دل بچا یا اور خیال کیا کہ اگر خیر نہ آیا تو بیکار یہاں بیٹھا رہنا ہو گا۔ اور سامر وغیرہ
 کو درخت سے پانی پینے جاتے ہوئے دیکھ کر رنج ہو گا۔ اس سے پیشتر دو روز تک برابر بیٹھے
 ماندھے اور جب شیر نے مارے تو اس وجہ سے اور سی مایوسی ہو گئی تھی ابہر حال میں گئے
 کیا کہنا نہ مانا اور نیچے ملا کھد اکرا اور کچھ پتھروں سے چو اکربانی کے قریب بیٹھا میرے
 ساتھ ایک بوڑھا پھرت تھا۔ پشت کی طرف ایک کانٹو دار کیکر کا درخت تھا جو سوا گز اونچا
 اور جڑ میں سے پہلا ہوا تھا یہ درخت مانے کے بالکل قریب تھا میں نے مزید احتیاط کی غرض
 سے اس کے چاروں طرف خوب سو بکے کانٹے چھاڑے وغیرہ لگا دیے کہ صرف سامنے پانی کی
 جگہ کھلی رہے باقی تمام طرف پشت اور بغلوں کی طرف ڈیر لگنے کے قریب چارے سروں کے
 اونچی ٹھٹی سی ہو گئی تھی کہ درندہ شیر وغیرہ کا اندیشہ نہیں رہا۔ اس وقت کا سماج قریب
 عجیب مجرذباتا موسم گراما کا ہنڈا وقت ہو گیا تھا سامنے کھارہ پر دوڑے چیتل پہرے
 نظر آتے تھے۔

اب تاریکی چاندنی سے بدلنا شروع ہوئی اور دور کا جانور دکھائی دینا موقوف ہو گیا
 محض چیتلوں کی کو۔ کو کی خوش آئند آواز سامروں کی ٹانخ ٹانخ کی دل خوش کن
 بولی اور ریچون کا آپس میں لڑنے وقت عجیب عجیب قسم کی ہتھاک مختلف آوازیں نکالنا
 یہ سب باتیں ایک شوقین شکاری کے دل کو اور خصوصاً مجھے شوقین کو بڑی ہل سی
 معلوم ہوتی تھیں کہیں تیندو لگا غرغون غرغون گونجے والی آواز نکالنا کہیں اور
 جانور کی مختلف آوازیں۔ جیگر وکا جینکارنا اور ایک پرند جیکے کا چہچہا چپ کہہ کے ادھر
 ادھر ہوا میں اوڑنا جنگل کی سائیں سائیں دل میں کچھ عجیب کیفیت پیدا کرتے تھے
 اور میں بڑی بے صبری کے ساتھ بڑے شکار کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک چیتلوں کی رار

پانی پینے اور تری اور تجھے دور پانی پیکر چلی گئی۔ میں ہچکے کا قصہ بیان کر رہا ہوں یہ ریاست جہالا وار کا علاقہ تھا۔

اب تقریباً رات کے آٹھ بجے تھے اور سام آ رہے تھے کہ یکا یک ایک بہت بڑے سینگور کا سامر جیسے انٹی گز کے فاصلہ پر ٹہر کر ہماری پشت کی طرف غور سے دیکھ کر اور ایک آواز لگا لکھ بھاگ گیا اور ستم تھی اور سب سامر بھاگے میں نے اپنے ساتھی پہرے سے اس کا سبب معلوم کیا چونکہ وہ ایک بوڑھا تجربہ کار جنگل کا محافظ تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ ضرور کسی بڑے جانور شیر وغیرہ کو دیکھ کر یہ بھاگے ہیں جو بہت ممکن ہے کہ کہیں قریب ہی ہو۔

یہ باتیں کہ یقیناً زور سے ہنس سُن کر کے اس نے کہیں۔ تقریباً پندرہ سیکنڈ بعد میں ہمارے پشت کے کانٹوں کے قریب سے ایک نہایت زور کی زمین ہلا دینے والی اور دل دہلا دینے والی گرج اور ٹوک کی آواز سُنے ہمارے کانوں کے پردے پہاڑ دے اور ہمیں معلوم ہوا کہ شیر ہمارے سر ہی پر بولا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا ہی لگتی ہوئی غصوں ہوئی اور تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ایک دوسری آواز آئی اب تو ہمارے ہوش بجا نہ رہے بہرات کی تو عجیب حالت تھی گویا اوپر جانکنی کا عالم طاری ہو گیا تھا اور میں ہی اپنی جان سے مایوس ہو کر بالکل ساکت بیٹھ گیا۔ اور سرتک نہ ہلا سکتا تھا کہ خدا جانے اس نے دیکھ لیا ہے یا دیکھ رہا ہے تو ایک دم میں ابھی داب لیگا۔

گرجی کا موسم تھا دور ہی منٹ بعد ہانپنے کی آواز آئی تب میں نے پیر ٹرکس بندوق اوٹھا کر آہستہ سے اپنے سر کے پاس کھڑی کرنی اور فوسری کا۔ ۵۴ ریوا اور تیار کر لیا۔ اسوقت کا سخت اندیشہ بیان نہیں ہو سکتا۔

پانچ منٹ تک شیر اسی جگہ کھڑا رہا میں یقین ہو گیا تھا کہ اسے ہماری موجودگی کا پتہ چل گیا ہے اور اب کوئی دم میں وہ ہمارے سروں پر موجود ہوتا ہے کانٹوں کی روک بالکل ناکافی تھی اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر اور قریب آیا تو بندوق ضرور لگانا پڑے گی۔ لیکن دو تین گز سے لگای ہی تو نتیجہ کیا ہو گا۔ اگر زخمی ہو کر گر ہی تو ہمارے

ادھر گرے گا۔ لیکن اتفاقی کی بات کہ وہ ادھر نہ آیا اور پشت کی طرف ندی کی ریت میں
لوٹ لگا کر تھوڑی دیر کے بعد اڑھکڑو سکریانی پر پانی پینے چلا گیا۔

اوسکے چلے جانیکے بعد اوس رات کو چار چیتیل اور دو بڑے سیگن کے سامہ مارے
دوسری رات کو ایک دوسرے نیچے کے ماے میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے مجھے سوگڑ کے
فاصلہ پر شیر نے ایک سامری کو پکڑ لیا وہ سامری بڑی طرح چیختی چلاتی تھی کچھ دیر تو وہ کشمکش
کرتی رہی اور جب ٹھنڈی پڑی تو شیر اڑھکا کر لیگیا۔

اس سے پہلے میرے ماے پر ہو کر گیا تھا لیکن مجھے بالکل آہٹ معلوم نہ ہوئی صبح اوسکے
کہو جون سے پتہ چلا ہے جبکہ تنے دیکھا کہ دنس دنس انچہ چوڑے کھوج ریت پر بالکل چار
سامنے تین گز پر کانٹوں کے پاس موجود ہیں اگر کانٹے نہ لگے ہوں تو ضرور ہم پر حملہ کرتا۔
چرندون میں جسکا شکار مشکل ہے اوس کا ماے سے شکار کرنے میں بڑی ہوشیاری
کی ضرورت ہے۔ مثلاً بڑے ہرنوں میں سامر اور چوٹے ہرنوں میں چکارہ۔ سامر کو ایک
معمولی گٹرے کی رگڑ جس کی نہایت کم آواز ہو ہر گادینے کو کافی ہوگی۔ میں نے چمکے ہوئے
سامرون کو دیکھا ہے اور مارے ہی ہن لیکن اس قدر ہوشیار پائے ہن کدایک پیر
زمین سے اڑھکا ہوا اور منتظر ہن کہ ذرا آہٹ پائیں اور ہرن ہو جائیں اگر تنے سر کو ذرا
حرکت دیدی یا سانس ہی نہ در سے لیلیا تو غضب ہو گیا پیر کیا وہ اپنی ہوا دیتے ہیں کہیت
کو چوڑ دیتے ہیں اور ایسے بہا گتے ہن کہ بندوق چتیا لے کلام ہی موقع نہیں ملتا۔

سامر ہی پانی پر ایک مرتبہ نہ چمکا کہ فوراً اڑھکا لیتا ہے۔ اور ادھر اودھر دیکھ کر پیر گردن
جھکا کر پانی پیتا ہے شکاری کو چاہئے کہ جب پہلی مرتبہ سر کو جھکائے تو صبر کرے اور کوئی نہ
لگائے جب دوبارہ گردن اڑھکا کر چمکائے تو بندوق لگائے اس سے پہلے اگر ذرا ہی حرکت
کی تو بقیہ بہا گتے مشکل سے رہے گا۔ اسکے لئے تجربہ ہی درکار ہے تجربہ کے بعد اوسکی حرکتوں
سے اوسکے خیالات کا پتہ چل جاتا جو اور جیسا مناسب موقع دیکھا جاتا ہے کارروائی کیجاتی تو
زراعت پر پانی کے مال کی بہ نسبت کیقدر بخوف آتا ہے چکارہ کی تو یہ کیفیت ہے
کہ تم اوسے کہیت میں آتے ہوئے نہ دیکھ سکو گے اور وہ پہلے تم کو دیکھ لیگا۔ اور جہیں جہیں

کر کے دو سکر جانوروں کو بھی چمکا دینگا۔

اکثر اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ سامرا ایک دن بیچ پانی پیتا ہے۔ اور یہ بتکر یہ کہو جون سے مل گیا ہے مثلاً آج ایک جگہ دو سامرون کے کہوچ دیکھ کر چار کے پر لون پر دو کے چوتھے پر روز چار کے اس تسلسل سے یہ ہی اندازہ ہوا کہ چوتھے روز پانی پی گئے دو سکر روز نہیں آتے اور تیسرے روز آتے ہیں۔

سردی کے موسم میں قریب قریب روز پانی پیتے ہیں اور بڑا نرم سامر ہمیشہ سردی کے موسم میں کچھ تر میں لوٹتا ہے لوٹنے کی جگہ علا درجہ کی بندھی ہوتی ہوتی ہے اگر اس جگہ مال تیار کر لیا جائے (مگر کم از کم دو تین روز کی پوٹن ضرور دیکھ لی جائے) تو وہاں بغیر آئے ہوئے نہیں رہتا۔ ہوشیاری سے اگر کام کیا جائے تو ضرور مار لیا جاتا ہے مین ہمیشہ سردی کے موسم میں عمدہ زور کی لوٹ دیکھ کر مال تیار کر لیتا ہوں اور کچھ تر میں نشان دیکھ کر بیان تک معلوم کر لیتا ہوں کہ اس قدر بڑے سیگوں کا سامر ہے۔

ایک مرتبہ سامرون کے مالے میں مجھے ایک شیرنی سے ٹہر پٹیر ہو گئی جس کے ساتھ چار بچے ہی تھے یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ مین پانی پر نیچے کے مالے میں سامرون کے واسطے بیٹھا ہوا تھا یہ ہی ریاست جہاں لاواڑھی کا قصبہ ہے۔ جہاں مال تیار کر لیا گیا تھا وہ ایسی جگہ تھی کہ ذرا زمین کہوونے میں پانی نکلتا تھا اور تین طرف چوڑا اور گہرا پانی تھا۔ لیکن جانوروں کی آمد کی طرف صرف بارہ گز چوڑا اونڈا تو تک گہرا پانی تھا۔ یہ جس جگہ کہ مال تیار کیا تھا گویا ایک ٹالو تھا۔ چاروں طرف بڑے بڑے پتھر تھے۔ حجے بیٹھے بیٹھے رات کے آٹھ بج گئے تھے چاندنی خوب کھل رہی تھی کہ سامنے ڈھابے پر بڑے مین سے کسی جانور کی آہٹ میرے کان میں آئی۔ اور دیکھا کہ ایک بلی کے برابر جانور ندی کے ریتے میں کودا اس کے بعد کوئی بڑی سی چیز اور بہتین چوٹے چوٹے جانور پہلے جانور کے قد کے برابر یکے بعد دیگرے ندی میں کودے جب آگے بڑے تو معلوم ہوا کہ بڑی شیرنی اور چوٹے اوس کے چار بچے ہیں۔ وہ سیدھی میرے مالے سے پیش گز فاصلہ پر آئی اور بچے اوس کے ساتھ کھینٹے کودتے پانی پر بیٹھ گئے اور پانی پینا شروع کیا۔

یہ وقت عجیب مزیدار اور خوفناک تھا اتفاق سے میں ادس روز تنہا مائے میں بیٹھا تھا۔
اگرچہ مجھے اطمینان تھا کہ پانی کو طے کر کے اتفاقاً میرے پاس آسکے گی۔ لیکن بچے کو دتے
پہرتے تھے اور کبھی میرے ادھر ہی قریب آجاتے تھے تو مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں بچہ
کے ساتھ خود میرے قریب آجائے۔

بچہ والی شیرنی کو ذرا ہی شبہ ہو جائے تو بغیر حملہ کئے نہیں رہتی اسلئے میں ہر فکر نہ رہا۔ بلکہ
میں اپنی بندوق اوسکے سر سے ملائے رہا کہ اگر ذرا ہی اوسنے میری طرف رخ کیا تو میں
فوراً اگ دید و لگا۔ میں اوسے ضرور مارتا لیکن اوسکے چھوٹے چھوٹے بچوں پر مجھے ترس
آگیا کہ ایک کے ساتھ چار جانیں اور تلف ہو گئی اگر سجاے اوسکے نہ ہوتا تو مارنے کی ضرورت
کو شش کرتا۔ اور مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ دونوں والیان ملک دربار کوٹہ دور بار چلا دے
کی یہ خاص شکار گاہ ہے اور یہ جانور نہایت توجہ اور حفاظت سے محفوظ رکھتے
جاتے ہیں شکار کی کمی پیدا کرے گا۔ ہر کیف میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ جب تک وہ چہرہ حملہ
نہ کرے گی میں بندوق نہیں لگاؤں گا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ وہ تھوڑی دیر تو
ندی کی ریت میں لیٹی رہی اور پہرے بچوں کے جد ہر سے آئی تھی اوسے سیر ف
اوٹھکر چل دی۔

فصل چہارم

مختلف درند و چہرند کے حالات و طریقہ شکار

درندوں کا بیان

شیر

یہ ایسا مشہور درندہ ہے کہ ہر خاص عام اسے جانتا ہے اور صورت آشنا بھی آتا اس لئے اسکی شکل و شباہت کے متعلق طول دینا کوئی ضروری نہیں۔ اور خاص باتیں درج کجائی میں۔

اسے ہندی میں نہار اردو میں شیر اور انگریزی میں ٹائیگر (Tiger) کہتے ہیں شیر بلی کی قسم سے ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ یہ پانی میں لوٹنے کا بڑا شوقین ہے۔ موسم گرما میں یہ ندی یا نالوں کے کنارے کی چھاڑی میں زیادہ رہنے لگتا ہے۔ اور پانی کچھ پڑ میں لوٹ کر بہر دریا کی ریت میں لوٹتا ہے۔ اکثر پانی میں تیر کر ندی وغیرہ میں ادھر سے ادھر چلا جاتا ہے اور گرمی میں اس قدر گرمی مانتا ہے کہ اگر دور سے ہانکے کے ساتھ آتا ہے تو بڑی طرح ہانپنے لگتا ہے اور تھک جاتا ہے واپس لوٹتا چاہتا ہے اور جا بجا سایہ ڈھونڈتا پھر تباہ اور بڑی مشکل سے آگے بڑھتا ہے۔

موسم سرما میں جب پانی جا بجا خشک میں ہوتا ہے تو شیر کا ملنا سب جانوروں سے مشکل ہوتا ہے خصوصاً گہنی چھاڑی کے خشک میں اور یہی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ یہ اس قدر رشک کر نیوالا جانور ہے کہ ذرا سا شہہ ہونے پر واپس لوٹ جاتا ہے۔

یہ بات ضرور ہے کہ شیر آدمی پر اس وقت تک حملہ نہیں کرتا جب تک اس سے زیادہ تنگ نہ کیا جائے یا زخمی ہو جانے کی حالت میں ایک آواز دو تک کی نکالتا ہے۔ جو دیر تک گونجنے والی یا رہنے والی نہیں ہوتی اور حملہ کرتا ہے۔

اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر مقابلہ میں شیر کو آتے دیکھ کر چند آدمی باہم ملکر خوب ہلکی دیکر زور سے چلا میں تو لوٹ جاتا ہے۔ یا ذرا رگ کر اور بچ کر چلا جاتا ہے۔ ہانکے کے وقت مول بیٹھے ہوئے یہ ضرور ہے کہ ہوا کا رخ سچا کر بیٹھنا چاہئے یعنی شکاری کی ہوا شیر کی طرف نہ جاتی ہو اور اسطرح ہانکا بھی اس طرف سے دلوایا جائے جہاں سے ہوا آ رہی ہو تب تو شیر ضرور بید ہڑک چلا آتا ہے۔ ورنہ شکاریوں کی بولیکر لوٹ کر ہانکے سے نکل جاتا ہے۔

اگر کسی جنگل کا شیر مار لیا جائے تو چند ماہ بعد اکثر اس کی جگہ دوسرا شیر آ جاتا ہے۔ اور اسطرح رہنا سہنا شروع کر دیتا ہے۔

ماہی سے شیر کا شکار کھینا بہتر ہے۔ لیکن سدا ہوا ماہی ہونا ضرور ہے کہ شیر سے نہیں ڈرتا ہو ورنہ ماہی شیر دیکھ کر ایسی گہرا ہٹ سے بھاگتا ہے کہ شکاری کے درخت سے ٹکرا کر یا کانٹوں سے پھنک کر ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیر کے شکار میں یہ نہایت خوفناک موقع ہوتا ہے کہ کانٹوں اور جھاڑی میں کہو جون سے اسے پیدل تلاش کیا جائے اور اس سے کم خوف کا موقع اس وقت ہے جبکہ شیر زخمی ہو کر چپ کر بیٹھ جائے۔ ہانکے والوں کو درخت پر چڑھادیا جائے اور شکاری شیر سے غائب ہونے کی جگہ ماہی پر آہستہ آہستہ تجسس کنان ہڑ ہے۔ اور تیار رہے کہ کہ شیر حملہ کرتا ہے۔ اس موقع پر نہایت سدا ہوا ماہی ہونا ضرور ہے کہ شیر پر چڑھ کر مارنے یا ٹھوکر مارنے پر لگا ہوا ہو۔ پیدل زخمی شیر کے کہو جون پر اسطرح جانا چاہئے کہ چپ قدم چل کر کسی درخت پر چڑھ کر بیس تیس گز چاروں طرف گہری نظر ڈالنی چاہئے پھر چند قدم آگے بڑھ کر یہ بھی عمل کیا جائے اور جب شیر کو دیکھ لیا جائے تو کسی درخت پر چڑھ کر نہایت اطمینان سے سر یا پیچھے گدی میں تاک کر گولی ماری جائے تاکہ شیر زخمی

جگہ رہ جائے۔

موسم گرما میں جبکہ پانی مختصر مقامات میں رہتا ہے تو پانی سے کچھ دور پیسے باندھ دے جاتے ہیں لیکن شیر کی گزرگاہ دیکھ کر یارات کے وقت جبکہ وہ تلاش شکار میں نکلتا ہے۔ پیسے کم از کم سال بہر کے ہوں اگر اٹھارہ پیسے کے ہوں تو اور بھی بہتر ہونگے اس لئے کہ شیر کا پیٹ اس قدر بھر جانا چاہئے کہ پانی پینے کے بعد وہ بالکل سست اور بیکار ہو جائے اور قریب ہی کہیں پڑ رہے۔ کہ صبح ہانکا دو اگر مار لیا جائے۔

پیسے تندرست اور تیار ہو نا ضروری ہیں شیر پہلے اور کمزور جانوروں کو یا تو مارتا ہی نہیں اور اگر مارتا ہی ہے تو شاذ و نادر۔

شیر جانور کہا کہ پانی ضرور پیتا ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ پانی سے ۳۰ گز کے فاصلہ پر پھینسا جائے کہ پانی پکڑ قریب ہی رہ جائے۔ اگر پانی دور ہو گا تو پانی کی تلاش میں دور نکل جائیگا اور صبح اور شام کی تلاش میں دقت ہوگی پانی قریب ہونے کی صورت میں ایک میل سے نائند در نہیں جائیگا۔

اکثر چوراہے پر پھینسا باندھنا اسلئے بُرا ہوتا ہے کہ ایسی جگہ نہایت غیر اطمینان ہوتی ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی ناواقف آدمی او سطر سے گزرتا ہوتا ہے اور شہہ کر کے چلا جاتا ہے۔

یہ بھی قاعدہ کے خلاف ہے کہ جب شیر پیسے کو بجائے تو اس کے کہو جون اور گھٹن پر چل کھڑے ہونا۔ شیر کو کتنا ہی چھپکڑ کیئے کی کوشش کرو شیر کو ضرور معلوم ہو جاتا ہے اور وہ وہاں کے حد سے نکل کر دور نکلتا ہے۔

شیر کے واسطے پھینسا باندھا جائے تو رسی اس کے اگلے پیر کے کٹھ سے اوپر مٹھے میں باندھنا چاہئے۔ گلے نہ باندھنا چاہئے رسی اس قدر مضبوط ہو کہ پھینسے سے ٹوٹ نہ سکے اور شیر اس سے آسانی سے گھسیٹ لیجائے ورنہ شیر اس سے لیجا کر چپا نہ سکے گا۔ اور تھوڑا کھلا حصہ کہا کہ پانی پر چلا جائیگا۔ اور پھینسا دو سکر دن تک میدان میں پڑا رہے گا تو گیسٹرو وغیرہ دیکھ کر کہا لیگے۔

اور اگر وہ گھسیٹ کر اسے لینگیا تو کہیں چپا کر سفیکی سے قریب ہی کسی جگہ سو جائیگا اور ہانکے والوں کی آوازیں سنکر مولوں پر آہاں لینگا۔

گردن میں رسی باندھ ہی جائے سے شیر شہم کرتا ہے اور اس کے چاروں طرف چکر لگا کر چوڑے کے چلا جاتا ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ بھینسے کے دونوں اگلے پیروں میں ایک فٹ کے فاصلہ سے رسی باندھ دی جائے اور پھر پاؤں کے بٹھے پر معمولی رسی باندھ کر کسی درخت سے باندھ دیا جائے اگر ہنسیا رسی توڑ ہی ڈالیں تو بھی ہانکے سے مجبور رہے گا۔

مچان اور مول ایک روز پہلے سے تیار کر لینا چاہئے کہ شیر ہنسیا مارتے وقت کوئی کھٹکا سنگر چلا نہ جائے۔

گر میوں میں دس بجے کے بعد ہانکا ہو تو بہتر ہے اس وقت تک شیر سو جاتا ہے۔ ہانکے کے واسطے جو مچان یا مانڈ مار درخت پر باندھا جائے تو لڑیاں وغیرہ کاٹ کر قریب نہ چھوڑی جائیں اور نہ قریب سے گائی جائیں اس لئے کہ ایک تو کاٹتے وقت آواز ہوگی جو عام طور سے شکاک کے لئے اور خاص طور سے شیر کے لئے مضر ہے۔ دوسرے ٹہنیاں وغیرہ تازہ کٹی ہوئی ایسے شک کر نیوالے جانور کو ضرور شک دلائیگی بہتر ہے کہ کسی دور جگہ یا اپنے قیام کی جگہ سے ضرورت کی لکڑیاں کٹو اگر سنگوالی جائیں اور اپنی ضرورتوں کا لحاظ رکھ کر اس ترتیب سے لگائی جائیں کہ چاروں طرف پر نہ اور خصوصاً شیر کے آنے اور نکلنے کے راستے پر نگاہ کرنے اور بندھن لگانے میں وقت نہ ہو۔ پہنچتی تجویز پہلے سے درست کر لینا چاہئے کہ شیر جس طرف ہی آجائے تو ہر پہلو پر آسانی سے مڑا جاسکے ایسا نہ ہو کہ بندھن وقت اور بے طہنیاں سے لگانا پڑے جو ایسے موقعوں پر اکثر خطا ہو جاتی ہے۔ اور دل میں بڑی حسرت رہ جاتی ہے۔

ہمیشہ ایک چوڑی عمدہ ٹہنک بنائی جائے ایسی مضبوط ڈالیوں پر کہ ہوا سے ہل نہ سکے اگر ٹہنک قائم نہ ہوگی اور کچھ رات ہوگی تو کوئی جگہ پر نہیں لگے دیگی خاص کر جلد ملا کر فیر کرنا تو تقریباً ناممکن ہوگا۔ فوری فیر کرنے کے مواقع اکثر آتے ہیں۔ اور ایسے وسیع میدان کہاں ملتے ہیں کہ شیر کے کوئی دیر تک ٹنا کر اور بخوبی بندھن ملا کر دیر تک لگائی جاسکے۔

ہانکے کے لئے سجدہ رآدمیون کی ضرورت ہے اگر دو چار آدمی ہی سجدہ دار اور تجربہ کار آدمی ہوں گے ہانکے کے پچاس آدمیوں میں کافی ہونگے۔ لیکن جہاں کہ وہاں ہی نہایت بزدل اور انجان ہوتے ہیں وہاں سخت مشکل ہوتی ہے۔ سب لوگ خوف کہا کر کھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور لائن باندھ کر چلنا جو ہانکے کے واسطے نہایت ضروری ہے قائم نہیں رکھتے اور اس سے سخت نقصان ہوتا ہے درمیان میں جگہ چوڑ دیتے ہیں اور جانور کو لکڑی کا متفعہ ملجاتا ہے خصوصاً شیر اور تیندوہ تو ضرور لکھجاتا ہے۔

ضروری ہے کہ سیدھی لائن باندھی جائے اور ہانکے والے ایک دوسرے سے چار چار گز کے فاصلے پر برابر چلیں اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ اس ترتیب میں فرق نہ آئے۔ ہانکے والوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے مول والے کہاں کہاں بیٹھے ہیں نیز جانور کے رہنے مزاج و عادات کا اندازہ کچھ کچھ ہو اور چہ سات آدمی جو ہوشیار مخصوص کر لئے گئے ہیں ان کو ہسلادیا جائے اور ہر ایک شخص کو کچھ لائن کے حصہ کا ذمہ دار بنادیا جائے۔ اگر ہوشیار آدمی ہانکے کے منتظم ہونگے تو کتنا ہی بڑا جنگل ہو گا اور خواہ ایک ہی مول یا مچان ہو گا جانور کو ضرور گھیر لائینگے۔

چنانچہ ریاست جہا لاد میں ایک شخص بخشی سجان نامی عمر رسیدہ ہیں انہوں نے کئی سو شیر شکار کر ادئے ہیں ہانکے دینے میں انہیں ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس طرح اور جگہ سے وہ کہہ دیتے ہیں شیر کو اسی جگہ سے نکالتے ہیں اور مشکل سے فرق پڑتا ہے شکار ہی کے صلہ میں ان کو گورنمنٹ کی طرف سے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے ان کے صاحبزادہ ہی خوب سمجھنے لگے ہیں لیکن تجربہ میں اپنے والد سے کوئی نسبت نہیں ممکن ہے کہ زیادہ عمر ہونے پر یہ بھی باتیں حاصل ہو جائیں۔ میرے علم میں اس فن کے ماہر اور ہی رہا سنون میں ہیں۔

ہانکا اسطرح سے ہو تو بہتر ہے کہ دو یا تین یا زائد مول ایک دوسرے سے شتر یا انٹی گز کے فاصلہ سے درخت پر مچان وغیرہ میں بیٹھ جائیں اس کے بعد ہانکا اسطرح دلایا جائے کہ گرداؤ میں تہائی دائرہ کی طرح قریب قریب تو سٹا گولائی لئے ہوئے ہانکا دلوا دیا جائے

شیر وغیرہ کی رہنے کی جگہ گہرے بجائے اور مول کے ہر دو طرف پہلوان پر کونے کے مولوں سے
 ساٹھ ساٹھ گز کے فاصلہ سے ایک ایک فالتو آدمی درخت پر چڑھ پایا جائے۔ اور اسے سطح
 اُن سے تینس تینس گز پر ایک ایک دوسرا اور مانکے کی لائن سے دونوں کونوں کے آدمی
 ملائے جائیں اور ان درختوں پر چڑھے ہوئے آدمیوں کو دو دو پتھر فی کس دیدے جائیں
 اگر شیر مانکے میں ہوگا تو چاروں طرف سے گہر جائیگا۔ اور ضرور مولوں پٹا جائیگا۔ اگر جنگل کم جھاڑی
 بکا ہو تو شیر آدمی کو ضرور دیکھ لے گا۔ جب درخت والے دیکھیں کہ شیر کترا کر لائن سے نکل جاتا
 ہے تو صرف ایک یا دو مرتبہ پتھر ایک دوسرے سے نکل کر بجادین شیر غیر معمولی آواز سنکر اب جو
 بریدہ لگا تو سیدھا مولوں پر یا دوسری طرف رخ کرے گا۔ اگر دوسری طرف رخ کرے تو ادھر بھی درخت
 پر آدمی موجود ہے وہ بھی اسی صورت سے پتھر بجائے پھر کیف او سے گہرے مولوں کی طرف
 بڑھایا جاسکتا ہے۔ لیکن پتھر بجانیوالے نہایت سمجھدار اور تجربہ کار آدمی ہونا ضروری ہے۔
 کہ وہ موقع و محل دیکھ کر اپنا کام کریں اور یہ وجہ پتھر بجاکر بنے ہوئے کام میں کہ نہڑت نہ ڈالے۔
 کبھی مانکے والوں کی تیز اور قریب کی آوازیں شیر کو حملہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں یہی وجہ
 ہے کہ شیر ایک دم چھپے پلٹ کر حملہ کرتا ہوا مانکا چیر کر نکلتا ہے۔ کبھی کیلور غمی ہی کر دیتا ہے۔
 بعض شیر نہایت گہماکی ہوتا ہے۔ اور جس ترکیب سے ایک مرتبہ بچ چکا ہے وہی چال ہمیشہ
 چلتا ہے۔ عام بات یہ ہے اور اکثر آزمایا گیا ہے کہ جس جنگل میں گہنی جھاڑی ہوتی ہو
 اور مالے ڈرے وغیرہ بکثرت ہوتے ہیں جو شیر بہت پُرانا گہماکی ہوتا ہے مانکے والوں کی
 آوازیں سنکر فوراً وہاں دبا جاتا ہے اور مولوں پر نہیں جاتا۔ اور جب مانکا قریب آ جاتا ہے
 مانکے والے خیر اور لاعلم ہوتے ہیں وہ اچانک حملہ کر کے کبھی دو ایک کو زخمی کر کے اور کبھی
 خالی ڈانٹ دیکر مانکے میں سے واپس نکلتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک گہماکی ہے۔ اور ایسی
 عادت کا شیر نہایت مشکل سے ماکھاتا ہے۔ ایسے شیر کے واسطے بہتر ہے کہ کٹکے کا مانکا دلوایا
 جائے یعنی خاموشی کے ساتھ صرف درختوں کے تنے وغیرہ یا کسی اور چیز پر کھٹکا کرتے ہوئے
 آہستہ آہستہ پڑھیں اور چند آدمی توڑے دار بند و قین لے ہوں کہ جب وہ مانکے سے نکلنے کا
 ارادہ کرے تو خانی بارود کے فیر کریں ممکن ہے کہ اس صورت سے مولوں پر چلا جائے۔

شیر کا شکار کرتے وقت ہر شکاری کو چاہئے کہ کوئی ریو اور یا بڑا آلوٹینگ پستول اپنے پاس بیٹھی مین ہر وقت تیار رکھے اور بندوق یا رائفل جو پاس ہے اونپر جنگل میں داخل ہونے ہی کا رتوس چڑھائے رکھے۔ اور بندوق ہمیشہ قبضہ میں رہے کہ جو وقت موقع پڑے فیر کر سکے۔ بہت سے شکاریوں نے اکثر مواقع ضائع کر دیے ہیں اور بعض شکاریوں نے زخمی ہو کر نقصان اٹھایا ہے اچانک شیر اونپر حملہ کر بیٹھا اور وہ فیر نہ کر سکے۔

محض کہو جون سے شیر اور شیرنی کا امتیاز ہو سکتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شیرنی کے ہوج کی قدر چوٹے اور نر کے کچھ بڑے ہوتے ہیں یہ غلط ہے شاد و نادر اسطرح کوئی پہچان سکتا جو در نہ بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے اور اکثر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ قابل اطمینان اور صد ہا مرتبہ کا آزمودہ نر اور مادہ کے شناخت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نر کے کہو جون میں تمام اونگلیوں کے نشان برابر ہوتے ہیں اور کسی اونگلی کا نشان کم و بیش نہیں ہوتا اور مادہ کی بیج کی اونگلی کا نشان کہو جون میں کی قدر رکھا ہوا ہوتا ہے یہ ایسی صاف علامت ہے کہ نہایت آسانی سے نر اور مادہ کی شناخت کی جا سکتی ہے اور اسی صورت سے تیندوہ میں نر اور مادہ کی شناخت ہو سکتی ہے۔

شیر جب زیادہ کہا لیتا ہے تو کسی جگہ پنجون سے زمین کہو دکر کہا یا ہوا کل دیتا ہے اور اسے داب دیتا ہے۔ جب اسے دوسرے وقت ہوک لگتی ہے تو ضرور اگر کہاتا ہے۔ یہ میرے بہائی صاحب زادہ محمد الیاس خاں صاحب بہادر کے تجربہ کی بات ہے اور بہائی صاحب شکار میں جو درجہ رکھتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے جس سے ناظرین ہی واقف ہیں فصل اول میں آپ کے اوصاف کا بیان کر چکا ہوں۔

شیر بہر

شیر بہر ہندوستان میں بہت کم پایا جاتا ہے میں نے نہ تو اسکا شکار کیا اور نہ ہی شکار دیکھا۔ یہ ہجرات کے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن کمی کے ساتھ میں اونکا شکاریوں سے جنہوں نے اس کا شکار کیا ہے یا پورے شکاریوں کی کتابوں سے جو ادھی

جانفشانیوں کی حاصل اور یادگار ہیں ضروری معلومات حاصل کر کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اسکی عادت میں حلم اور شرافت زیادہ ہوتی ہے اور یہ بہیمان کے شیر اور تیندوں کی طرح ہانکے سے دکتا اور چہتا کم نکلتا ہے۔ اگرچہ یہ جھاڑی اور گنے جنگل میں رہنے کا عادی ہے لیکن اکثر اوقات خود ہی گہلے میدانوں میں نکل آتا ہے اور اُسے مقام پر جہاں عام شیر ہانکے کے دباؤ سے قابو میں آسکتے ہیں یہ دن دن پھر رہتا ہے۔ اور یہاں بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے یہ وجہ ہے کہ ہندوستان میں ہت ہی کیا ہے باوجودیکہ شیر سبر کی ماہ پانچ چہرے بچے دیتی ہے لیکن شکاری جہاں کہیں بھی سن پاتے وہاں پہنچتے ہیں اور شکار کرتے ہیں۔

افریقہ میں البتہ انکی زیادتی ہے چونکہ جنگل بے انتہا ہیں اور نہایت کثرت سے جھاڑی ہے اس وجہ سے زیادہ تعداد میں نہیں مارے جاسکتے۔

ہندوستان کے شیر سبر کی ایال اسقدر سیاہ اور بڑی نہیں ہوتی جسقدر افریقہ کے شیر سبر کی جو قد میں بھی بڑا ہوتا ہے اور گنے بالوں کی ایال ہونے کی وجہ سے معمولی شیر سے زبردست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کہاں اودھیری جائے تو دونوں کے سر اور جھاڑی کی پڑی برابر سی معلوم ہوگی۔

معمولی شیر جب حملہ کرتا ہے تو اپنے بچے اور ناخون خوب گیرے گڑ کے منہ مارتا ہے۔ لیکن شیر سبر علاوہ ناخون گرونی کے بڑے زور اور قوت سے پھر مارتا ہے اور پھر ناخون گڑ کے منہ مارتا ہے۔

چنانچہ جب کہی شیر سبر نے آدمی زخمی کئے ہیں اسی قسم کے واقعات سننے میں آئے ایک مرتبہ ایک شخص کے اسقدر زور سے سر پر تھپڑ مارا تھا کہ کہو پڑی پچک کر پاش پاش ہو گئی۔ اور ناخون کے زخم علیحدہ تھے اور منہ سے پکڑ کر چاب بھی ڈالا تھا لیکن وہ تھپڑی سے مردہ نہ تھا۔ اسکے بچوں میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ رات کو اندھیرے میں دن کی طرح دیکھ سکتا ہے۔ نہایت سبک رفتار ہے۔ کہ پاؤں کا آواز بالکل نہیں ہوتا۔ رات کے وقت

سکاسکا شکار کھیلنا نہایت خطرناک ہے۔ خواہ کیسا ہی ہوشیار لڑکاری کیون نہ ہو۔ لیکن دن میں آسانی سے ممکن ہے۔

معمولی شیر کی طرح شیر ببر کا بھی مزاج گرم ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ رات کو پرتا ہے اور آفتاب کے نکلنے ہی اپنی جگہ پر جاتا ہے خصوصاً موسم گرمیا میں ہرگز دغین نہیں نکلتا اور اپنی جگہ نہیں چھوڑتا لیکن جبکہ مکھیاں اور کاٹنے والے کیرے پریشان کرتے ہیں تو گرمی میں ناہنی ہے اب کی طرح ترپتے ہیں اور پریشان ہو کر جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور دیوانہ وار ادھر ادھر پناہ کی جگہ کی تلاش میں پرتے ہیں۔

ایسے جنگلون میں جہاں آدمی کا گدہ نہیں بارش کے موسم میں جس دن ابر ہو یا سردی کے موسم میں بڑی بے پرواہی سے دن میں میدانوں میں پرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شیر ببر ہرگز آدمی پر حملہ نہیں کرتا تا وقتیکہ ہو کا ہو۔ یا بہت تنگ نہ کیا جائے۔ ورنہ آدمی کا شبہ ہوتا ہی فوراً لوٹ کر چلا جاتا ہے۔ اگر جاڑی میں آدمی سے ٹکرائے ہوئی تو جھپکے سے جلد تیار ہے اور اگر میدان میں صاف طور سے آدمی سے ٹکرائے ہو جائے تو کچھ دیر خوف کھڑا رہے گا گویا کہ وہ ڈرا نہیں پر اپنی شرافت سے آہستہ آہستہ قدم اڑھا کر ٹل جاتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ اب کچھ فاصلہ ہو گیا تو اپنی رفتار تیز کر دیتا ہے اور چل کر دیکھتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔

ببر ملیہ یا بھار سے ہلاک ہو جاتا اسلئے وہ تری کی جگہ نہیں رہتا جہاں ملیہ یا کا اندیشہ ہو۔

تنبیروہ

تنبیروہ جسے ہندی میں بیکڑا یا چھلڑا کہتے ہیں وغیرہ کہتے ہیں یہ بھی شیر کی قسم سے ہے لیکن یہ قدر میں اور لمبائی میں شیر سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر سیاہ گل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اسکی کئی قسمیں ہیں لیکن ہندوستان میں دو قسم کا پایا جاتا ہے ایک کچھ چھوٹی قسم کا ہے جسپر زیادہ گل ہوتے ہیں اور کھال بہت خوبصورت ہوتی ہے دوسرا بڑی قسم کا جسپر کم گل ہوتے ہیں۔ یہ بہ نسبت شیر کے بہت زیادہ دیکھتا ہے اور

اور بہت مشکل سے ہانکے میں نکلتا ہے۔ اور بڑی کوشش سے قابو میں آتا ہے۔ اس میں بڑی شیریں فرق یہ ہے کہ غیر درخت پر چڑھ نہیں سکتا اور یہ بلی کی طرح بغیر حیل کے صاف تینے دار درخت پر میز سے چڑھ جاتا ہے۔ چوٹی قسم کا تیندوہ نیچے کی ہینوں میں چھپا بیٹھا رہتا ہے اور جب درخت کے نیچے سے کوئی چوٹا موٹا جانور گزرتا ہے تو فوراً کود کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔ بڑی قسم کا تیندوہ لمبائی میں تقریباً ۱۰ فٹ ہوتا ہے اور وزن میں تقریباً دو من ہوتا ہے۔ لیکن ایسا بہادر جیسم ہونے کے اس قدر چالاک ہوتا ہے کہ جیسے ہوشیار جانور کو بھی دھوکے سے پکڑ لیتا ہے۔

یہ ایسا بد اور وحشی درندہ ہے کہ بعض موقعوں پر جہاں شیر چکر چلا جاتا ہے یہ بغیر نقصان پہنچائے نہیں نکلتا۔ ضرور حملہ کرتا ہے اور زخمی کرتا ہے۔ قریب غروب آفتاب یہ اپنے غاریاں بننے کی جگہ سے نکلتا ہے اور جو کی طرح اپنے شکار کی تلاش میں شب کو بھرتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک تیندوہ کو میں نے اسطرح مارا کہ مارنے سے چار روزہ پشیماروں کے لئے ایک پہاڑی پر ہالکا ڈال دیا۔ میں پہاڑی کی چوٹی پر جو ساٹھ گز کے قریب اونچی تھی اور اوپر جانور کے چڑھنے کا راستہ نہ تھا بیٹھ گیا۔ جب مارکا نزدیک آیا اور ۸۰ گز پر آدھی کہاں دینے لگے اور کوئی جانور نہ نکلا تو میں نے یہ سوچ کر خرگوش بہت سے جا رہے ہیں نیچے آکر خرچہ سے ماروں۔ چنانچہ ایک پگڈنڈی پر آکر خاموش چپکڑ بیٹھ گیا۔ اور یہ بڑا کس میں چہرہ کے کارٹوس چڑھائے۔ میں ایک خرگوش کے بندوق لگا دیکو تھا لیکن میں موقع کا نظر نہا کہ وہ بندوق کی زبردیا جائے جہاں میں بیٹھا تھا وہ ایک دو گز چڑا راستہ تھا۔ اور اس کے پرے ایک نشیب تھی جو تقریباً پانچ گز عمیق ہوگی۔ اس کے بعد سے ڈھلوان پہاڑی شروع ہوتی تھی۔ میں خرگوش کی طرف متوجہ تھا کہ میری پشت کی طرف سے ایک طاؤس بول کر اڑا اور جوہن کہ میں نے پیچھے گردن موڑی دیکھا کہ ایک تیندوہ مجھے آٹھ گز کے قریب آگیا ہے میری نظر اوپر پہلے پڑی لیکن اس نے بھی فوراً دیکھ لیا اور وہ کان دبا کر دو گز میری طرف بڑھا لیکن میں نے بندوق کا رخ اس کی طرف پھیر کر ایک زبرد کی دھکی دی اس سے یہ تو

فائدہ ہوا کہ وہ رگ گیا کچھ ہٹ کر غرائے لگا۔ مگر حجے اتنا موقع نہ ملا کہ پتھر کے کارٹوس لگا لکرونی کے کارٹوس بدل سکتا مین ڈر رہا تھا کہ اگر یہ لپٹا تو مین نیچے نشیب مین گر پڑو لگا اور پھر میرا پتہ نہ چلے گا۔ میری ہڈی پسی ایک ہو جائیگی لیکن وہ وہین کھڑا ہو کر غراتا اور دم ہلاتا رہا۔ ایک منٹ تک اس نے یہ حرکت کی اور جب ہانکے وائے بالکل قریب آگئے تو اس نے ایک دم پیچھے ہٹ کر دیکھا اور لنگور کی طرح اسی ناہموار نشیب مین کو دیکر چل دیا۔ مین اب تک گونی کے کارٹوس نہیں چڑھا سکا تھا۔

پہاڑی ہزار گز لابی تھی اور صرف وہ حصہ جدہ رہا کہ کہانی دیا تھا کہنا تھا اور باقی حصہ بالکل صاف اور بغیر جھاڑی کا تھا۔ اور دو میل تک کہلا میدان تھا عجے یقین تھا کہ اس میدان مین ہو کر نہ جاسکے گا۔ لہذا مین نے تیار ہو کر بل لگا دلوایا اور متوا تتر تین مرتبہ دلوایا لیکن وہ پہاڑی مین ایسا غائب ہوا کہ ہر چند تلاش کیا ہر جہاڑ۔ آڑ۔ چٹا مین سب ڈھونڈ ماری مگر اس کا پتہ نہ چلنا تھا نہ چلا۔ چوتھے روز اس کے کہو جون سے پتہ لگا کہ عصر کے وقت مین پہاڑ کی چوٹی پر اوسکی کہو سے دس گز اونچا ایک پتھر کی آڑ مین خاموش جا کر بیٹ گیا۔ آفتاب دھوپ ہوتا جا رہا تھا کہ حجے کچھ جھاڑی پہنچی ہوئی معلوم ہوئی مین بدستور اس کے نکلنے کی جگہ پر جو کہین گز تک بغیر جھاڑی کے تھی بندوق ملائے لیٹا رہا۔ ایک منٹ تک جھاڑی مین رہا اور چاروں طرف دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اسی تھوڑی سی پہلی جگہ مین تیزی کے ساتھ نکل اور نکل کر جاتا ہی تھا کہ مین نے فیر کیا گونی اتفاق سے پشت پر دونوں شانوں کے بیچ مین گردن کی جڑ مین ہوتی ہوئی لگی وہ گونی کہاتے ہی وہین رہ گیا۔ ستر دم تک ساڑھے چہرہ فٹ لمبا تھا اور نہایت خوبصورت گل دار کہاں تھی۔

تیندوہ ہمیشہ منہ سے جانور کا گلایا گردن پکڑتا ہے۔ اور اپنے تیز مضبوط اور بھیکہ ازانوں اور بچوں سے جانور کو لبور دیتا ہے۔ اور یا تو جانور کا منکا توڑ ڈالتا ہے یا دم کھوٹ کر مار ڈالتا ہے۔

شیر کی طرح یہ جانور کی رائیں اور پچھلا حصہ نہیں کہتا بلکہ ہمیشہ اگر یادہ ہے تو گا دی یعنی تہنوں کی جگہ کہری کا حصہ کہاں ہے۔ اور اگر نہ ہے تو پیٹ کا گوشت کہاں پہاڑ کہہ سکتا

اور اندر سے آئین وغیرہ لگا لکر پیچھے پیچھے دیکھ کر دل وغیرہ کہتا ہے۔ اور پھر کچھ اور اندر کوئی حصہ کہتا ہے۔ اور کہا کہ قریب کے جنگل میں چڑھتا ہے۔ اگر اس سے پریشان نہ کیا جائے تو دوسری شام کو ضرور آتا ہے۔

بہ نسبت شیر کے تیندوہ کو دھوکا دینا نہایت دشوار ہے۔ شیر چونکہ اوپر بہت کم دیکھتا ہے اس وجہ سے درخت پر چڑھ کر وغیرہ پر اس سے چھپا جاسکتا ہے۔ لیکن تیندوہ نہایت ہوشیاری سے گارے پڑتا ہے۔ اور اوپر نیچے ہر تپہ اور جہاز کو دیکھتا ہوا چلتا ہے۔ اگر گز بہر چلکر رک جاتا ہے اور نہایت آہستگی اور ہوشیاری سے جھاڑی کی اٹوپکڑیں شکل آگے بڑھتا ہے۔ بسا اوقات شکاری اس کے گارے پر تھوڑی دیر بیٹھ کر اور یہ خیال کہ اب تیندوہ نہیں آئیگا اور انتظار کرنا فضول ہے (دھمکے چل دی) میں اور تیندوہ کسی قریب ہی جگہ چھپا بیٹھا رہا ہے شکاری کی ادترنے کی حرکت دیکھ کر اور زیادہ چھپ گیا ہے یا چپ کر چل دیا ہے۔

اگر تیندوہ وغیرہ کے مارے ہوئے جانور کی جگہ ایک کوٹا یا دو تین کوٹے ملکر کاٹیں یا کوٹوں کو سمجھ لیا جائے کہ اس وقت تیندوہ اپنے گارے کے پاس ہے اور اس وقت قریب نہ جانا چاہئے۔ اگر شکاری مالے میں بیٹھا ہو اور اس وقت کوٹے کی آواز سن لے تو فوراً ہوشیار ہو جائے اور سمجھے کہ تیندوہ آ رہا ہے۔ اس لئے کہ کوٹا نہایت ہوشیار پرند ہے۔ اور جب جانور آتا ہے تو یہ ضرور بولتا ہے۔ اس طرح تیندوہ ہی کوٹے کے بولنے سے ہوشیار ہو جاتا ہے۔ تیندوہ کے ناخون وغیرہ میں سخت زہر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ جانور کا گوشت کئی کئی روز تک کہتا ہے۔

جبکہ گوشت بالکل مٹ جاتا ہے اور بکسنے لگتا ہے۔ یہ بھی زہر اس کے ناخون اور رانوں میں ہوتا ہے۔ اور جب زہر ناخون اور دانت لگتے ہیں زخم میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے (Blood Poison) ہندو ہر سبابت کر جاتا ہے مگر یہی میں اس زہر کو بلڈ پازن (Blood Poison) کہتے ہیں جو کہ مہلک ہو جاتا ہے خطرناک خون میں زہر ہو جاتا ہے۔ کتنا ہی ہلکا زخم لیکن اکثر اوقات نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

بہتر ہے کہ تیندوہ کے زخم کو ٹینڈے پانی میں کم از کم تیسواں حصہ کارا لک ایسڈ کا ملا کر دن میں تین چار مرتبہ دھویا جائے اور ڈاکٹر سے خاص خاص ادویات معلوم کر کے ہر وقت شکار میں ساتھ رکھے جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو فوراً استعمال کیجا سکیں کہ باقاعدہ علاج کرنے تک زخم ستر بجائے۔ اور جب زخم خراب ہو جاتا ہے اور زہر اپنا پورا اثر کر چکتا ہے تو ڈاکٹر کے قابو کی بات نہیں رہتی۔

ایسے موقع پر جب جنگل میں دور کوئی زخمی ہو تو زخم کو خراب ہو اسے اور میڈیکل کپڑا باندھنے سے ضرور بچائے اور ضروری دوائیں اگر همراه ہوں تو استعمال کرے۔
دراصل ہم ہندوستانی شکاری ان باتوں کو فضول خیال کر کے توجہ نہیں کرتے اور انکے فرو گذاشت سے بعض اوقات جان معرض خطر میں پڑ جاتی ہے یا کبھی جان ضائع ہو جاتی ہے۔

چنانچہ میرے بھائی جنکا قصہ میں بیان کر چکا ہوں انکے ساتھ ہی ہم ہی صورت ہوئی انکو سب کچھ قدرت حاصل تھی وہ کیا نہ کر سکتے تھے لیکن وقت کے وقت وہ کچھ نہ کر سکے پندرہ پہر تک زخم سہلا لائیکہ ڈاکٹر تک پہنچتے پہنچتے زخم کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ سمیت اور زہر پورا اثر کر چکا تھا ڈاکٹر کے بنائے کچھ نہ بنا اور آخر دو روز سخت تکلیف اوٹھا کہ جان بحق تسلیم ہوئے۔

صاحبان انگریز یا دالیان ریاست برسر حکومت ہیں انکو ہر بات میں آسانی ہے وہ ڈاکٹر حکیم سب ہی کچھ ہر وقت ساتھ رکھ سکتے ہیں لیکن عوام کم از کم ادویات تو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اس میں کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔

تیندوہ جب ہم جان لیتا ہے کہ وہ دیکھ لیا گیا ہے یا جب اس سے آنکھ مل جائے تو ضرور شکار کرتا ہے اگر آدمی بے ہتیار ہو اور تیندوہ کو پہلے دیکھ لے تو جان ممکن ہو اس سے چھینے اور نظر سے بچنے کی کوشش کرے۔ یہ خیال رکھ کر غفلت میں وہ پشت کی طرف سے اچانک نہ آئے۔ یہ عموماً کتے کے گوشت کا پڑا شوقین ہوتا ہے اگر شب کو گنا ساتھ ہو تو اوسکی پور ضرور آجائے گا۔ اور مار لیا جائے گا۔ لیکن ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ (سفیر چوری اور چھپکے

سے آتا ہے کہ کتے خان کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور وہ ایک دم آکر دبلوچ لیتا ہے۔

پچھ یا بھالو

یہ ہندوستان میں قریب قریب تمام پہاڑی ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ خصوصاً ہمالیہ کے دامن میں پنجاب اور سندھ میں نہیں پایا جاتا۔ راجپوتانہ میں کوہ اراولی کے سلسلہ میں اور سیٹرل پر اوکسیر کے پہاڑی حصوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ لیکن جس قسم کے ہندوستان میں ہوتے ہیں اوسی سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کا رنگ زیادہ سیاہ ہوتا ہے بال سخت گھنے اور لمبے خاص کر کاندھوں پر بڑے دراز ہوتے ہیں۔ سینہ پر ایک سفید دھبہ ہلائی شکل کا ہوتا ہے جو نہایت اعلیٰ درجہ کا گوئی کا نشانہ ہے۔ (نیچے لمبے اور خمدار ہوتے ہیں جسے کہو دنے کا کام لیتا ہے)۔ تھوئی لمبی نیچے کا ہونٹ کچھ ڈھیلا اور پورا ہٹ مائل رنگ لے ہوئے۔

اسکے اوپر کے جاڑے میں چودہ ڈائریں دو کتے کے سے کیے اور چہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں۔ اسی طرح نیچے کے جڑے میں چودہ ڈائریں دو کتے نما کیے اور چہ کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں نیچے کی ڈائریں آدمی کی ڈائریں سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔ ناک ایسی سخت ہوتی ہے کہ دیک کہاتے وقت پتھر لوٹ لیتا ہے۔ اسکے اگلے اور پچھلے پیروں میں پانچ پانچ ناخن ہوتے ہیں اور اگرچہ شیر وغیرہ کی طرح تیز نہیں ہوتے لیکن بہرہی نہایت کاری زخم پہنچاتے ہیں جب آدمی کا سر یا منہ وغیرہ اسکے نیچے میں آجاتا ہے تو تمام گوشت پوست اوتار لیتا ہے۔

اسکی خوراک جنگلی مختلف میوے گودے دار جڑیں تیر موتے تندیو۔ اور کیرٹے کوڑے ہے۔ درختوں پر سے یہ ہمال توڑ کر اور زمین سے دیک کہو د کر بڑے شوق سے کھاتا اگرچہ بعض اوریچون کی طرح یہ گوشت نہیں کھاتا لیکن ایسا بد ذات جانور ہے کہ جب می گو دیکہ لیتا ہے تو بغیر حملہ کے اور زخمی کے نہیں رہتا۔

موسم گرما میں یہ پہلے دن سے اپنی کہو سے نکلتا ہے اور صبح دن نکلتے نکلتے واپس چلا
 جاتا ہے۔ چنانچہ اس موسم میں میں نے اسی اثنا میں اکثر مارے ہیں اور سردی کے موسم میں
 کہو سے باہر رہتا ہے۔ اور بڑی بڑی گہائیں اور جھاڑی میں پڑا رہتا ہے۔
 ایک تہہ موسم گرما میں کوٹہ اور جھالا دار کے علاقہ میں ندی پر پانی پر بیٹھنے جا رہا تھا میں نے
 دیکھا کہ دو سکر دھاوے پر سے ایک بہت بڑا کچھ پانی کی طرف آ رہا ہے اور اس کا رخ
 اسی طرف ہے جہاں میں نے دن سے مالتیار کرا لیا تھا۔ اس وقت دن کے ساٹھ بجے
 تھے۔ میں نالہ نالہ چپکے بڑی تیزی سے اس کے آتے سے پہلے مائے میں جا بیٹھا۔ تھوڑی
 ہی دیر بعد وہ دھاوے پر سے اتر آ اور آہستہ آہستہ اگرچہ تین گز کے فاصلہ پر پانی
 میں لگا۔ جب پانی پیکر جانے لگا تو میں نے مائے کی گولی لگائی گولی بغل پر لگی اور اسی
 جگہ گر گیا اور غل مجھ سے لگا۔ بار بار اوٹھنے کی کوشش کرتا تھا کہ میں نے ماسپتول کی ایک
 اور گولی سر میں لگائی یہ گولی کہانے کے بعد وہ صرف دو آواز بن نکال سکا اور ٹھنڈا ہو گیا
 ایک دوسرے موقع پر صبح کے وقت جبکہ دن نکلتا آتا تھا میں سام اور چیتلون کے کھوج پکڑ
 ایک درخت کی آڑ میں زمین پر بیٹھ گیا میں سامرون اور چیتلون کے انتظار میں آدھ گھنٹہ
 دن چڑھتا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا کچھ بڑا چلا آ رہا ہے۔ اور مجھے بیس گز کے
 فاصلہ سے نکلتا ہے۔ میرے پاس ۲۸۰ پیسے راس تھا۔ ایک جگہ آکر وہ لیکا لیکا ہوا
 سے بوسونگنے لگا اور ایک آواز نکال کر دوٹا میں نے خیال کیا کہ اب جاتا ہے۔ میں نے فوراً اپنے
 جسم کو تھوڑا سا موڑ کر اس کی بغل کو تاک کر کل وابدی وہ بڑا شور مچاتا ہوا اگر آگرتے گرتے
 میں نے ایک گولی گردن پر اور لگائی کہ وہ گرتے ہی مر گیا۔ جب قریب جا کر دیکھا تو ایک
 بڑی زبردست مادہ تھی وہ اس وقت اپنی کہو میں واپس جا رہی تھی اگرچہ دن زیادہ چڑھ گیا
 تھا لیکن چونکہ اسکے لئے وہ کوئی خوف کی جگہ نہ تھی اس لئے وہ بڑی بیفکری سے جا رہی تھی
 ورنہ یہ اندہ میرے ہی میں اپنی آمدورفت ختم کر لیتے ہیں۔

اکثر لوگ شیر سے زیادہ بچہ سے ڈرتے ہیں۔ چنانچہ سیرونج ریاست ٹوناک کا پرگنہ وسط ہند
 میں واقع ہے وہاں کے لوگ بچہ سے بہت ڈرتے ہیں اور وہاں ریحون کے زخمی کئے ہوئے

اکثر لوگ نظر آتے ہیں۔ یوسف پورہ مین مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کا تمام گال غائب تھا۔
 ادھی ناک ندارد تھی دانت اور ڈارین دکھائی دیتی تھیں۔ تمام چہرہ ایسا بگڑ گیا تھا کہ صورت
 دیکھ کر بہت معلوم ہوتی تھی۔

زیادہ اس سے خوف کہانی کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب پہلے چہرہ لگاڑتا ہی۔ اور اس قسم کے
 اکثر واقعات ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ اس کے بے بال ہونے
 کی وجہ سے اکثر کوئی خطا ہو جاتی ہے۔ ہذا کوئی لگاتے وقت بڑی ہوشیاری اور صحیح انداز
 سے کام لینا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس کے جسم کا بیچ کا حصہ نشانہ بنانا چاہئے
 ورنہ اکثر جلدی مین اور چھٹی گولی گنتی سے یا خطا ہو جاتی ہے۔

اور یہ ایسا مضبوط جانور ہوتا ہے کہ ایسی ویسی گولی کہا کر تو پرواہ ہی نہیں کرتا۔ اگر حملہ کرے
 آئے اور نے الفور موقع پر فیر کر دیا جائے تو لوٹ ہی جاتا ہے۔

جب یہ حملہ کر کے بھونیکا ارادہ کرتا ہے تو اکثر پچھلے بیرون پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس وقت
 کوئی لگانیکے لئے وہ زردی مائل سفیدی جو اس کے سینہ پر ہلائی شکل کی ہوتی ہے۔
 نہایت اعلیٰ درجہ کا نشانہ ہے۔ اس جگہ کی لگی ہوئی گولی ایسی کارگر اور مہلک ہوتی
 ہے کہ ریچھ جانبر نہیں ہوتا۔

شیر اور تیندوے وغیرہ جب حملہ کنان بڑھتے ہیں تو بڑے خطرناک ہوتے ہیں وہ بجلی
 کی طرح تیزی سے کام کر جاتے ہیں اور شکاری کو خیال کرنیکا ہی موقع نہیں دیتے لیکن
 ریچھ کو شکار کرنے میں اگر اوسان قائم رکھے جائیں تو یہ شکاری کو اطمینان سے
 بندھن لگانیکا کافی موقع دیدیتا ہے۔

ریچھ کے واسطے ہمیشہ زبردست اور بڑے تیرکار و درار اسفل استعمال کرنا چاہئے۔
 ورنہ اکثر زخمی جلا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ پرگنہ سرینچ مین ایک جگہ ہانکا دلایا گیا۔ اور مین صاحبزادہ عبد الحمید خان صاحب
 ولیعہد بہادر اور چند شکاری علیحدہ علیحدہ مولوں پر بیٹھے تھے۔ میرے مامے پر ایک ریچھ
 آیا مین یہ سمجھا کہ بس یہ آخری جانور ہے اور کوئی جانور مانگے سے نہیں نکلے گا۔ اسلئے

کہ ہمیں وہاں بڑے جانور یعنی شیر وغیرہ کی اُسید تھی۔ میں نے بچہ کو دیکھتے ہی شیر ڈر
 کا امتحان کر نیکے لئے شیر ڈھ ہی کی گونی لگائی گونی غالباً پسلیوں پر لگی۔ اور بچہ غل بجاتا
 ہوا بہا گا۔ اسکی آواز نہ کہ ایک شیر کا جوڑا جو میرے مائڈ کے نیچے سے گزرنے
 والا تھا اور ولیم ہد صاحب بہادر کے مائے سے چپکے گزرایا تھا پھر واپس لوٹا شیر تو ہانکا گا
 اور بچہ رفل کیا لیکن شیر نے ولیم ہد صاحب بہادر کے مائے کی طرف رخ کیا ایک آدمی اوبے
 مائڈ کے نیچے کھڑا تھا شیر نے اوبے آدمی کو دیکھتے ہی بڑے غصہ میں جست کرتی ہوئی آپی
 اور چاہتی تھی کہ اوبے پکڑ لے کہ اتنے عرصہ میں ولیم ہد صاحب بہادر نے اپنے مائڈ پر سے
 جو آدمی کے قدم سے کچھ زیادہ بلند تھا سر میں گونی لگائی۔ گونی بڑی کارگر بڑی اور وہ
 اوہیں قدر مون وہاں رہ گئی۔ ولیم ہد صاحب بہادر کا استقلال نہایت شاندار تھا اگرچہ
 موقع نہایت خطرناک ہو گیا تھا لیکن جس خوبی اور اطمینان سے اپنے بندوق لگائی اور
 ایک آدمی کی جان بچائی یہ صرف آپ ہی کا کام تھا اچھے اچھے شکاری ایسے موقعوں
 پر گہرا جاتے ہیں۔ اور گہرا ہٹ میں بندوق غلط لگا بیٹھتے ہیں۔

جَرک

یہہ کیقدر ست حرکت کرنے والا جانور اگرچہ قابل شکار نہیں لیکن چونکہ یہہ
 ہی ایک درندہ ہے اس لئے اس کے متعلق ہی کچھ بیان کیا جاتا ہے۔
 یہہ ایک بیڈول سا جانور ہوتا ہے۔ سر بڑا ہوتا ہے۔ اور جسم کا پھیلا حصہ نسبت
 اگلے حصہ کے کیقدر فیچا ہوتا ہے۔ اسکی آگے سے اونچائی تقریباً ۲۶ انچہ ہوتی
 ہے۔ لیکن گھٹے اور لمبے بال ہونے کی وجہ سے زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے اور
 جسوقت اپنے شکار کو دیکھ کر اپنے ایال کے بالوں کو غصہ میں پہلا لیتا ہے تو اوہی
 زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کیقدر بھورا جس پر سیاہی مائل پٹیاں
 ہوتی ہیں۔
 یہہ محض پٹوں کی وجہ سے شیر تندرہ وغیرہ سے علیحدہ نہیں ہوتا ہے۔ درندہ کیقدر

مکسا بہ ہے کہ اکثر نئے شکاریوں کو شیر کا دھوکا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر ہانکے مین مین نے ایک شکاری کو بہت دور آ کر کی جگہ یہ فرما کر کہہ کر کے خیال سے اونچائی پر ایک چٹان پر بیٹھا دیا تھا۔ اتفاق سے ایک بڑا حرکت آور آ کر اسے پیش گز کے فاصلہ پر پہنچا ہوا نکلا اور ہونے سے شیر سمجھ کر دونوں نالوں کے فیروں سے کہ وہ تھوڑی دور بہا کر ایک نالی مین گر گیا۔ اور دو ایک آواز لگا لکر گر گیا۔ اب ان شکاری صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ نالوں کا ختم ہونے کا بغیر انتظار کے فوراً بڑی بیتابی کے ساتھ بہا گئے ہوئے میسے کے پاس آئے اور مجھے ایک عجیب خوف کے ہجوم میں کہنے لگے کہ صاحب مجھے خدا نے بچا یا ایک بڑی دار شیر میرے پاس سے بہا کر جاتا تھا میں نے دل کو مضبوط کر کے اور خوب چا بچ کر ایک دم دونوں نالوں میں چوٹ دین تھوڑی دیر بہا کر نالی مین گر گیا اور چلائے لگا۔

مجھے شیر ہونے کا یقین نہیں اور میں سمجھ گیا کہ حرکت ہو گا۔ لیکن یہ صاحب اپنے نشانہ لگانے اور استقلال قائم رکھنے کی بہادر تعریف کے جارہے تھے۔ اور ہماری کہے جارہے تھے کہ سنہری شیر کا تھپا بڑی دار پیش قدم کے فاصلہ سے جاتا تھا اور اسے مین نے ہندو لگای اور مار لیا۔

آخر میں نے جا کر دیکھا تو وہ ہی غریب حرکت تھا۔ جب او نہیں بجائے شیر کے حرکت کا پتہ ملا تو بچا رہ بڑے کبیرہ خاطر ہوئے اور افسوس کے ہجوم میں کہنے لگے کہ شیر کا چیمپان لینا ہی مشکل ہے۔

اسکی دم تقریباً ۱۶۔ انچہ لمبی تھی اور چوڑی دار تھی۔ لائے نالوں کی وجہ سے ہیرے کی دم سے مشابہت رکھتی تھی۔

بڑک عام طور سے شک اور چٹانوں دار پہاڑیوں پر رہتا ہے اور رات کے وقت بہتا ہے دن کو نہاڑی سے ڈھکے ہوئے پہاڑی کوہوں۔ نالوں کو نگر وں گھنے جنگلوں میں رہتا ہے۔

اگرچہ بڑک کبھی کبھی چوٹے گائے کے بچے یا لکڑے کے بچے

پکڑ کر لیجاتا ہے۔ لیکن کبھی آدمی پر حملہ نہیں کرتا۔ اسکی بزدلی مشہور ہے۔
 قدرت نے اسکے جھاڑے میں اسقدر قوت رکھی ہے کہ میرے خیال میں شیر کے
 کسی طرح کم نہیں جو بڑیاں بشیر نہیں توڑ سکتا یہ دانتوں سے آسانی کے ساتھ چبا سکتا ہے
 اس کا ہاضمہ نہایت اچھا ہے موٹے موٹے بڑی کے ٹکڑے ثابت نکل جاتا ہے
 اور وہ ہضم ہو جاتے ہیں۔

پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ آدمی پر کبھی حملہ نہیں کرتا لیکن ایک قصہ عجیب غریب مجھے معلوم ہوا
 ہے پور کے علاقہ میں ایک پُرانا قلعہ شاہی جو کہ دیوان پڑا رہتا ہے وہاں اتفاق سے
 ایک جرگہ اندر گھس آیا۔ دروازہ پر نہیں بلکہ اندر قلعہ کے جوہرہ پر چہ سات آدمی ہمارے
 نام محافظ تھے انہوں نے ملکر اسے گھیرنا چاہا ایک شخص لٹھ لیکہ دروازہ پر ایک جانب
 کھڑا ہو گیا۔ اور باقی ماندہ پانچ چہ آدمی دوسری جانب سے پتھر مارنے لگے۔ اس طرح جب
 اسے دبایا گیا تو اسنے دروازہ کی طرف رخ کیا وہاں اس آدمی کو دیکھ کر بڑی تیزی سے
 اسی پر چڑھا اور اس کا ہاتھ منہ سے پکڑ کر توڑ ڈالا۔ اور ایک اور منہ مار کر گردن ہی توڑ ڈالی
 اس بعد منہ سے آدمی گرتے ہی فوراً مر گیا اور وہ نکل کر بھاگ گیا۔ صرف یہ ہی ایک
 واقعہ آدمی پر اسکے حملہ کرنے کا دباؤ ہے۔ درنہ نہایت ہی بزدل مشہور ہے۔

اسکے منہ اور جاذبہ کی قوت کا اندازہ ناظرین کو میرے اس حشیم دید واقعہ سے اچھی طرح
 ہو سکتا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے تیندوہ کے واسطے ایک موٹا تازہ بکرا بند ہوا یاوا
 میں ایک بڑے اور کھنے کاٹھون دار چہیری کے جھاڑ کو پشت پر لیکر ٹھق ہی جڑ میں مالا
 تیار کر کے کرنا بٹھا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک بڑا اونچا جانور مجھے آنا دکھائی دیا قریب آنے
 پر مجھے معلوم ہوا کہ بڑگ ہے اسنے بکرے کو دیکھ کر بال پھولا اسے میں نے یہ تماشہ
 دیکھنے کے لئے ذرا تامل کیا۔ اور بندوق نہیں لگائی۔ بکرے سے ڈیڑھ گز پر کھڑے
 ہو کر اسنے دو چار سیکنڈ تک یہ حرکت کی اس کے بعد یکایک اسکی گردن پر منہ مارا اور
 ایک ہی منہ میں اسقدر بڑے بکرے کی گردن کے تین ٹکڑے کر کے بکرا صرف
 ایک آواز نکال کر زمین پر گھر گھر ٹپنے لگا یہ تمام کام بڑی تیزی سے ہوا اور مجھے

اب جرک کا اگلا حصہ دکھائی نہیں دیتا تھا کیونکہ بکرے پر چھوٹا تھا اور بکرا بڑی عینی سے ٹرپ رہا تھا۔ اور اب میں گونی لگانا چاہتا تھا۔ آخر مجبوراً پچھلے حصہ پر جو چھ دیکھائی دیتا تھا بارہ بور پیر ٹیکس کی گونی لگائی جو پلیٹوں میں لگی۔ اور پیٹ میں ہوتی ہوئی طرف ران کے قریب لٹکی تمام آنتیں نکل گئیں اور جرک دو آواز میں نکال کر اور دوسری مرتبہ ٹرپ کر لیا لیا لیٹ گیا۔ میں سمجھا کہ مڑ چکا ہے اور اب بکرے کو ذبح کر لینا چاہیے اور چاہتا تھا کہ بکرے کو ذبح کروں کہ ایک دم جرک اڑھکرا کر ایک آواز نکال کر میری طرف بہت ہی تیزی سے دوڑا میں نے فوراً ریو لو اور نکال کر فیر کیا۔ ریو لو کی گونی سر میں لگی اور وہ مجھے دو گرنے کا صلہ دے کر گیا۔ اور پھر ایک دوسری گونی ریو لو کی اور ہی لگائی۔ چونکہ وہ باوجود ۴۵ سے زبردست ریو لو کی گونی کہانی کے اب بھی اویٹنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن میں مرتبہ اوس کا بالکل کام تمام ہو گیا تھا۔

اگرچہ تیندوہ بکرے کو اس طرح پکڑتا تو گردن کی ہڈیوں کو ایک منہ میں چور چور نہیں کر سکتا تھا بلکہ دو چار منہ مار کر بکرے کی وہ حالت بنا سکتا تھا جو اسے ایک ہی منہ مار کر تباہی تھی جرک اور تیندوہ کے کہو جون میں بہت کچھ شہادت ہے اگر فرق ہو تو یہ ہے کہ نرم اور تر تر میں اس کے کہو جون میں ناخون کے نشان کتنے کے کہو جون کی طرح اوکھڑاتے ہیں۔ لہذا کہو جون سے جرک اور تیندوہ میں فوراً تمیز کیا جاسکتا ہے

سُن کے یا جنگلی کُتے

جنگلی کُتے پہاڑی اور جھاڑی دار جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ہمالیہ کے دامن سے تبت تک اور اکثر ہندوستان کے پہاڑی اور جھاڑی دار حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ پرگنہ سرنج علاقہ ٹوناک جو سنٹرل انڈیا میں بہوپال کے پاس واقع ہے اور جہان پہاڑ کو سون اور ڈاناک کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میں نے دمان اکثر شکار کئے ہیں۔

یہ اکثر چوڑے کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات چہرہ سات کے چند وغینہ ہی

سیکھ جاتے ہیں۔ یہ بڑی دوزخ کا ایک چکر لگاتے ہیں اور یہ امتحان کی ہوتی بات
 ہے کہ جہاں کہیں ان کے تازہ کہوج دیکھے گئے وہاں دوسرے شکار کا نشان نہ ملایا تو
 جانور اسے ڈر کر ہٹا جاتے ہیں یا خود یہ شکار کہہ گادیتے ہیں۔ یہ ٹٹو کہہ موشی
 بہتر بگڑی وغیرہ کو شکار کر لیتے ہیں اور یہاں تک مبالغہ کیا جاتا ہے کہ شیر ہی ان کے گروہ
 سے کان بٹلے۔

ان کے متعلق چند متبر شکاری جو پر گنہ مذکور کے باشندے ہیں ذیل کا چشم دید واقعہ بیان کرتے
 ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ہم شکار کی تلاش میں ایک پہاڑ کے دامن میں پہرے سے کہ ہمارا
 گذر ایک درخت کے قریب ہوا ہم نے دیکھا کہ درخت کے نیچے سات گتے لگے ہیں۔
 اور درخت کے اوپر کسی چیز کو تاک رہے ہیں۔ ہم میں سے ایک شخص نے داؤ کر کے
 اور قریب کی ایک آڑ پکڑ کر ٹپا کیدار دونوں بندوق کی گولی ایک گتے کے چالیش گز سے
 رسید کی وہ گتا تو وہیں گر گیا اور باقی ماندہ بدحواسی سے ہٹ گئے ہم اور آگے بڑھے
 تو زخمی کتا ہی اڑھنہ کہہ لگتا تھا کہ ایک اور گولی اس کے لگائی کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔
 جب ہم درخت کے اور بھی قریب بڑھے اور ابھی ہم تقریباً وٹل گز کے فاصلہ پر ہونے
 کہ ہم نے دیکھا یکایک کوئی نہاری جسم کی چیز درخت پر سے دھم سے نیچے کودی اور کتوں
 کے جانیکے خلاف سمت بے تحاشا ہلائی۔

جب ہماری نظریں جمیں اور پہنے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تندرہ تھا۔ اور کتوں کے خوف
 سے درخت پر چڑھا ہوا تھا اس کا چیرہ کئے ہوئے تھے۔

تندرہ کے اچانک دھم سے کودنے سے شکاری نہایت خوفزدہ ہو کر چونک پڑا تھا اور جب
 کھڑا ہوا۔ جب ان کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو اکثر دیکھا گیا کہ ان کا مارا ہوا شکار بچوں کے
 قریب ملتا ہے۔ اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یہ شکار کو بچوں کے پاس گھیر لاتے ہیں
 اور یہاں آکر چھاڑتے ہیں۔

یہ معمولی گیتوں سے کچھ اونچے ہوتے ہیں انکی جسمانی ترکیب بہر یوں سے بہت ملتی
 ہے۔ ان کا رنگ کچھ سرخی مائل ہوتا ہے اور بعض کا رنگ خفیف ہندیا ہوتا ہے۔

نوجوان بیٹوں کا رنگ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے۔ بال نرم اور ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ گھنے نہیں ہوتے دم بھڑکی طرح ہوتی ہے۔

پرگنہ سرویج ہی میں ایک مرتبہ میں پہاڑی جنگل میں پہرہ ہاتا ایک جگہ کتوں کے میں نے سنا وہ کہو ج دیجے اب مجھے شکار ملنے کی کوئی امید نہیں رہی اور یالوس ہو کر واپس اپنی جگہ لوٹنا چاہا اس لئے کہ بارہا مجھے اس قسم کا تجربہ ہو چکا تھا۔ واپس لوٹتے وقت اتفاقاً سے میرا گذر ایک جگہ ہوا ایک میرے سامنے دوسری طرف سے ایک کتے کا چڑا آتا ہوا دکھائی دیا میں شکار نہ ملنے سے نہایت بے مل ہو رہا تھا اور شکار نہ ملنے کی وجہ سے کبھی یہ ہی کہتے تھے اس لئے میں اسے سخت جلا ہوا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی نہایت خاموشی سے ایک آٹھ پکڑ کر بیٹھ گیا جوڑا مجھے ۱۰ گز کے فاصلہ سے گذر کر جانے لگا میں نے ۵۰ بور رائفل کو سنبھال کر ایک سیٹی دی وہ ایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگے میں نے اول نر کے جوڑے ہونے کی وجہ سے پھانسا جاتا تھا کوئی لگائی۔ اس کے دونوں پٹھڑ ٹوٹ گئے اور وہ گر گیا۔ لیکن برابر اوٹھنے کا ارادہ کئے جا رہا تھا۔ مادہ چند قدم بہاگ کر پہر لوثی۔ اور اپنے نر کو تڑپتا ہوا دیکھنے لگی۔ میں نے اس کے ہی کوئی لگائی اس کی آنتیں نکل گئیں اس نے اپنے منہ سے آنتیں نکلی کر باہر پھینک دیں اور بہاگنا شروع کیا۔ لیکن آگے چل کر باقی ماندہ آنتیں اور نکل پڑیں اور پہر اسی آنتیں نکلنے میں مشغول ہونا پڑا اتنے میں میں نے ایک اور کوئی لگائی جس سے دھوکہ کی ہڈی کتر کاٹ ٹ گئی اور اب وہ بالکل ہیکار ہو گئی تھی۔ مگر ایسی سخت جان تھی کہ مجھے ایک ریو اور کی کوئی اور سر میں لگانا پڑی۔ ایک مرتبہ میں پانی پر مالے میں بیٹھا ہوا تھا کہ چار کتے پانی پینے آئے اور آکر پانی پینے لگے۔

دو کتے بالکل لے ہوئے پانی پی رہے تھے میرے پاس اس وقت آٹھ بورگن تھی حسین ایل جی۔ شاٹ بہرہ ہوا تھا۔ مجھے تقریباً بیس گز کا فاصلہ ہو گا۔ میں نے دونوں کے سر ملا کر کل دہائی۔ ایک کتے کے تین دانے سر میں لگے اور وہ اوچل کر اسی جگہ رہ گیا۔ دوسرے کے ایک دانہ گردن میں اور تین پٹھڑ پر لگے تھے وہ ۱۰ گز بہاگ کے گر کر مر گیا۔

بہتریا

یہ ہندوستان میں قریب قریب تمام جگہ پایا جاتا ہے خشک کھلے ہوئے
حصوں کو چھاڑی کم ہو اور نلے ڈڑے زیادہ ہوں پسند کرتا ہے۔ اسکا رنگ سبزی
اور ہورے پن مائل ہوتا ہے اور کبھی قدر سیاہی مائل ہی ہوتا ہے۔
جسمی حیثیت سے یہ بڑا ہوتا ہے چھاڑے سے اور نہایت قوت دار اکھین کسیندر
اند ر بٹھی ہوئی اور ٹمٹاتی ہو میں۔

یہ زیادہ تر جوڑے سے رہتا ہے اور اکثر چبہ چبہ سات سات ہی اکٹھے ہو جاتے
ہیں۔ اسوقت یہ بڑے خوفناک ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ ہر دن کوٹھاکوں
کی طرح متول کر کے پکڑتے ہیں۔ بہتر اور بکریوں کے جانی دشمن ہیں یہ میرا چشم دید ہے
ہے کہ ایک مرتبہ ایک جوڑے نے ایک بکری کو پکڑا ایک ایک طرف اور دوسرے
دوسری طرف سے کھینچا۔ یہاں تک کہ بکری کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور ایک ایک جانب
لیگیا اور دوسرا دوسری جانب۔

ایک مرتبہ ایک بہتر یا بکری کی کمر پکڑ کر اوٹھا کر بچلا۔ گڈریوں نے اسکا تعاقب کیا۔
تھوڑی دور بہتر بکری نیجان یڑی ملی جو چند سیکنڈ بعد مر گئی دیکھا تو جو حصہ بہتر کے
کے منہ میں تھا ساتھ بڑی اور گوشت کٹکڑاؤ کے منہ میں چلا گیا۔ اور باقی حصہ گر گیا۔
بعض جگہ یہ آدمیوں پر بھی لگے ہوتے ہیں اور عورتوں بچوں کو مارتے اور تنگ کرتے ہیں
چنانچہ بیس برس پہلے کا ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ اُس وقت میری عمر کم ہی اور میرے
شکار کا بھی اوائل تھا شاید مجھے شکار کھیلنے تین سال گزرے ہونگے۔ جب میں اپنے ایک
گانوں میں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک کسان کے لڑکے کو جسکی عمر نو سال کی تھی پکڑ لیا
اور اس کا پیٹ پھاڑ کر کچہ ہی کھانے پایا تھا کہ آدمی اکٹھے ہو کر دوڑ پڑے اور اسے
چھوڑا لائے۔ لیکن بچے کا کام تمام ہو گیا۔ اسوقت بہتر یوں کا بڑا زور تھا۔ اور اکثر اس قسم
کے واقعات سننے میں آتے رہتے تھے۔ اون بہتر یوں میں سے اس زمانہ میں مشکوک

مارے گئے باقی کے کہین اور چلے گئے ۔

مین نے اکثر بہیرے مارے ہین اور مین نے اندازہ کیا ہے کہ بہیرے یا اپنے بوتہ سے زیادہ مضبوط اور سخت جاوڑ ہوتا ہے اگر دل کے قریب یا سر میں کوئی نہ لگے تو یہ ضرور کوئی کہا کہ چلا جاتا ہے ۔

خرگوش یا سسا

خرگوش نہایت عام جانور ہے کہ ہر تہی سے متبری شکاری ہی اسے اکثر شکار کر چکا ہو گا۔ اس لئے اسکے متعلق زیادہ تفصیلی حالات لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں موسم گرما میں اسکا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور اسی موسم میں یہ بہ کثرت سے ہی پائے جاتے ہین۔ چونکہ اس زمانہ میں جھاڑی وغیرہ خشک ہوتی ہے اور زراعت نہیں ہوتی اس لئے اسے دوڑنے اور چھپنے میں بڑی آسانی ملتی ہے۔ دوپہر کو یہ خشک جھاڑوں میں چھپے بیٹھے ہوتے ہین اور جب کئی شکاری ملکہ اور ایک لائن باندھ کر چلتے ہین تو اکثر یہ سامنے سے اڑھک رہا گتے ہین اور بڑی آسانی سے نہر چہرہ سے شکار کر لئے جاتی ہین۔ اگر اسکے چاروں طرف پہرنا شروع کیا جائے تو یہ دبک جاتا ہے اور پہر ہتھوڑا ہو قریب سے بندوق لگانا موقع مل سکتا ہے ۔

اونٹ پر سے اسکا شکار خوب کیا جاتا ہے اسلئے کہ جہاں کہین ہی بہاگ کر چپتا ہے اوپر سے دیکھ لیا جاتا ہے۔ اور پہر اونٹ سے ایک چکر لگا کر بڑی آسانی سے مار لیا جاتا ہے اکثر راجپوت لوگ اسی صورت سے شکار کھیلتے ہین ۔

رات کے وقت جب پانی یا کیتون پر ہرنوں کے واسطے بیٹھے ہین تو یہ بہ کثرت آتے ہین اگر صرف انکو ہی شکار کرنا مقصود ہو تو بندوق سے شکار کرنا چاہئے ۔ اور اگر ہرنوں کا ہی شکار کرنا منظور ہو تو بی۔ ایس۔ اے نمبر (۱۲) ہوائی رائیفل سے انکو شکار کرنا چاہئے تاکہ آواز نہ ہو اور ہرن نہ چمکین۔ ہوائی رائیفل سے یہ بخاموشی مار لئے جاسکتے ہین۔ اگر ہرن آئین تو بڑی بندوق لگائیں ۔

لڑی کے علاوہ اور موسم میں اس کا گوشت لذیذ نہیں ہوتا اور گرمی میں یہ تیار ہی ہوتا ہے۔
 رگ رسیقل یا سیلون ۲۲ پور اس کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ یہ مالے میں ہرن کی
 طرح ہوشیاری سے شکار کو نہیں دیکھ سکتا۔

چکارہ یا چنیکلا

یہ ہندوستان کے چوٹے ہرنوں میں ایک عام ہرن ہے اس کا رنگ سرخی
 مائل ہوتا ہے۔ قدر میں نہایت خوبصورت ہوتا ہے اسکی سیاہ بڑی آنکھیں خوبصورت
 میں ضرب المثل ہیں یہ چلتے وقت ہمیشہ اپنی سیاہ پانچ آنچی دم ہلاتا چلتا ہے۔ ٹانگین
 نہایت پتلی اور خوبصورت ہوتی ہیں۔ سینگ نر کے دشل سے پندرہ انچہ تک لمبے ہوتے ہیں
 ۲۰ انچہ کی اوپر کی نوکین تو صاف ہوتی ہیں باقی اور تمام سینگوں پر گنڈے پڑے ہوتے
 ہیں شکارنگ سر سے پیر تک سیاہ ہوتا ہے۔ مادہ یا چکاری نر سے کی قدر چوٹی ہوتی
 ہے اس کے سینگ تقریباً ۵۔ انچہ ہوتے ہیں اور بہت کم گنڈے ہوتے ہیں۔ زیادہ
 ترسیدے ہوتے ہیں لیکن بعض بعض خمیدہ ہی ہوتے ہیں۔

یہ جانور ہندوستان کے پہاڑی خشک نون اور دروں میں رہتے ہیں صاف
 میدانوں میں یہ بہت کم پاتے ہیں۔ دہلی سے آگے بڑھ کر آروہ مراد آباد۔ لودرنگال میں
 نہیں پائے جاتے۔ پہاڑی اور پتیلی حصوں سندھ راجپوتانہ اور شمالی و مغربی پنجاب
 میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ریٹیلے میدانون میں جہاں چتر میری کی چاڑی کثرت سے ہو اور جہاں زراعت کے
 کھیت ہوں یہ نہایت شوق سے رہتے ہیں۔

چیناچہ زراعت والے گاؤں کے اطراف میں جہاں کچھ امن کی جگہ ہوتی ہے قریب
 ہی نالوں وغیرہ میں یہ بکثرت ملتے ہیں۔

اس کا شکار گھوڑے، بیل، بھینسے وغیرہ کی آڑ سے اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم لوگ بیل یا
 تانگہ ہی کی آڑ سے شکار کیلئے ہیں اور جو دیکھنے میں بہت زیادہ چکے ہوئے ہیں تو دور

سے اونکے ہانگنے کے رخ کا اندازہ کر کے اور مول میٹھ کر ہر رنگ سے گیسروائے ہیں۔ اور جب اچھی طرح مزدہرا جاتے ہیں تو ۳۰۔ ایس جی سے مار لیتے ہیں۔ بڑے رائیفل ایکسپریس وغیرہ انکے واسطے کسی طرح موزون نہیں۔ اور ۳۱۔ بور شارپ شوٹر اور ۳۰۔ بور شیر وڈ سے ہتر کوئی رائیفل نہیں۔

ہرن کا لاموڑی

یہ ہرن بھی چکارہ کی طرح عام طور سے مشہور ہے اور ہندوستان میں قریب قریب ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ کہلی ہوئی مزرعوں زمینوں میں رہتے ہیں۔ جہاڑی اور پہاڑ وغیرہ ناپسند کرتے ہیں۔

نر ہرن کا لاناہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ نہایت چمکدار رنگ اور متناہیں اعضا سے نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ نہایت تیز اور چمکدار پہلا لگین ہرنے والا جانور ہے۔ اسکی کانڈبے تک اونچائی تقریباً ۳۴۔ انچہ ہوتی ہے جب پہنا ہوتا ہے تو مادہ کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہے لیکن جون جون سیرنا ہوتا ہے اوپر سے سیاہ ہوتا جاتا ہے گردن کے اوپر سینگوں کے بیچ تک پشت کا حصہ بعض کا مادہ کے رنگ کی طرح اور بعض کا خافی رنگ ہوتا ہے باقی تمام مکر سیاہ ہوتی ہے۔ دم کے نیچے رانوں کا کچھ حصہ سفید ہوتا ہے۔

سینگ بڑے بڑے بلدار نہایت خوبصورت ہوتے ہیں عموماً ۲۱۔ انچہ کے لمبے ہوتے ہیں۔ مین نے اب تک تقریباً ۸۰۰ کانے ہرن مارے ہیں صرف دو ہرنوں کے سینگ ۲۷۔ انچہ کے تھے جنہیں سے ایک ہرن کے سینگ اب بھی میرے پاس موجود ہیں انہیں بڑے سینگ مین نے آج تک نہیں دیکھے۔

نر جب جوانی پر آتا ہے تو ہنریا رنگ ہوتا ہے۔ اور پہر بعد کو کالا ہو جاتا ہے۔ انہیں ایک قسم کو ترا ہے جو بوڑھا ہو کر بھی مادہ کے رنگ کی طرح نرمی مائل جو بے رنگ کا ہوتا ہے۔

مادہ زردی مائل پھربے رنگ کی ہوتی ہے اور کمر کے دونوں جانب دو ہلکی پھوری لکیریں ہوتی ہیں۔ سینک نہیں ہوتے لیکن ایک شکاری کا بیان ہے کہ اسنے ایک مڑی ماری تھی اسکے سینک ہی تھے مگر نہ کی طرح نہ تھے چھوٹے تھے اور دراصل یہ عجیب بات ہے یہ اکٹھے تنوشتو کی ڈارون میں رہتے ہیں۔

میدانون میں جہاں یہ ہمیشہ رہتے ہیں کالے نر اکیرن یعنی بیٹھنے کی جگہ بنا لیتے ہیں اور وہ زیادہ تر ڈار سے علیحدہ ہو کر ادن پر بیٹھے رہتے اور شام کو اوٹھکر راعت تباہ کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں جو مست ہو تباہ وہ موڑیوں میں مل جاتا ہے۔ انکی چیلنگیں قابل دید ہوتی ہیں انپر مول کرنا بڑا اچھا طریقہ ہے۔ اسنے کچکاروں کی طرح یہ جس طرف رخ کر لیتے ہیں پھر نہیں لوٹتے۔

بہتوں میں انکے کہج ویکھکر موقع سے مالتیار کرایا جائے اور بہتر ہے کہ گراب سے شکار کھیل جائے میں نے ایک ایک فیہ میں چار چار تک ہرن مارے ہیں گوئی کے لئے وہ ہی رائفلز جو چکاروں کے لئے کارآمد ہیں انکے لئے ہی موزوں ہیں۔ مول اور مارا میں چکارے سے چینیہ بمقابلہ کے زیادہ مشکل ہے۔

چوسنگا اور بیڑ کی

چوسنگا نر ہوتا ہے اور بیڑ کی اوسکی مادہ ہوتی ہے۔ ہندی میں اسے بیڈلا بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے مختلف پہاڑی اور گہنی جھاڑی دار حصوں میں پائے جاتے سینٹرل انڈیا میں انکی زائد کثرت ہے۔

یہ نہایت چمکیل اور دھکیل جانور ہوتا ہے۔ اور اچانک ایسے قریبے اوٹھکر بھاگتا ہے جہاں اسکے ہونے کا گمان ہی نہیں ہوتا۔ اور جب بھاگتا ہے تو آڑ پکڑ کر۔

ہرنوں میں یہ سب سے چھوٹی قسم ہے۔ جسارت میں چکارہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور مادہ کا قد اس سے ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ رنگ سرخ ہو رہٹ مائل ہوتا ہے۔ اور سپرانا ہو کر نر کا رنگ پشت پر سے ہلکا سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اگر فاصلہ سے دیکھا جائے

تو نیچے پیٹ پر سے ہو رہا اور ٹانگیں گنڈیدار سی ہوتی ہیں یہ گنڈے کچھ سفیدی اور نیلا ہٹ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بال بڑے ہوتے ہیں اور نر کے چکارہ سے کسی قدر موٹے ہوتے ہیں۔ گہریاں پتلی اور لمبی ہوتی ہیں۔ اور یہ گہریوں کی کوکون کے بل چلتا ہے۔

نر کے چار سینک ہوتے ہیں دو چھوٹے آنکھوں کی سیدھ میں اور دو بڑے جس جگہ عام طور سے سینک ہوتے ہیں۔ اوپر کے سینک زیادہ سے زیادہ ۴ یا ۵ انچہ لمبے سیدھے اور صاف ہوتے ہیں نیز گادوم ہوتے ہیں۔ نیچے کے چھوٹے ڈیڑھ انچہ سے زائد لمبے نہیں ہوتے اور یہ بہت بعد میں نکلتے ہیں جب یہ پورے طور سے جوان ہو جاتا ہے دم سام کے ہرنگ ہوتی ہے۔

بڑی گہانسی یا جھاڑی میں یہ خرگوش کی طرح دبکا رہتا ہے اور بہت کم چلتا پھرتا ہے چونکہ یہ ایک دم شکاری کے پیروں میں لٹک رہا لگتا اور آڑ پکڑتا ہوا لگتا ہے اسلئے یہ بندوق کی رو بہت کم آتا ہے۔

علاقہ جہالا والا میں ۵ مارچ ۱۹۷۰ کو ۳ بجے عصر کے میں کافی سندھ ندی پر چلتا ہوا گولے میٹھنے کو جا رہا تھا۔ میرے کیمرے ندی کا فاصلہ تقریباً ۲۰۰ گز ہو گا راستہ میں پیش دیکھا کہ ایک نر اور تین بیٹریاں گہانسی میں سے نکل کر پانی کے کنارہ کنارہ جا رہے ہیں۔ میرے ہاتھ میں ۳۲/۴۰ رائفل تھا اور وہ مجھے ۱۲۵ گز پر تھے میں نے نر کے گولی لگائی اور وہ اوچھل کر گراتینوں مادہ کو دگڑا اور تھوڑی دور جا کر دیکھنے لگیں میں نے ایک مادہ پر ہی فیر کیا وہ بھی گر گئی۔ اور پھر دوسری پر اور اتفاق سے وہ بھی رہ گئی اب صرف ایک باقی رہ گئی تھی اور وہ ۲۰۰ گز پر جا کر کھڑی ہو کر دیکھنے لگی میں نے اس پر ہی فیر کیا لیکن گولی ذرا میس ہو گئی اور وہ بہاگ لگی۔ میں نے فیرت پھر تینوں کو دھج کر لیا۔

پھر گنہ سرویج میں یہ بہت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میں نے صرف ایک مرتبہ کے شکار میں ۲۵ مارے تھے۔ اس کا گوشت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر کسی ہرن کا

گوشت نہیں ہوتا۔
چکارہ کی طرح یہ اکہر بناتا ہے اور پابندی کے ساتھ وہاں جا کر میگنی اور پشیاب کرتا ہے۔ ہانکے میں یہ اکثر نکل آتا ہے۔ اور شکاری چاہے تو مار سکتا ہے۔

چیتل

یہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں ملتا ہے۔ اس کے دامن راجپوتانہ اور اکثر جگہ بہ کثرت پائے جاتے ہیں خصوصاً راجپوتانہ میں دلیسی ریاستوں کی رکھنوں کو ٹہ بوندی جہلاؤ میں انکی بڑی افراط ہے۔

یہ چوٹی جھاڑی کی پہاڑیوں کے دامنوں میں خصوصاً دریا کے قریب رہتا بہت پسند کرتا ہے۔ نہ مچھانگ، کارنگ، سرخی اور زردی مائل لاکھا سا ہوتا ہے اور ایک گہری لاکھی بچی مکر پر ہوتی ہے نیچے کا حصہ ہوا سفید اور تمام جسم پر سفید و خوبصورت گل کی قدر و قوس نما خطوں میں پڑے ہوتے ہیں۔ دم لمبی بالوں دار سام جیسی ہوتی ہے اور نیچے سے سفید ہوتی ہے۔ بعض نر کے سینک او کی جسمانی حیثیت سے ہی بڑے ہوتے ہیں۔ اور دونوں برابر اور یکساں ہوتے ہیں اور ہر ایک سینک میں تین تین شاخیں ہوتی ہیں۔ اسکے سینک جھاڑیوں کا کوئی خاص موسم نہیں ہے چونکہ ایک ہی وقت میں میں نے تین چتیل مارے اور ان میں سے ایک بہت بڑا نر بغیر سینگوں کا تھا دوسرے کے بہت بڑے سینک تھے اور اوپر مچھل کی طرح روئیں تھے اور باریک کہاں تھی کہ ذرا ہی خراش سے خون نکل آیا تھا۔ لیکن اندر سختی تھی۔

تیسرا پورے سینگوں کا تھا اور اسکے سینک اصلی سینگوں کی طرح تھے جیسے عام طور سے چتیلوں کے ہوا کرتے ہیں۔ سبب یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے انکی پیدائش کا خاص موسم نہیں اس کی طرح انکے سینک جھاڑیوں کا بھی موسم نہیں بلکہ جب اپنی خاص عمر پہنچے ہوتے ہیں سینک جھاڑتے ہیں مادہ نر سے چھوٹی اور کالے ہرن کے سینک پر

بڑی ہوتی ہے۔

یہ پہاڑوں پر کم چڑھتا ہو۔ اور رہتا ہی کم ہے۔ چوٹی چوٹی پہاڑیوں پر جہاں مٹی ہوتی
جھاڑی ہوتی ہے اور جہاں نلے اور ڈرے وغیرہ جھاڑی سے ڈبکے ہوتے وہاں یہ بڑی
خوشی سے رہتے ہیں اور ایسی ہی جگہ پائے ہی جاتے ہیں۔

دوپہر کو یہ سایہ میں رہتے ہیں اور جب ہنگامے جاتے ہیں تو بہت چوری سے
چھپکے جھاڑی ہی جھاڑی میں نکل کر بھاگتے ہیں۔ یہ سینگوں کو کمر پر رکھ کر اور گردن لمبی
کر کے اور سر نیچے جھکا کر بڑی خوبصورتی سے بھاگتے ہیں۔

ایک تو اس کا آدمی سے آڑ پکڑ کر بھاگتا دوسرے چونکہ اس کا رنگ جھاڑی کے رنگ میں
مل جاتا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات بندوق لگانا تو کجا اسے دیکھنا ہی مشکل ہوتا ہے۔
میں نے انہیں ۶۰ تک کی تعداد میں ایک ڈارمیں دیکھا ہے۔ بڑی ڈارمیں پانچ چہرے
نر بڑے ہوتے ہیں اور چوٹی ڈارمیں ایک دو۔

میں جب کبھی رات کو پانی پر انکے اور شیر تندرہ وغیرہ کے لئے ندی پر بیٹھا ہوں تو مغرب
ہی سے انکی آواز سننا رہا ہوں۔ جب یہ کوئی درندہ دیکھ پاتے ہیں تو ایک باریک
آواز دے کو، کو، کا لگاتے ہیں جو پہاڑ میں گونج کر ایک خاص کیفیت دہین پیدا کرتا ہے
جس کے لطف سے شکاری ہی کا دل واقف ہو سکتا ہے۔

گذشتہ جون ۵۷ء میں میں ایک نیچے تیر ونگا مال تیار کر کے پانی پر بیٹھا اور دوسرے
مالے میں میری ایک ساتھی سید صاحبہ جو شکار کے بڑے شوقین تھیں بیٹھیں۔ اتفاق سے
اونکے مال پر ایک شیر آگیا اور سنے نہایت اطمینان سے اگر پانی پینا شروع کیا۔ شیر کا سید صاحبہ
سے صرف بیٹس گز کا فاصلہ تھا اونکے پاس چار بوریکنالی بندوق تھی اور اونکے ہاتھ پر
توب چڑھی ہوئی تھی اگر وہ اوسان قابم رکھ کر اطمینان سے بندوق لگاتے تو اسے ضرور
مار دیتے۔ لیکن گھبرا گئے اور ایک نا تجربہ کار لڑکا جو انکے ساتھ مالے میں بیٹھا ہوا تھا اور
بھی زیادہ گھبرا گیا۔ گیلرٹ میں انکے کسمانے کی وجہ سے شیر کو علم ہو گیا تھا یا وہ اللہ اعلم
کیا بات تھی ہر حال شیر مال کے اور ہی قریب آگیا اور صرف دھن گز پر آکر کھڑے ہو کر بڑے

روز سے دھاڑا اور سبکدوش گزرا۔ سید صاحب کی ماہی ڈر کے بری لگتی تھی اور لڑکے بچارہ کا قودم ہی دکھلا۔ دونوں نہایت خوف زدہ تھے آخر خدا خدا کر کے شیر ملا شیر کے جاتے ہی دونوں آدمی ماہی سے اٹھ کر کیمپ کی طرف پہاگے اور کیمپ میں آگئے۔

شیر دو روز سے میرے ماہی کے سامنے پانی پیتا تھا اسلئے کہ اس کے کہو جون سے پتہ چلتا تھا۔ لیکن قاعدہ ہے کہ نئے آدمی کے سامنے شکار زیادہ آتا ہے۔ چنانچہ اس روز میرے ماہی پر نہیں آیا اور سید صاحب کے ماہی پر گیا۔ ایک مرتبہ مجھے ۱۰ گز کے فاصلہ سے بولا تھا لیکن میں یہ سمجھا کہ ۱۰ گز پر ہے۔

مجھے کیا علم تھا کہ سید صاحب ماہی سے اٹھ کر چلے گئے ہیں رات کے دو بجے میں اپنے ماہی سے اٹھ کر ادھنیں اٹھانیکے لئے اونکے ماہی پر آ رہا تھا کہ ایک بڑا سیچہ میری نظر پڑا وہ اونکے ماہی کے سامنے پانی پی رہا تھا۔ مجھے تعجب ہوا اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا۔ مجھے میدان میں دیکھ کر غالباً اپنا شبہ ہٹانیکے لئے وہ میری طرف بڑھا۔ لیکن میری ہندوق کی جھلک دیکھ کر اور ایک آواز نکلا کہ وہ فوراً بڑی تیزی سے واپس لوٹ کر ہاگ گیا۔ سید صاحب کے ماہی سے اٹھ کر چلے جانے کا مجھے افسوس ہوا مجبوراً میں بھی کیمپ میں واپس آگیا اور سید صاحب سے شیر کی تمام سرگزشت سنی۔

چیتیل سردی کے موسم میں صبح دن نکلتے نکلتے پانی پی جاتے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں ۳ بجے سے شام تک پانی پیتے ہیں سید صاحب کے واقعہ کے دوسرے روز میں اسی ندی پر تین بجے سے آ بیٹھا۔ میں اس کنارہ بیٹھا تھا اور چیتیل دوسرے کنارہ پر ۱۵ گز پر پانی پیتے تھے۔ میں نے شام تک چھانٹ چھانٹ کر بڑے بڑے سینگوں کی پانچ چیتیل پر ہمیریس ۲۸ بور رائفل سے مار لئے۔

تیسرے روز شام کے قریب میں اپنے کیمپ ندی پر جا رہا تھا کہ راستہ میں چیتیلوں کی ایک ڈار چھ ملگئی مین نے اونہیں سے سات چیتیل ۳۲/۴۰ رائفل سے مارے اونہیں ایک نر چیتیل اس قدر موٹے اور بڑے سینگوں کا تھا کہ میں نے اب تک نقشہ بناؤ بیٹھو چیتیل

مارے ہیں لیکن ایسے بڑے سینگوں کا کہی نہیں دیکھا تھا وہ سینگ اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ غرض چار روز میں جو دھان شکار ہوا اسکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

چیتل - چوٹے سینگوں کے سامر - زبردست نیل - بہتر کیاں جنہیں ایک نہ تھا۔
ریچہ - تیندوے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب چیتلوں کو پیدل تلاش کیا جائے تو بڑی شکاری عمل میں لائی جائے۔ ہمیشہ ہاتھ میں زبردست رائفل رکھنا چاہیے چونکہ اکثر جس جگہ یہ ہوتے ہیں وہاں درندے ضرور ہوتے ہیں۔ اور اکثر کسی درندہ سے مدد بھیڑ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایک بڑے کے قطعہ میں جو ندی کے بچے میں ڈیڑھ سو گز چوڑا اور دو سو گز لمبا واقع تھا اور جہاں بسی اور گہنی گہاٹس تھی میں نے چالیس آدمیوں سے ہارکا دلوایا میں نکلنے کی جگہ ۸۰ بوریمیس لیکر کھڑا ہو گیا۔ چند آدمی زور سے چلائے کہ آتا ہے لیکن مجھے کوئی جانور کچھ عرصہ تک نہ دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ ترکیب درندہ کی ہے اور اب صاف میدان میں کھڑا ہونا ٹھیک نہیں۔

چنانچہ میں ایک بڑے سے جھاڑ کی اڑ لیکر اور ایک گھٹنا ٹیک کر تیار بیٹھ گیا۔ وونٹ کے بعد ایک خفیف سی آہٹ ہوئی لیکن ذرا دیر کے بعد موقوف ہو گئی جس سے مجھے درندہ ہونے کا اور بھی یقین ہو گیا۔ کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھے چالیس گز پر جس جگہ کہ کہ میں ابھی چھوڑ کر آیا تھا کھڑا ہو کر میرے طرف غور سے دیکھنے لگا اس عرصہ میں میں اپنا رائفل سجوبی ملا چکا تھا۔ میں نے بڑے اطمینان سے کل بائی گردن کی جڑ میں گولی لگی اور ایسی موثر کہ وہ صرف تھوڑی دیر تک دم ہلا کر مر گیا۔

جس جگہ لنگور درختوں پر چڑھ کر تیندوے وغیرہ کہاتے ہیں وہاں چیتل درختوں کے نیچے چھوٹے جاتے ہیں اور جب قدر پہل اوٹے نیچے گرتے ہیں انکے حقمہ میں آتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ پانی پر بیٹھا ہوا تھا میں نے یہ سیر دیکھی۔ جب لنگور ایک

درخت اور گرد و سر درخت پر چڑھتے تھے تو یہ بھی فوراً بھاگ کر اسی درخت کے نیچے آ
 کھڑے ہوتے تھے اور لنگوروں سے بالکل نہیں ڈرتے تھے یہاں تک کہ بعض لنگور
 چیتیل کے تہیڑ بھی مار دیتا تھا تو یہ نہ کان دبا کر دوسری جگہ کو دیکر کھڑا ہو جاتا تھا۔
 جہاں یہ ہوتے ہیں وہاں ہانکے میں شیر وغیرہ سے پہلے بکثرت نکلتے ہیں۔ پرگٹ
 سرویچ میں انکی نہایت کثرت اور وہاں میں نے بہت زیادہ شکار کئے ہیں اس سے
 کہ مجھے اس جانور کا شکار کرنا دل سے پسند ہے اور میں بڑے شوق سے اسکا
 شکار کھیلتا ہوں۔

پارہ یا ہاگ ڈیر

یہ ایک ہرن کی قسم ہے جیسے چوٹا سام کہنا چاہئے۔ یہ اسقدر گھاس میں چھپا
 ہوا رہتا ہے کہ ہرن کی طرح اسپرڈاؤ گھات کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اکثر شکاری اسکا
 نہایت قریب سے ہو کر گزر جاتے ہیں اور یہ بالکل خاموش چھپا ہوا کھڑا رہتا ہے اور
 نہیں بھاگتا اور جب بھاگتا ہے تو نہایت قریب لٹک کر اور ایسی اڑ پکڑ کر کہ بندہ ق کا
 سخت مشکل ہوتا ہے۔

یہ ترائی جنگلون اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں راجپوتانہ
 میں بالکل نہیں پائے جاتے یوپی میں گنگا اور جمنا کے کناروں پر جہاں گھاس اور
 میدان ہیں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

جب اسکے جیک گونی لگ جاتی ہے اور آدمی اسے پکڑنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ چہین
 چہین "آواز نکال کر بڑی طرح چھیٹتا ہے۔

نر کی قدر نہ چیتیل سے ملتا ہے لیکن اسقدر خوبصورت نہیں ہوتا۔ نر کے سینگ
 یا چیتیل جیسے ہوتے ہیں مادہ کے سینگ نہیں ہوتے۔ موٹا لمبا جسم ہوتا ہے
 اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ بڑی موٹی کے قریب قریب برابر ہوتا ہے
 لیکن جسم میں کچھ بیماری ہوتا ہے۔

یہ سور کی طرح لمبی دوڑ بھاگتا ہے نہرن کی طرح چلا لگتا ہے نہر بنا ہوا نہیں بھاگتا۔ اور جیسا سپر زیادہ پڑتا ہے تو لمبی گردن کر کے اور سر جو کچھ کر چپا ہوا بھاگتا ہے۔ اس کا رنگ کتھی ہوتا ہے اور جسم پر بال سام کی طرح ہوتے ہیں۔ بلحاظ قدر کے اس کے سینگ چیتل سے چوڑے ہوتے لیکن شاخدار ہوتے ہیں اور چیتل کی طرح یہ بھی سینگ جھاڑتا ہے۔ یہ گہنی جھاڑی کو بہت پسند کرتا ہے۔ یا کچھ کھلے میدان کو جس میں گھاس زیادہ ہو اور جھاڑی بٹھی ہوئی ہو۔ یہ اکثر سوروں کی جگہ پانی کے قریب جنگلون میں رہتا ہے۔ ہین اور تری جہان گھاس بڑی ہو ضرور ملتے ہیں۔ جب ہاتھوں کی لائن بانہر ہو شہ پتند وہ وغیرہ کے لئے مانکا دیا جاتا ہے تو برد گھاس وغیرہ میں یہ بہت زیادہ نکلتے ہیں اگر ہانگنوں پر گونی لگائی گئی ہو ہمیشہ اونچے ہونے جاتی ہے۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ اکثر اسپر گونی خط لگاتی ہے۔ شکاری کو اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیے اور خوب اندازہ کر کے گونی لگانا چاہیے۔ اگر یہ گھاس میں چپا ہو تو قریب نہ لگے۔ لگانا چاہیے باقی جیسا موقع ہو۔ بہر حال اسپر گونی لگانے کے موقع میں پاشا کے ملتے ہیں۔ یعنی جلدی فیر کر نیکی۔

نیل گائے یاروج

یہ ہندوستان میں بڑے ہرنوں میں نہایت مشہور عام جانور زمین سے ہیں۔ زیادہ تر کم جھاڑی دار جنگلون اور میدانوں میں پائے جاتے ہیں قریب قریب۔ ہندوستان کے تمام حصوں میں ملتے ہیں خصوصاً راجپوتانہ کی ویسی ریاستوں میں یہ پلے ہوئے جانوروں کی طرح محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ سینٹرل پروونس میں پنجاب یوپی میں انکی نہایت کثرت ہے۔ نہر یعنی نیل جون جون پڑانا ہوتا جاتا ہے نیلا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب بہت پڑانا ہوتا ہے تو سیاہی مائل نیلا ہوتا ہے اور پاؤں تک سیاہ ہو جاتے ہیں جنہر سفید گندے پڑے ہوتے ہیں۔ اگلا حصہ

کی قدر اونچی ہوتا ہے۔ دم گانے کی طرح ہوتی ہے نیچے گھٹتا ہوتا ہے اور چوڑے
پچھلے پاؤں کی کچ تک پہنچتی ہے۔ گلے پر سفید اور سفیدی کے نیچے سے سیاہ بانگی
ایک ڈاڑھی نکلی رہتی ہے۔ کندھے سے گردن تک ایال سی ہوتی ہے۔ سینک
گلاؤں میں پیشانی پر ہوتے ہیں کچھ سیدھے اور آگے سے نوکین خمیدہ ۱۹ انچہ سے
زیادہ لمبی نہیں ہوتے مادہ کارنگ سرخی مائل شتری ہوتا ہے۔ اور سینک نہیں
ہوتے لیکن مین نے ایک مرتبہ رو جڑی شکار کی تھی جبکہ پانچ انچہ کے سینک تھے
میں یہ سمجھا تھا کہ مر ہے اسلئے کہ رنگ بھی نیلا ہٹ مائل تھا۔ لیکن دراصل پیرانی
مادہ تھی۔

یہ بڑے بڑے درختوں اور زائد گھاس کے جنگل میں رہنا پسند کرتا ہے۔ ڈھاکے
جنگل میں ہی بہت رہتا ہے۔ یہ نہ زراعت کے سخت دشمن ہیں۔ چار پانچ سے
لگا بیس بیس تک اکٹھے رہتے ہیں۔ لیکن مین نے ۸۰ و ۹۰ تک کی ڈارین دیکھی۔
ہیں۔ اون بیڑوں میں جہاں پلاؤ جانور دن کی طرح رکھے جاتے اور جہاں ان پر بندوبست
بہت کم چلتی ہے ایسی تعداد میں دیکھے جاتے ہیں۔
لیکن جہاں بندوبست چلتی رہتی ہیں وہاں یہ کم تعداد میں ہوتے ہیں اور اس قدر
چمکیے اور ہما گئے وائے ہوتے ہیں کہ ایسے بہرے جانور پر بعض اوقات ڈارین بھی
داؤ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ فوراً شکاری کو دیکھ لیتے ہیں۔ یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ
آسانی سے مارے جاسکتے ہیں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ جبکہ یہ رہتے ہیں
تلاش کرنے سے جلد مل جاتے ہیں۔

یہ نہایت مضبوط جانور ہوتا ہے خصوصاً پیرا نا نیل تو نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے
میرے نزدیک مضبوطی میں یہ ار نے پینے سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور درحقیقت
میں اسے راجپوتانہ کا ار نہ ہنسیا ہی سمجھتا ہوں۔

یہ نہایت سمجھدار اور ہرن کی طرح سے دور سے بولنے والا جانور نہیں ہے۔ البتہ
میں جب میں نے شکار کہیلنا شروع کیا تو مجھے انکے مارنے کا بڑا شوق تھا اور میں انکا

زیادہ شکار کھیل کر تا تھا۔

چنانچہ اب تک میچ ۷۷۴ جانور مارے ہیں لیکن اب انکا شکار کرنا بہت کم کر دیا ہے
شادو زادہ دوستوں کے سخت اصرار پر انکا شکار کھیل لیتا ہوں۔ یا جب کسی رائیفل کی
جاسخ کرنا منظور ہوتی ہے۔

راجپوتانہ میں تمام جنگلی جانوروں میں پرانے نیل سے مضبوط جانور نہیں کیسا ہی زوردار
رائیفل ہو لیکن کوئی جگہ نہ پڑ جائے تو یہ ضرور بہاگ جاتا ہے اور ہمیشہ دوسری کوئی
لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض موقع پر ۷۷۴ کی گولیاں پرٹ پالپٹون پر کہا کر
بہاگ گیا۔ دو رنگ خون کے کوچ ملے لیکن وہ نہیں ملا۔ دو سکر روز چار میل پر خرودہ
چنانچہ ایک مرتبہ جبکہ میں چیتلوئی تلاش میں جا رہا تھا ایک ایک بڑا اندر اور اسکی ساتھ
چار مادہ نظر پڑے۔ یہہ دیکھتے ہی بہاگے۔ میں نے نیل پر فیر کیا گولی پلپٹون پر کمر سے
ذرا نیچے بغل پر ہوتی ہوئی لگی مگر پر صدمہ آنے سے گر گیا۔ میرے ساتھ تین آدمی تھے
اسے پکڑ کر فریج کیا تمام زخرا اور ایک طرف کی رگین کان تک کٹ گئیں بہتیں دوسری
طرف اچھی طرح چھری نہ پھری اسلئے اسکی کڑھ تھی تھوڑی سی کہاں اور کچھ رگین
رہ گئیں۔ ہم یہہ سمجھے کہ فریج ہو گیا وہ ابھی تک زور کر رہا تھا بنے چوڑ دیا چوڑتے ہی
وہ خرخر کرنا ہوا ایک دم اوتھکے تیزی سے بہاگا ہم سمجھے کہ آگے جا کر چند قدم پیگر جاگیا
لیکن وہ تو بہاگے چلا گیا خون کے کوچ لینے پر معلوم ہوا کہ خون مشکوں کے منہ گرتا ہوا
برابر چلا جا رہا ہے۔ اور جب کوچ لیتے ہوئے میل بہر تک برابر چلے اور نہیں ملا تو ہمیں
سخت تعجب ہوا۔ اب ہمیں مایوسی ہونے لگی تھی۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ کچھ چیلپین
اور گہرے ایک درخت پر بندھ لارہے ہیں اسپر خیال ہوا کہ شاید وہاں ہو۔ چنانچہ وہاں جا کر
دیکھا تو ایک درخت کے نیچے چھاڑیوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ مجھ دیکھ کر کان کھڑے کئے
جیسے کہ تندرست ہو۔ لیکن نہایت بہانہ صورت تھی۔ تمام گل کٹا ہوا اور نہ خرخر لگا رہا
میں نے فوراً دوسری گولی گروں پر لگائی۔ تب کہیں اسکا کام تمام ہوا۔ دیکھا تو صرف
چار اونگل ایک طرف کی کہاں اور گوشت رہ گیا تھا جسکو فوراً ہی فریج کیا۔

بچہ اور میرے ساتھی تینوں شکاریوں کو سخت تعجب تھا۔ ہم میں سے کسی نے بھی ایسا واقعہ عمر بھر تک نہیں دیکھا تھا۔ ہمارے ساتھ اون دیہاتیوں کو بھی جو کھوج لگاتے وقت ہمارے شریک ہو گئے تھے تعجب تھا۔

تخصیر یہ کہ یہ جانور نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اسکی مضبوطی کے متعلق اس قسم کے صدائے واقعات ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔

تاہم سے واؤ کیا جاتا ہے تو یہ خوب زور برآ جاتا ہے۔ بشرطیکہ تاہم پہریشکی جگہ ہو ورنہ ہرن کی طرح لو لگے رہے ہوں سے شکار کرتے ہیں۔ یا جیسا متوقع ہو۔

سرونیج کا ایک عجیب واقعہ یہ گذرا ہے کہ میں شکار کو جب وہاں کے جنگل میں گیا تو ایک نیل میرا زخمی گیا میرے ہمراہ اس وقت ذیل کے اشخاص تھے۔

پہلے ایک صاحب میرے پڑوسی عظیم الشان عرف نئی خان۔

اور تین اشخاص سرونیج کے باشندے۔ ایک عثمان شاہ جمدار۔ دوسرا اصغر شاہ سوار تیسرا جمال خان حوٹار تھے۔

ہم سب ایک پہاڑی پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک بڑا سیاہ ٹیڈیہ سارے کسی نے سو رہا یا کسی پتھر قریب جانے پر معلوم ہوا کہ بڑا نیل بیٹھا ہے اور اپنا منہ دوسری طرف ہیسے اڑ میں اپنی نعل میں موڑے ہوئے رکھ چوڑا ہے۔ بیش گز جا کر میں نے کہا ٹیڈیہ زخمی معلوم ہوتا ہے دیکھو میں بندوق ملائے تیار ہوں تم کہاں شو اگر پہاڑ کا تو میں فیہ کر کے گر لوں گا۔

چنانچہ سب ملکر کہاں سے کہاں سے وہ خبر ہوا تب تو میں بیفکر ہو کر اور بندوق ایک ہاتھ میں لیکر بیفکری سے اس کے پاس چلا یہ کہتا ہوا کہ بھئی افسوس ہے یہ وہاں کا زخمی یہاں اگر مرا۔ سب میرے ساتھ ساتھ جب میں نے ٹھوکر مار نیکو پاؤں اوٹھایا یہ آواز سے کہہ کر اس کے گویا کہاں لگی اور بوٹ اس کے چھٹے کے مشکل سے لگا ہو گا کہ وہ یکا یک

نہایت تیزی سے اوپر ملکر گر پڑا کر اوٹھا۔

چونکہ میں ایک ٹانگ اوس پر کہنا چاہتا تھا دوسری پر پورا زور تھا اس کے اوٹھنے سے کچھ میرے اٹھے ہوئے پاؤں پر اسکی لگی لگی کچھ میں گر پڑا یا غرض گرتے سے بچا۔

اور پتھر اور سکے کہرون سے اور گڑ کر میرے لگے۔ بیس گز پر ایک بڑا ہپاڑ کا نشیب اور چھاڑی
 ہتی میں جلدی میں گھوڑا بندوق کا چڑیا کر کند ہے پر رکھا نہ تھا کہ بندوق گڑ بڑی میں
 کل پر اونگلی پڑنے سے چل گئی دوسرا فریچہ ملا کر بے انداز نہایت جلدی میں دس گز سے
 لگایا دو دن خطا ہوئے۔ میرے علاوہ اور سب میرے ہمراہیوں نے داہنے بائیں میرے
 کاؤن پر سے اپنی بندوقین اور سپر خالی کیں۔ اور صرف نہایت خراب آواز فیرون کے
 بڑ۔ بڑ۔ بڑ۔ کر کے رہ گئے۔ کیسی گونی نے ہٹا کا لگایا نہ دیا سب خطا ہوئیں۔ اور ہم سب منہ
 تکتے رہ گئے اور وہ صحیح سلامت چلا گیا۔ بعد کو مجھے بہت تعجب کے ساتھ نہایت ہنسی آئی
 علی پڑتیا میں سب کو معلوم ہوتا تھا کہ افیون کے کہیت میں دوڑے وغیرہ چرکرایا تھا اور
 نشہ میں بیٹھا رہ گیا۔

سام

۱۱۴ یہ بڑے ہرنون میں ہے قد میں نیل کے برابر ہوتا ہے ناپ میں اندازاً ساڑھے
 تیرہ کا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں یہ بھی بڑا مشہور شکار ہے۔ اور تقریباً ہر شکاری
 اس سے واقف ہوتا ہے۔ یہ ترائی کے میدان بمالیہ کے دامن سینٹرل پر اونسین
 اور آسام کے جنگلون میں بہت پائے جاتے ہیں۔ اور راجپوتانہ میں بہت سی ریاستوں
 کی رکھتوں میں بکثرت ہیں۔

اس کا رنگ کبھی بھورا سا ہوتا ہے۔ اور بعض سام لوڑیا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسکی
 جلد پیربال سخت اور موٹے ہوتے ہیں اور بعض موسموں میں ایال کی طرح گلے گردن
 پر بڑے اور گنے ہو جاتے ہیں۔ سینگ بڑے ہوتے ہیں۔ اور ہر سینگ میں تین تین ناخن
 ہوتی ہیں۔ سینگوں کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پیرانے بڑے سام کے
 چوٹے سینگ ہوتے ہیں۔ یعنی صرف ۶ انچ کی سینگوں کی جڑ میں لگی ہوتی ہیں جنہیں محل
 کی طرح روان ہوتا ہے جو نہایت ملائم ہوتا ہے۔ لوگ اسے لونیہ سام کہتے ہیں۔ اس کے
 سینگ جب شروع میں نکلتے ہیں تو بعض کے پتلے اور سیدھے ہی ہوتے ہیں۔ پٹھے کے

تقریباً ۱۰ فٹ لمبے ہوتے ہیں اسکو دنگ یا سائٹر کہتے ہیں۔

مادہ کے سینک نہیں ہوتے۔ یہ چھوٹے پہاڑ یا معمولی اونچی پہاڑیوں میں جہاں گنجان جہاڑی ہوتی ہے اور پانی قریب ہوتا ہے رہنا پسند کرتے ہیں۔ خصوصاً جہاں آدمی کا مشکل سے گذر ہوں کو جہاڑی میں چھپ کر چرتے ہیں۔

میدانوں میں اکثر کم گتے میں ایکٹو ٹکڑیوں میں لے مارے سے انکا بہت اچھا مذاکار ہو سکتا ہے بڑے سامر کا وزن تقریباً سات یا سو سات من ہوتا ہے سب سے بڑا سال سینک نہیں جہاڑی بلکہ تیسرے یا چوتھے سال سینک جہاڑی ہے جب سینک نکلتے ہیں تو ابتدائیں اونکی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ یعنی وہی ملائم گاجر جیسے۔

میرے نزدیک بہتر ہے کہ سینگوں سے پتہ چلا کر نیچے اور مادہ کو نکال کر یوقت چھوڑ دیا جائے کہ اونکی نسل منقطع نہ ہو نیز اسی صورت ہر قسم کے ہرن کا خیال رکھنا چاہیے اگرچہ یہ بات نئے نڈکاریوں کے لئے سخت دشوار ہے لیکن حتی الامکان اس پر ضرور نظر رکھنا چاہئے۔

رات کو جب یہ زراعت چرنے کے لئے کیتوں پر آتے ہیں تو اکثر دیکھا ہے کہ جبہ فٹ اونچی باڑ تک کو دجاتے ہیں جو حفاظت کی غرض سے کیتوں کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ میں باڑ کے باہر سامرون کی آمد دیکھ کر مالا کہو دکر بیٹھ گیا۔ میں اس طرف بیٹھا رہا اور سامر دوسری طرف سے آمد کو دکر چرنے لگے جب انکے چرنے کی میرے کان میں آواز پہونچی تو میں نے آہستہ سے اوٹھکر باڑ کے اوپر سے دیکھا چونکہ مالے کے پاس سے باڑ پہونچی تھی اور وہ اس کے قریب ہی چر رہے تھے۔ اگرچہ میں نے اونہیں نہایت ہوشیاری اور احتیاج سے دیکھا تھا کہ وہ شبہ ہی نہ کر لیں۔

لیکن خدا جانے اونہیں کیسے شبہ نہو گیا کہ یکا یک سب پہاگے اور گود گود کر جانے لگے میں نے ایک بڑے سامر کے پہاگتے کے گولی لگائی اونکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی باقی اور سامر ۴ فٹ اونچی دیوار کو دکر پہاگ گئے زخمی سامر نے ہی کو دنے کی کوشش کی لیکن وہ مجبور تھا اور دیوار سے ملکر گنا کر گر پڑا اور پھر اوٹھکر لنگراتا ہوا اوپر اوپر دوڑنے لگا آخر دوسری گولی لگائی اور اس کا کام تمام کیا۔

دن کے وقت ہانکے سے انکاش کا راجھا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر یہ ہانکے میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ اس کا انتظام پہلے سے کر لینا چاہیے۔
 میں جنگل میں پہرہ انکاش کا رکھینا پسند کرتا ہوں۔ میں نے تقریباً ڈھائی سو سال مارے
 ہیں جن میں صرف ۷۰ ہانکے سے اور باقی رات کو مالے سے یادن کو پہرہ مختلف طریقوں سے مارے ہیں۔

ایک مرتبہ دو بڑے سینگوں کے سام اور تین مادہ کی ڈار جھے سوگز کے فاصلہ سے نکلی
 میرے ہاتھ میں بارہ بوریر پڑا کس ہی بڑے سینگ کے دونوں سامرون کو میں نے مار لیا
 دونوں نالوں میں اور دونوں کے سرورن میں ہنس پروا کر اپنی کوٹھی میں سر لگا دئے۔
 یہ سر نہایت بڑے اور عجیب سینگوں کے ہیں۔ اور جب کبھی میں انکی طرف دیکھ لیتا ہوں
 جھے کس قدر خوشی ہوتی ہے اس لئے کہ میں نے اس قدر بڑے سینگوں کا اتنا کوئی سام
 نہیں مارا۔

البتہ ایک مرتبہ ایک سام پر میرے دو غیر خطائے یہہ اپنے بڑے سینگوں کی وجہ سے
 عجیب طور معلوم ہونا تھا ایسے سینگ میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ افسوس اس وقت میرے
 ہاتھ پر چڑھا رائیفل موجود نہ تھا بلکہ ایک اور صاحب کا ۵۰ بوراکس رائیفل تھا جسکی لاگ
 نہایت غلط تھی اور یہ بات ہی مجھے بعد کو معلوم ہوئی جبکہ اس روز اور جانورون پر لگایا
 اور صحیح نہ لگا۔ اس سام پر رائیفل خطا ہونے کا قلق مجھے ہمیشہ رہے گا۔
 ضرور یہ ہے کہ ہمیشہ رائیفل جانچا ہوا اور ہر دوسہ کارکھنا چاہئے۔ ورنہ اچھے اچھے شکار
 ہاتھ سے جانے رہتے ہیں۔ اور حسرت باقی رہ جاتی ہے۔

رات کو اس کا شکار کھیننا مشکل ہے۔ اسلئے کہ یہہ جس جگہ آتے ہیں نہایت ہوشیار
 آتے ہیں۔ پانی پراسکے لئے بڑا رائیفل ہونا بہتر ہے۔ اگرچہ میں نے ۳۰۰ بورشر ڈو
 سے کیپٹ بلیٹ (Ca Ped bullet) چلا کر ایک ایک کوئی میں مارے ہیں جو
 بندون پر گولیاں کہا کہا کر توڑی توڑی دور پہرہ جا کر گر گئے ہیں لیکن اس سے شکار بینی
 نہیں اکثر جانور زخمی چلے جاتے ہیں اور پہرہ ہاتھ نہیں آتے اور چونکہ یہہ گہنی جھاڑی میں

رہنے والے جانور ہیں اس لئے ذرا دور ہی گولی کہا کر چلا جاتا غضب ہے۔

ذیل کے رائیفلز انکے واسطے موزوں ہیں۔

ہائی ولاسٹی کا رڈائٹ - ۴۰۰ یا ۳۶۰ یا ۳۷۰ وغیرہ وغیرہ (اکسپریس ۵۰۰ بورلڈ کا رڈائٹ)

اور کافی بارود کا ۷۷۰ بوراکسپریس وغیرہ وغیرہ)

ایک دین مین نے ۳۰۰ بور شیرڈ کی گولی ایک بڑے سینگون کے سام کے لگائی۔

جو پیون پر گولی کہا کر بہا گامین اوسکے تعاقب میں اوسکے کہو جون پر تنہا جارا تھا کہ دیکھا

پھاڑ کی ایک گونگر کی نالی جو بیس گز چوڑی اور چار فٹ گہری تھی۔ اور گجیان جھاڑی

سے ٹوٹتی ہوئی تھی اوسمین کسی جانور کے چلنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ تھوڑی دیر میں

میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا تیندوہ مجھے ۵۰ گز پر کھڑا ہو کر مجھے دیکھنے لگا۔

چونکہ پاس رائیفل بہت چھوٹا تھا اس لئے مین نے گولی نہیں لگائی اتفاق سے

وہ دیکھ کر ہلکا گیا اگر اس موقع پر آدمی پر چوٹ کر نیوالا شیر ہو تا تو کیسی خوف کی بات

تھی۔ نیز اوس کے صحیح و سلامت چلے جانے سے مجھے بڑا قلق ہوا۔ ایسے جنگلوں میں

گمراہ رائیفل رکھنا بڑی غلطی ہے۔ بڑے رائیفل سے چھوٹا جانور بھی مار لیا جاسکتا ہے

لیکن چھوٹے رائیفل سے بڑا جانور نہیں مارا جاسکتا۔ ہر کیف جس زخمی سامر کی مین تھلا

میں ہتا وہ مجھے مل گیا اور مجھے دو گولیاں اور لگانا پڑیں۔

مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وحشی جانور تیل سامر ہن وغیرہ زخمی ہونے کے

بعد اپنے اپنے بوتے سے زائد مضبوطی دکھاتے ہیں یعنی زخمی ہونے پر ایسی ایسی

گولیاں کھائے چلے جاتے ہیں کہ اگر تھرتھری کی حالت میں گولیاں کھاتے تو ضرور

اوس جگہ پر جاتے۔ شاید زخمی ہونے پر سخت گولی کا اثر نے فور نہیں ہوتا بظاہر اور

تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

ارناہنسیا یا ہنسی

اگرچہ مین نے انکا کبھی شکار نہیں کیا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے

صحیح معلومات مقتدر شکاریوں کی کتابوں سے حاصل کر کے پیش کرتا ہوں۔

ارناہینسا ہندوستان کے جنوبی و مغربی حصوں میں پایا جاتا ہے۔ دریا کے نزدیک کے کنارے کے گہنے جنگلوں اور نیلگیری پہاڑ کے نشیبوں میں جہاں نہایت گہنی جھاڑی ہے یہ اکثر پائے جاتے ہیں۔ یہ گہنے جنگلوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور بانس کی پوٹی ہوئی شاخیں یا گھونگر دن اور نلیوں وغیرہ کے ڈھلاؤ میں جو گھانسن ہوتا ہے چرتے ہیں۔

موسم گرمیاں میں یہ اکثر کسی تری کی جگہ یا کسی درخت کے نیچے عمدہ نرم ہموار زمین پر بیٹھے ہوئے جگال کرتے رہتے ہیں۔ اور مغرب کے وقت اوٹھ کر آگوٹوں پر جانا شروع کرتے ہیں۔ رات بھر چہر پر گرم صبح دن کے نکلنے سے پہلے اپنی جگہ پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ بارش کے موسم میں ابر کے ٹہنڈے دن میں جبکہ یہ پریشان نہ کئے گئے ہوں اور خوف زدہ نہ ہوں تو اکثر کھلے میدانوں میں دن بھر چرتے ہیں۔

موسم گرمیاں میں اگر انکی رہائش کی جگہ سے پانی دور ہو تو درمیانی فاصلہ طے کر کے خواہ درمیان میں کوئی میدان ہی کیوں نہ پڑتا ہو یہ پانی پینے ضرور جاتے ہیں اور اگر ستائے نہ جائیں تو پانی پیکر اور کیچڑ میں لوٹ کر پھر اپنی جگہ واپس آ جاتے ہیں۔ شب کو بنیس بنیس کو س تک پانی پینے نکل جاتے ہیں۔

اس کا رنگ کالا اور کچھ ہموار سا ہوتا ہے۔ چون جون بڑا ہوتا جاتا ہے سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ بال اوڑھتے جاتے ہیں۔ اور جلد پر چمک پیدا ہوتی جاتی ہے۔ لیکن گھٹنوں سے نیچے تک سفیدی مائل ہورے رنگ لگی ہوتی ہیں۔ اس کے سینک کی لمبائی ایک سہ سے دوسرے سہ تک آٹھ فٹ تک ناپنی گئی ہے اور نیچے سے موٹائی ۱۲ انچہ کی لیکن اکثر اس ناپ سے ہی سینک بڑھ گئے ہیں اور بارہ فٹ ۷ انچہ لمبے سینک پائے گئے ہیں اور اسی تناسب سے اونکی موٹائی۔ مادہ کے سینک نہ سے زیادہ لمبے لیکن نازک ہوتے ہیں اسکے سینک ۱۲ فٹ تک کے لمبے دیکھے گئے ہیں۔

ہینے عام طور سے ایسے جنگلوں میں رہتے ہیں جہاں پیدل شکار کرنا تقریباً ممکن ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ان کے شکار کرنے کا صرف یہ ہی طریقہ ہے کہ ہاتھیوں کی ایک قطار باندھ کر مارا نکا دیا جائے اور بندر دقین کچھ تو مارنے والوں کے ساتھ رہیں اور کچھ آگے کے آدمیوں کے پاس رکھی جائیں۔ اور یہ ترتیب جھاڑی کی قدرتی پیلاؤ کے لحاظ سے قائم کی جائے۔

ایسے جنگلوں میں شکار کرنا ہی مشکل نہیں ہے بلکہ نہایت تھوڑے فاصلہ کا سفر کرنا ہی دشوار ہے بلا سبالغہ اگر ایسے جنگل کے ایک مربع میل میں ایک آدمی کو تنہا چھوڑ دیا جائے اور وہ نکلنے کی لاکھ کوشش کرے کبھی نہیں نکل سکتا جھاڑی کی بھول بہلیاں اسے ایسے چکروں میں الجھائے رکھیں کہ وہ انہیں میں بہکتا رہے اور جانبری مشکل ہو جاتی ہے۔

صبح اور شام کے وقت ہینے جھاڑی میں سے نکل کر چرنے اور پانی پینے کو میدانوں اور ریاضوں پر جاتے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں دشمنیں کئی کئی مرتبہ جھاڑی سے نکل کر پانی یا کچھ کے نالوں وغیرہ میں ڈکراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسلئے یہ پیدل جی شکار کئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ نہایت خوفناک جانور ہے اسلئے شکاری کو پورے طور پر مسلح اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ بڑی گولی کے یا زبردست کارڈن رائفل سے شکار کرے۔

رات کو اکثر یہ کہیتوں پر آتے ہیں اور زراعت کا سخت نقصان کرتے ہیں۔ اگرچہ ہاتھیوں سے اس کا شکار کھینا۔ اچھا ہے لیکن خوفناک ہی ہے یہ جھاڑیوں میں بالکل چپا رہتا ہے۔ اور جب شکاری اس کے سر پریش کر بھیجے تاہم تو اتنا ہکا بکا کہ اس سے جھاڑی میں پہلے گتے وقت بڑے زور سے حرکت ہوتی ہے اور بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ جھاڑی کی حرکت شور اور اس کی چمکدار سینگوں کی نوکین نظر آنا یہ باتیں ہینے کے بڑے ثبوت ہیں۔ یا جب ہاتھی چمکے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اب وہ حملہ کرتا ہوا آ رہا ہے جب یہ حملہ کرتا ہے تو کوئی چیز اس کے مانع نہیں ہو سکتی ایسے موقع کے لئے نہایت ضرور

رائیفل ہونا چاہئے۔

حملہ آور ہینسے پر پیدل آدمی کا گولی لگانا سخت دشوار ہے اسلئے کہ یہ دوڑتے وقت اپنا سر معہ سینگوں کے اپنی مکر پر رکھ لیتا ہے۔ پیدل آدمی اس وقت صرف اس کا سینہ دیکھ سکتا ہے۔ جو سخت پٹھوں سے جکڑا ہوا نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اس جگہ گولی چلے کر گولی کے لائق کافی طور سے بہت کم اثر کر سکتی ہے اور دوسرے جانوروں کی طرح بیان گوئی کہا کر یہ بیکار نہیں ہو سکتا۔ البتہ رائیفل ایسا زوردار ہونا چاہئے کہ اس کے جگر اور پیٹ کے تک نہایت مہلک صدمہ پہونچے جیسے جگہ سے ہل نہ سکے۔ گولی اس کے گلے کے قریب پہنچی ہو گئی جائے۔

برسات کے شروع ہونے سے کچھ ہی بعد اکتوبر کے آخر میں مادہ کے بچے پیدا ہو جاتے ہیں وہ نر سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور جب تک بچہ دو مہینہ کا نہ ہو جائے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ وہ گلے کے ساتھ ہواگ سکے اس وقت تک مادہ امن کی جگہ نہایت گہنی جاڑی میں تنہا رہتی ہے۔

بچے یا پٹے مادیوں کے ساتھ رہتے ہیں اور انکی حفاظت بہت پرانا ہینسا کرتا ہے اور اس وقت سے لیکر مستی کے زمانہ تک پرانا نر مادہ سے علیحدہ رہتا مگر گلے کے قریب دھوار میں تاکہ خطرہ کے وقت ایک سرے کی مدد کر سکیں۔

اکل نر بہت سیانہ اور ہوشیار ہوتا ہے۔ ہمیشہ امن کی جگہ رہتا ہے اور اپنے دشمن کی ہوا سے بڑے لیتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ شکاریوں کو انکے شکار کرنے میں نہایت مشکل ہوتی ہے۔ شکاری کو چاہئے کہ ہوا کے رخ کے خلاف چلے درختوں اور جھاڑیوں کی آڑھ لیکر یہ ہی جھاڑیاں وغیرہ اسکی پناہ کا ذریعہ ہونگی اور گولی کی زور پر ہونچکر اسے خود معلوم ہو جائیگا۔ کہ گلہ کیا کیا حرکتیں کر رہا ہے اور پر وہ اکل نر جانٹ کر شکار کر سکتا ہے۔

بریکنگ ڈبیرل انگلنڈ نے اسے کہلا کر اپنی کتاب لاج گم شوٹنگ میں ایک عجیب قصہ لکھتے ہیں جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ :- میں اپریل ۱۸۷۸ء میں بہتان میں گینڈوں اور ار نے ہنسیوں کا شکار کیلئے گیا۔ مجھے خبر ملی کہ جنگل میں دو گینڈے ابھی ایک شخص نے دیکھے ہیں یہہ صفتے ہی میں انکے شکار کو روانہ ہوا۔ جب کہنا جنگل ختم ہونے کو ہوا اور ہانکے ہاتھی بالکل قریب آگئے اور اب جانور مٹنے کی امید بالکل منقطع ہو گئی۔ ناگہان ایک نر ارنا ہنسیا جو کہ ایک جگہ چپا ہوا آرام سے لیٹا ہوا تھا اٹھ کر بھاگا۔ میں نے ستر گز سے اسکی چوڑی کمر پر کوئی لگائی اور ایک دوسرے شکاری نے بھی ساتھ خیر کیا لیکن وہ خبر تک ہنوا اور گہنی چھاڑی میں گھس گیا۔ میں برابر فیر کرتا رہا حتیٰ کہ وہ پہر کھلے میدان میں اگیا اور جب اس نے کوئی اسن کی جگہ نہ پائی تو حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن چونکہ اسکی ایک اگلی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اسلئے مجبوراً کھڑا ہو گیا ہماری طرف سر تڑپا کر بلاتا تھا گویا وہ ہمارے آگے بڑھنے کا منتظر تھا۔ پے درپے گولیاں کھائے کے بعد اسنے ٹھکے ٹھیک دے اور چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کرتے آخر گر کر مر گیا۔

تجب خیز بات یہ تھی کہ زوردار ایفلز کی گولیاں کچھ ہی فوری اثر نہ پیدا کر سکیں اور بیسوں گولیاں تہذک مقامات پر کہا میں لیکن جب اور کا اثر پرانا ہوا اسوقت وہ گرا۔ اس جانور کی مضبوطی کی کوئی انتہا ہے۔

شیر اور ار نے ہنسی کی لڑائی

ایک عجیب و غریب قصہ ہنری اسٹری لیوسن نے اپنی کتاب "اسپورٹس ان ہینڈ" میں ار نے ہنسی کے متعلق لکھا ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں وہ لکھتا ہے کہ :- ہم ایک جنگل میں مقیم تھے شام کا وقت ہو گیا تھا کہ میرے کانین شیر اور ہنسی کے دوکرانے کی آواز آئی۔

یہہ آوازیں نہایت خوفناک تھیں کہ ہمارے خیمہ میں بیل گھوڑے وغیرہ سب پریشان ہو گئے پتہ یہہ چلتا تھا کہ کہیں قریب ہی جنگل میں لڑائی ہو رہی ہے۔

لہذا میں خیمہ میں اچھی طرح حفاظت کر کے کچھ آدمی پہرے والوں میں سے اپنے لیکر آواز پر روانہ ہوا اور یا کے کنارہ سے کچھ ہی دور گہنی جھاڑی میں ایک پگھلے ہوئے پر یہ واقعہ ہو رہا تھا۔ ہم رائیفلون اور ریوا اور دن سے پورے طور سے مسلح تھے۔ میں اور میرا ایک دوست پہرے والوں کو علیحدہ چوڑ کر جھاڑی میں گئے ایک ہاتھ میں رائیفل گھوڑے چڑھے ہوئے لے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم ایسی جگہ پہنچ گئے کہ اب ہمارے سامنے کھلا میدان تھا اور ہم دیکھا کہ پیسے کے آگے پیرز میں گڑے ہوئے ہیں اور خوفناک آنکھوں سے شیر کو گھور رہا ہے اور نگار مارنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ پہرے والوں کو اشارہ سے بھنادیا تھا کہ تم درخت پر چڑھ جاؤ ہم دونوں آدمی تینس گز کے فاصلہ پر لیٹ گئے جہاں سے تمام واقعہ اچھی طرح نظر آتا تھا۔ شیر تو ہمیں اچھی طرح نظر نہیں آتا تھا لیکن پیسے کے حرکات سے ظاہر ہوتا تھا کہ شیر قریب ہے۔

چونکہ اب چاندنی صاف نکل آئی تھی اور ہر چیز اچھی طرح نظر آنے لگی تھی ہم نے دیکھا کہ شیر کے پنجوں سے پیسے کے منہ اور باقی جسم پر زخم پڑے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے شیر اپنی گہات میں مصروف ہے اور ہینسا اپنی گہات میں داؤن کرنے میں شیر استقامت و قوت کا اظہار کرتا ہے کہ ہمارے رائیفل کی نال اس کے جسم کو چوسکے۔ لیکن اس سے ہمارے شیر نہ ہی۔ ہینسا نہایت ہوشیاری سے شیر کی ہر ایک حرکت بخوبی گردن کئے ہوئے بنظر غور دیکھتا تھا کہ جب شیر جست کر کے حملہ کرے تو اسے روکے۔ شیر زمین سے پیٹ زگائے ہوئے نہایت بے قیاری سے آگے بڑھا۔ اس کا دوان دوان گہرا تھا۔ دم کمر پر رکھی ہوئی تھی اور کمر دھکی ہو رہی تھی۔

ادھر تو ہینسا سر نیچا کئے ہوئے حملہ کرنے کو تیار تھا اور شیر چاہتا تھا کہ جست کر کے گردن پر سوار ہو جائے۔ شیر نے جو جست کی تو پیسے نے بدن چرا کر شیر کو اپنے پہلو میں لے لیا اور سینگوں میں دب کر بہرتی سے آگے بڑ گیا۔ جون ٹون کر کے شیر نے اپنے آپ کو اس سے چوڑا یا اور دم لینے کو ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن پیسے کے متواتر گردن سے شیر کا حال بدلتا ہوتا جاتا تھا۔ اور پیسے کی موٹی کہاں پر شیر کے پنجوں کا اثر کم ہوتا تھا۔

سیگنرین وغیرہ ہی مناسب ہیں۔

گینٹا

اس کا بھی ار نے ہنسی کی طرح اگرچہ میں نے شکار نہیں کیا ہے لیکن ناظرین کی دلچسپی کے لئے جو معلومات ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔

ہندوستانی گنیڈا گذشتہ زمانہ میں تمام ترائی کے جنگل میں پایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اسے مشرقی رخ اختیار کیا اور مشرقی حصہ اسکی رہائش کے مقام ہو گئے تاہم نیپال کی ترائی میں اب تک پایا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تعداد بہت زیادہ تھی اب بہت کم ہو گئی ہے اور اب ایسا عقلاً سمجھا جاتا ہے کہ صرف شاہی شکار کے موقع کیلئے محفوظ رکھا جاتا ہے اور خاص لوگوں کو بھی اس کے شکار کھیلنے کی اجازت نہیں ملتی۔ گذشتہ چند سالوں میں بہت سے گنیڈے جلیپائی گوڑی کے قرب و جوار میں شکار کے لئے گئے اور یا تو متواتر شکار کئے جانے کی وجہ سے یا زمین کے قطعات چار کی کاشت کے لئے صاف کئے جانے کے سبب اسکی تعداد بہت کم ہو گئی ہے بلکہ نابود سے ہو گئے ہیں۔

شکاری کو مشرق کی جانب کچھ دور اور بڑھنا پڑتا ہے۔ جب کہیں وہ کثرت دیکھنا نصیب ہوتی ہے۔ بہتان ڈار اس کے مشرقی حصہ میں اور آسام میں جہاں اور بڑے کے بڑے گھنے جنگل ہیں دریا کے کناروں کے قریب دلدل میں گنیڈے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور کئی کئی ایک جگہ دکھائی دیتے ہیں۔

موسم بارش میں یہاں کے مشرقی دامن اور چار س پروردیا کے بہرہ پتلا اور دوسرے دریاؤں کے دروں میں گہانس اور نرسل پیدا ہوتا ہے۔ اور اسقدر اونچا ہوتا ہے کہ اسکی اونچائی میٹریں فٹ سے لگا کر تیس فٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس میں بڑی لالچی مختلف چورے پتوں کے درخت اور قسم قسم کی بیلین بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ اور نہایت گنجان جھاڑی ہوتی ہے وہاں گنیڈے ارنے بیٹھے وغیرہ نہایت کثرت سے رہتے

ہیں چونکہ وہ انکے لئے نہایت اعلیٰ اور جبہ کی پناہ کی جگہ ہے۔
جنرل انگرنڈز اپنی کتاب "لاج گیم شوٹنگ" میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھ سے
دیکھا ہے کہ ایک نرس کے قطعہ میں جسکی لمبائی ۱۰۰ گز سے زائد نہ تھی پندرہ ماہیوں کو
کو دیکھا ہے جو نہایت اطمینان سے جارہے تھے اور گھاسن مشکل سے ہلتی ہوئی معلوم
ہوتی تھی۔

ندی نلے وغیرہ جو کہ اونچے اونچے بر زمین چھپے ہوتے ہیں اور اوس میں گنیڈے
اس طرح رہتے ہیں جسطرح چوہے خرگوش بلون میں رہتے ہیں۔
گنیڈا کا لے ہرن کی طرح اکثر پرینگیں کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ایک ہی جگہ بیٹھتا ہے
یہاں تک کہ چند سال میں بڑا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی شکاری اس ڈھیر کو
تلاش کرتے ہیں اور جب اونہیں کسی ڈھیر کا پتہ چل جاتا ہے تو شکار کرتے ہیں بڑی
آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر داؤن کر کے اس کے قریب تیس گز پر پہنچ جائے گا موقع ملے گا
تو سب سے بہتر گونی کی جگہ جہاں اسے نہایت جھلک حد مدہ ہو جاتا ہے کان سے
نیچے گردن ہے اگر وہ گز کے فاصلہ سے گونی لگائی جائے تو پھر پھر بہتر ہے اور سیدھا
قریب کھڑا ہو تو سہنا سہتا ہے۔

اسکا حملہ کرنے پنیے اور ہاتھی کی طرح خونخوار نہیں لیکن تاہم اسکی ایک سیدھی جھپٹ ہوتی ہے
جو اگرچہ نہایت زوردار ہوتی ہے لیکن شکاری اگر کسی طرف بچ جائے تو وہ اپنے زور میں نکلنا
چلا جاتا ہے داؤن کر کے قریب جانے سے پہلے شکاری کے لئے یہ اچھا ہو گا کہ کچھ دیر
انتظار کرے اور اسے لیٹ جانے دے لیکن لیٹ جانے پر یہ وقت ضرور ہوگی کہ کوہ
گرگیاں وغیرہ جانور فوراً اسکے گرد جمع ہو جائے ہیں اور نوح نوح کر خیر پان کہاتے ہیں۔ وہ اس کے
خاصے پہرے دار ہیں جب اون جہاں گردن گوشہ ہوتا ہے چمک کر بوتے ہوئے اڑتے ہیں اس
گنیڈا فوراً چوکتا ہو جاتا ہے۔

اسکے شکار کے لئے ہر اور افضل موذون ہے اور معمولی جسم کے آدمی کے لئے ہالینڈ کی دشل پور
پیریل کس بہتر ہے اس میں ہر ام بارود چلائی جائے۔ بڑے کارٹوس کاء ۵۰ اکسپرین اور

۷۷ کارڈاٹ ہی اطمینان کے تیار ہیں اور گینڈے پیسے وغیرہ کے لئے موزوں ہیں۔

ماہتی

ماہتی کا ہی مین نے خود شکار نہیں کیا لیکن ضروری معلومات حاصل کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مہندوستان میں ماہتی ہمالیہ کے دامن میں مغرب کی جانب مغربی دون تک اور مشرق کی جانب آسام تک گہنے جنگلون میں پائے جاتے ہیں بیٹرل پیرا ولسینز میں بعض جگہ پائے جاتے ہیں۔

ماہتی عام طور سے اپنی عادتوں کے نہایت پابند ہوتے ہیں۔ دن کے وقت جھاڑی دار درختوں کے گہنے جنگلون میں چھپے رہتے ہیں اور شام کے وقت خوراک کی تلاش میں نکلتے ہیں اور دور دور تک پھرتے ہیں۔ بارش کے موسم میں پہاڑوں کو چوڑھ دیتے ہیں اور اکثر آبادی کے قریب جنگلوں میں رہتے لگتے ہیں۔ اونچی اونچی گہاٹس میں چھپے رہتے ہیں اور وہاں سے نکل کر فصلوں کا نقصان کرتے ہیں۔

ماہتی ہمیشہ گلوں میں رہتے ہیں ہر گتہ میں کم سے کم چار پانچ اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر کی تعداد ہوتی ہے۔ جو وقت یہ جنگلون میں ہوتے ہیں تو عام طور سے بے ضرر ہوتے ہیں۔ لیکن جب کبھی کوئی ماہتی تنہا ہوتا ہے تو خاص طور سے خوفناک ہو جاتا ہے۔ اور جبے اور س کا قابو چل سکے حملہ کر بیٹھتا ہے۔ یہ ضروری بات ہے کہ ماہتی خواہ افریقہ کا ہو یا ہندوستان کا لیکن بڑا غریب خاموش اور بے ضرر ہوتا ہے۔ کیونکہ لمبا اوقات ان کے جھنڈ کے چنڈ دیکھے گئے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ ایذا پہنچانیکے لئے آمادہ ہو گئے ہوں۔ زخمی ہو جانے پر بھی یہ طیش میں کم آتا ہے۔ اور زیادہ تر اپنی جان لیکر ہانگنا چاہتا ہے۔ ماہیوں کا گلہ ایسا گروہ نہیں ہوتا جو اتفاقاً جمع ہو گیا ہو۔ بلکہ ایک قبیلہ ہوتا ہے جس میں جتنے ہی ماہتی ہوتے ہیں سب کے سب ایک دوسرے کے عزیز واقارب ہوتے ہیں۔

اعضا کی مناسبت انکھوں کا رنگ چہرہ چہرہ یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ ایک دوسرے قبیلہ کا فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ بہت سے گلے اور کپے ایک جنگل میں کسی کشادہ میدان

میں چہرے ہوں اور پانی کی تلاش میں پھر رہے ہوں۔ جب زراہی خوف زدہ ہونگے
 فوراً اپنے اپنے سرغنہ کے ارد گرد جمع ہونگے۔

اگر اتفاق سے کوئی ہاتھی اپنے گروہ سے علیحدہ ہو جائے تو جب اسے اپنی تنہائی کا خیال
 ہوگا اپنی گروہ کی تلاش میں بے تحاشا بہاگے گا اور نہایت خوفناک آوازیں نکالے گا۔ دھوا
 گروہ اسے اپنی جماعت میں نہیں لیتا اور وہ پریشان سرگردان پرتا پرتا ہے۔ گلہ گلہ
 ہاتھی کسی ہتھی ہوئی مادہ کو اپنی جماعت میں آنے سے منع نہیں ہوتا۔ اور اکثر اس قسم کی
 دیکھی گئیں ہیں جو اور ہاتھیوں سے بالکل علیحدہ ہیں اور کوئی مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔
 جب کوئی بچہ اٹھو ہاتھی اپنے قبیلہ کو نہیں پاتا تو دوسرے گلہ کے سرغنہ پر حملہ کرتا ہے اور
 حملہ کر کے غالب آنا چاہتا ہے۔ اسلئے وہ نہایت بد معاش ہاتھی بن جاتا ہے۔ دانتیں
 گلہ میں خواہ بڑے سے بڑا دانتیل ہاتھی ہو لیکن رہنا اکثر نیرائی بڑے سر کی مادہ بنائی جاتی
 ہے اور سارا گلہ اس کی پیروی کرتا ہے۔

ہاتھی چار قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جسے جبراً جبراً مطلب لیا جاتا ہے۔ زور کی سیٹی
 کی آواز جو سونڈ کے راستے سے نکالی جاتی ہے۔ اطمینان ظاہر کرنے کے لئے ہوتی پیرٹ
 پیرٹ کی آواز خوف اور تعجب کا اظہار کرنے والی ہے۔ بگل جیسی آواز ناراضی اور شتعال
 طبیعت بتلاتی ہے۔ "ارمف ارمف" کی مصیبت اور غیر اطمینانی کی حالت میں نکلتی ہے
 اور یہ اس وقت نکالی جاتی ہے جب وہ گلہ سے بچھڑ گیا ہو۔

ہاتھی کے پیر سے کا ندہ ہے تاک کی اونچائی کا اندازہ صحیح اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کے
 اگلے پیر کا گرداؤ ناپ لیا جائے اور اس کو دو گنا کر لیا جائے۔ اسی قدر ہوگا۔ مثلاً اگلے
 پیر کے تلوے یا کھوج کا گرداؤ دس گنا پیر چار فیٹ ہے تو وہ ہاتھی ضرور اس کا دو گنا و فیٹ
 ہوا کا ندہ ہے تک۔

زنا سے شک پر یہ بالکل سبک کھڑا ہو جاتا ہے اور پتہ کھڑکنے پر چوکنا ہو جاتا ہے۔
 اور اپنے کانوں کو کھڑا کر کے دیکھنے لگتا ہے اس میں قوت سامع اور قوت لامسہ سب جانوروں
 سے زیادہ ہے۔ ہندوستانی اور افریقی ہاتھیوں کا فرق ذیل میں بتلایا جاتا ہے

جس سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔

افریقہ کا ہاتھی	ہندوستان کا ہاتھی
<p>پیشانی چوٹی اور اندر گھسی ہوتی ہے۔ کمر چھٹی ہوتی کان بہت بڑے بڑے شانوں تک ڈھلے ہوئے دانت متصل جڑے ہوئے اور میلوں سے جڑے ہوئے انکی گہرائی دو فٹ تک ہوتی ہے سبب وزن دار ہونا دیکھے گئے ہیں ۲۲۶ پونڈ کے تھے۔ مادہ کے چوٹے دانت ہوتے ہیں اور وزن پونڈ بیش فیڈ تک وزن ہوتا ہے۔ دور دور تک پرتا ہے اور گھاس کی قلت کیوجہ جگہ تبدیل کر دیتا ہے۔ گلے کے ساتھ چالیس میل ن بہرین سفر سکتا ہے۔ اور کم تھکتا ہے۔ عام طور سے اسکی خوراک درختوں کی پتیان ہیں لیکن</p>	<p>پیشانی اونچی اور چہرہ کی لکیر سیدھی ہوتی ہے۔ کمر اوپری ہوتی اور کان چوٹے۔ دانت ایک دوسرے سے علیحدہ جڑے ہوئے اور نسبت موٹائی کے لیے زیادہ ہوتے ہیں۔ سونو تانہ سے زیادہ وزن ہیں نہیں ہوتے۔ مادہ کے چوٹے سیدھے دانت ہوتے ہیں اور وزن آٹھ یا دس ہوتا ہے۔ عام طور سے ایک ہی جنگل میں پرتا ہے اور شکل سے بیش میل دن بہرین سفر کر سکتا ہے اگر چہ کیا جائے تو جلد تھک جاتا ہے۔ عام طور سے مختلف گھاس پات پرندگی بسر کرتا ہے</p>
افریقہ کا ہاتھی	ہندوستان کا ہاتھی
<p>جگلوں کی جھاڑی میں خصوصاً پانی کے قریب کے مختلف پودے برے شوق سے کھاتا ہے۔ کنڈے کی اونچائی ۶ - ۱۳ فٹ سر کی اونچائی ۹ - ۱۲ کمر کی موٹائی ۶ - ۱۶ اگلے پیر کی قبضہ کی موٹائی ۱۰ - ۵</p>	<p>بالس کی جڑیں جانول ہندوستانی اناج کھاتا جو کہ جوانی رہائش کی جگہ سے قریب ہوتی ہیں انکی بہت بڑی غنچیں رہ سکتے۔ کنڈے کی اونچائی ۱۰ - ۱۲ فٹ سر کی اونچائی ۱۰ - ۱۱ کمر کی موٹائی ۱۵ - ۱۰ اگلے پیر کی قبضہ کی موٹائی ۱۰ - ۱۲</p>

۵ - ۴ - ۳	اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی	۴ - ۸ - ۱۰	اگلے پیر کی پنڈلی کی موٹائی
۱۲ - ۴ - ۳	سر سے دم تک لمبائی	۱۰ - ۱۰ - ۱۰	سر سے دم تک لمبائی
۷ - ۲ - ۳	دانتوں کی لمبائی	۵ - ۱۰ - ۱۰	دانتوں کی لمبائی
۲ - ۲ - ۲	دانتوں کی موٹائی	۱ - ۸ - ۱۰	دانتوں کی موٹائی
۲ - ۲ - ۲	دانتوں کا وزن	۱ - ۸ - ۱۰	دانتوں کا وزن
۱۲ - ۰ - ۰	دانتوں کا درمیانی فاصلہ	۳ - ۸ - ۱۰	دانتوں کا درمیانی فاصلہ

اچھے آئے ایل مصنف اسپورٹس ان مینی نینڈر۔ اپنی کتاب میں اپنا ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں کہ ۱۔ بریج کو رنگ گنترایجاد ہونے سے پیشتر کئی مرتبہ شکار کھیلنے کا اتفاق ہوا۔ اس زمانہ میں مجھے بڑی ترکیبیں کرنا پڑتی تھیں اور قبل اس کے کہ میں فیروز کرون مجھے خیال گذرتا تھا کہ کہیں ایسا ہنر کوئی خطا ہو جائے اور ہاتھی سے مجھے اپنی جان بچانا دشوار ہو جائے۔

ذیل کے واقعہ سے ناظرین سمجھ سکیں گے کہ ایک تہہ میں نے کیسی چالاکی سے کام لیا دیناؤ کے جنگل میں میں شکار کھیں رہا تھا کہ یکایک بڑے دانت والے ہاتھی سے ٹھہر پڑا۔ وہ ایک چٹان کے قریب کھڑا ہوا اپنی پچھلی ٹانگیں رگڑ رہا تھا۔ جون ہی کہ میری نظر اوپر پڑی میں اس کی نظر سے بچنے کے لئے ایک جھاری میں گھس گیا اور ایک ٹہری بگڑندی سے گذر کر اس کے قریب پہنچ گیا۔

مجھے اس بات کا افسوس تھا کہ میرے ساتھ میرا دوست گنگو نہ تھا اور اس نے میرے پاس کوئی فالتو بندہ نہ تھی۔ میں یہ خیال کر کے کہ جانور بہاگ نہ جائے بہت گھبرایا لیکن کیا ہو سکتا تھا۔ بڑی ہوشیاری سے موقع دیکھ کر اور ایسی جھاڑی سے فائدہ اٹھا کر جو دریاں موجود تھیں میں نے ہاتھ اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بحفاظت تمام چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔ جہاں سے کہ میں ہاتھی کی ہر ایک حرکت کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ وہ تین ٹانگوں سے کھڑا ہوا تھا اور پچھلی ٹانگ ز زمین سے اٹھا رکھی تھی اور بڑی بے پرواہی سے دوسری ٹانگ پر رکھی تھی اس صورت میں اس کے جسم کا گلا

حصہ مل رہا تھا اگرچہ وہ مجھے سینٹ قدم کے فاصلہ پر تھاتا ہم ایک کارگر لٹا نہ میں ابھی
 نہیں لگا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ میری طرف مڑا ہوا تھا میں منتظر رہا کہ وہ اپنا رخ بدلے
 اور اس درمیان میں اس کے زبردست اعضاء اور قیمتی دانتوں کو بنظر غور دیکھتا رہا
 لیکن وہ ایک انچہ ہی نہ سرکا اور ہوا چلنے کی وجہ میں اس کے سامنے سے ایک چکر
 نہیں لگا سکتا تھا اور چونکہ مجھے ڈرتا کہ کہیں کوئی غرور ٹرپٹنے یا فیر خالی جانیسے
 ہاتھی ہاتھ سے جاتا رہے۔ تھوڑے غور کے بعد ایک تدبیر میرے ذہن میں آئی
 جو خالی (یعنی فالتو) بندوق نہونے کی وجہ سے خطرہ سے خالی نہ تھی ہر حال میں
 زمین کو اچھی طرح دیکھ بھال لیا کہ مبادا مجھے پہاڑ کی ضرورت پڑے تو وقت نہو۔ اپنی
 چمڑیکے کپڑوں کو اتار کر رکھ دیا کہ جسم ہلکا ہوا اور نہایت چمکے چمکے ہاتھ اور گھٹنوں کے
 بل اس کے پیچھے چلنا شروع کیا قریب پہنچ کر اس کی ٹانگ کے تلے کے بیچ میں ملا کر
 دونوں لبالبیان ایک ساتھ کیچ لین میں اس صدر سے اوچھل پڑا اس دوہرے
 فیر سے اس کی ایک چمچ کی آواز نکلنے اور میں اس کے گھونٹ سے جو اس نے چھیرا لیا
 تھا بال بال بچ گیا۔ میں فوراً چٹان کے پیچھے دوڑ گیا اور اس کی طرف مڑ کر ہی نہ دیکھا
 وہاں پہنچ کر سب سے پہلے میں نے بندوق بہری اب مجھے نہایت تقویت ہو گئی اور پھر
 اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ میری تدبیر کارگر ہو گئی ہے چونکہ میرا
 حریف بریکار ہو چکا تھا اور میرے پاس بہری ہوئی بندوق موجود تھی جسکی ہر نال میں
 چمچہ چمچہ ڈھم بارود بہری ہوئی تھی اسکی ہڈیاں بالکل چور چور ہو گئی تھیں کہ وہ زمین پر
 پیر ہی نہیں لگا سکتا تھا اور جب آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا زمین پر گر پڑتا تھا
 وہ بڑی تکلیف میں تھا اور غم غصہ کی حالت میں ایسی دردناک آواز نکالتا تھا کہ رحم
 آتا تھا جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک ناامیدی کی آواز نکال کر چمچہ حملہ کرنے
 کی کوشش کی لیکن زور سے زمین پر گر پڑا اور جب وہ اٹھنے کو ہوا تو میں نے ایک دم
 دونوں تالین ایک قدم بڑھا کر اسکی کہو پڑی میں اور چونک دین یہ گولیاں اس کے
 دماغ کا کام تمام کر گئیں اور وہ ایسا گر کہ پیر نہ اٹھا۔

فصل پنجم

پرنندون کے حالات

مُرعابی

یہ تمام بہت دوستان میں پائی جاتی ہیں لیکن انکا شکار راجپوتانہ میں خاص کر موسم سرما میں بہت اچھا ہوتا ہے اور اس موسم میں یہاں مرغابیوں کی کثرت سے پائی جاتی ہیں اور قریب قریب ہر تالاب اور ناؤی میں چنانکے کھانے کے کیڑے کا بھی گوند وغیرہ ہو کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

موسم سرما میں انکی افراط کی وجہ یہ ہے کہ سرد ملکوں کی جبلین اور تالاب غیرہ برف سے جم جاتے ہیں اور یہ وہاں سے سفر کر کے یہاں چلی آتی ہیں۔ جب سردی شروع ہوتی ہے تو انکی آمد آمد شروع ہو جاتی اور سردی ختم ہونے کے بعد انکی واپسی ہونے لگتی ہے۔ لہذا انکے آنے کا زمانہ ۱۵ ستمبر سے شروع اور ۱۵ مارچ سے انکی واپسی ہو جاتی ہے۔

یہ انتہائے موسم سرما تک یہاں قیام رکھتی ہیں۔ اور اسی زمانہ میں جبکہ یہ آتی ہیں قاز کلنگ۔ چبے اور دیگر آبی پرند بھی آتے ہیں۔

انہیں دو قسمیں ایسی ہی ہیں جو بارہ مہینے یہیں رہتی ہیں۔ ایک بڑی مرغابی جسے گرم پیر کہتے ہیں دوسرا کٹنا جسے انگریزی میں کوڈک (Cormorant) کہتے ہیں اسکا رنگ سرمہ تاج ہوتا ہے لیکن مادہ کے نہیں ہوتا۔ بازو سیاہ اور پوٹہ سفید ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کی مرغابیوں میں رہتی ہیں اور دریاؤں میں جہاں وہ یہیں رہ جاتے ہیں یا بڑے تالابوں میں جہاں گرمیوں کے موسم میں ہی پانی رہتا ہے۔ وہاں پڑی رہتی ہیں۔ درختوں کے اکوکل میں انڈے بھی دیکھتی ہیں۔

اکثر آغاز بارش میں انڈے دیتی ہیں اور بچے نکل آتے ہیں جنکو یہ چونچ میں ادھٹا کر کسی
 بڑے تالاکے درمیان میں کسی ایسے ٹیلے پر جہاں گوند لہ وغیرہ ہو لیجاؤ ہیں ہاں وہ پرورش
 پاکر سردی کے موسم تک پوری مرغابیاں ہو جاتی ہیں۔ کبھی ایسے مرقومہ بالا ٹیلوں پر ہی انڈے
 بچے دیدیتی ہیں جہاں آدمی کا مشکل سے گزر ہو۔

پہلی بارش میں جبکہ جبکہ جنگل میں گڑھے بہہ جاتے ہیں تو ٹکٹے وغیرہ تمام
 جنگل میں پھیل جاتے ہیں۔ اور وہاں یہ اپنی خوراک تلاش کرتے رہتے ہیں۔
 ان سے اون مرغابیوں کا گوشت اچھا ہوتا جو سردی کے موسم میں پردیس سے
 آتی ہیں۔

شکار کرنے کا طریقہ یہ ہے پہلے یہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ انکے شکار کرنے کو کونسی
 بندوق اور کس قسم کا چہرہ موزوں ہے۔ چونکہ میں نے ۱۰۴ بورسے لگا کر دس پور کی
 بندوق تاک سے تجربہ کیا ہے۔ میرے نزدیک اوڑتے ہوئے پرندوں پر استعمال کیجا
 تو ۱۶ یا ۱۷ بورسے مناسب ہے۔ دتل بورسے لیکر آٹھ یا چار تک اسوقت کارآمد ہیں۔
 جبکہ یہ جہٹ کے جہٹ تالابوں میں پڑے ہوں اور کہانے میں مصروف ہوں
 اسوقت داؤن کر کے ایک فیڑ بیٹھی ہوئی مرغابیوں پر اور دوسرا فیڑ اسوقت کیا جا
 جبکہ یہ اوڑتی ہوئی سر پر آجائیں۔ یہ موقع علی الصبح اور شام کے وقت مل سکتے ہیں۔
 ہمارے یہاں کے ایسے تالابوں میں جنگلے پانی کا پھیلاؤ چار پانچ کوس کے دور میں
 ہوتا ہے شکار کھیلنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی مغز پوٹیکل افسر مثلاً پولیٹیکل ایجنٹ
 صاحب بہادر یا ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر وغیرہ کو شکار کھلایا جاتا ہے تو ایک
 وقت مہبودہ پرنسٹاٹھ سٹراپسے شکاری جو مشہور ہیں جمع کر لئے جاتے ہیں۔
 ادھن میں پہلے چوٹی چوٹی کشتیوں کے ذریعہ سے تالاب کی درمیانی خشکیوں اور
 ٹاپوؤں میں اتار دیا جاتا ہے یہ سب موقع موقع سے تمام تالاب میں ہر طرف
 پھیل جاتے ہیں۔ پھر دو تین شکاری فی کشتی کشتیوں میں بیٹھ کر ان کے قریب
 جا کر فیڑ کھتے ہیں فیڑ ہوتے ہی مرغابیاں اوڑتی ہیں اور جدہر جاتی ہیں شکاری جو جو

ہوتے ہیں۔ اور ہر چار طرف سے انہیں فیر ہوتے ہیں۔
 یہہ نظارہ بھی قابل دید ہوتا ہے تالاب میں چاروں طرف سے سموک میس پودوں کے
 کار تو سون کے تڑتے سنے جاتے ہیں اور دور سے دیکھنے والوں کو آواز سننے سے
 پہلے مرغابیان گیند کی طرح گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جنگوا چھی مشق ہوتی ہے
 وہ دونوں میں دوسرے مرغابیان گرا لیتے ہیں اور اکٹھے چھنڈ میں دو دو تین تین۔
 ایسے موقع کے لئے جہاں صرف اوڑتی ہوئی مرغابیوں پر فیر کر لئے ہو وقوع ٹھیک
 نزدیک بینیل اور اٹھائیس بور جوک ہمیں لیس دونوں بہتر ہیں اسلئے کہ زیادہ فیر کرنے کا
 اتفاق ہوتا ہے۔ اور بارہ بور جو کہ زیادہ بہر کی بندوق ہے اسلئے اس کے دیکھنے
 سے کبھی کبھی سر میں درد ہونے لگتا ہے اور درد ہو جائیکے بعد صحیح لگانے میں ضرور
 فرق پڑنے لگتا ہے۔

ایک مرغابی پر بارہ بور کی بندوق کا ایک کار تو س چلانے سے بینیل یا اٹھائیس بور کا
 کار تو س چلانا بہتر ہے۔ اور کام دونوں یکساں کرتی ہیں۔ بینیل اور اٹھائیس بور
 میں نہرہ چہرہ کے کار تو س مرغابی کے لئے بالکل موڈون ہیں۔ قاز اور ہڑے
 قسم کے آبی پرند کے لئے نہرہ شٹ خوب کام دیگا۔ چھوٹا چہرہ استعمال کرنے
 سے یہہ جانور یعنی قاز وغیرہ اکثر زخمی ہو کر دور جا کر گرتے ہیں اور پھر نہیں ملے
 کیونکہ انہیں پروکھا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ چھوٹا چہرہ نمبر ۱۶ سے ۱۷ تک فاصلہ پر لگایا
 جائے تو مہلک زخم نہیں پونچتا۔

میرے یعنی اپنے تجربہ سے معلوم کیا گیا تو مرغابی کے اوڑنے کی رفتار چائیل نیل یا ساٹھ
 میل فی گھنٹہ ہے۔ اور چہرہ کی رفتار چھتھ سو میل فی گھنٹہ ہے قاز کی پرواز اس سے
 کہی قدر کم ہے تیس میل فی گھنٹہ سے لے کر اند نہیں نکٹے کی پرواز کی رفتار قاز کے برابر
 ہے۔ لہذا بندوق اوڑتے ہوئے جانور پر لگاتے وقت ان پرواز کی رفتار کو نظر
 رکھتے ہوئے اسی نسبت سے کچھ آگے شست باندھنا چاہئے تو چہرہ صحیح لگے گا ورنہ
 ہمیشہ چھپرے پر جائیگا۔

بہت پور مین ہی مرغابی کا شکار ہرے لطف سے کہیلا جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں صرف تین روز شکار کے لئے مخصوص ہیں اور معزز صاحبان انگریز و دیگر معزز و سردار جمع ہو کر شکار کہیتے ہیں۔

نیل

یہ پرندہ کیچنے میں نہایت بہلا معلوم ہوتا ہے اس کا خوبصورت سبز سر سفید کھٹی لال بوٹہ سیاہ اور بڑی جوم اور نہایت خوبصورت نیلی اور سفید و ہاریاں یہ ہیں۔ دوسرے پرندوں میں علیحدہ تیز کراتی ہیں۔ زیادہ تر ہندوستان کے شمال اور مغرب میں پایا جاتا ہے۔ اور بھٹی کے جنوب میں بالکل کمیاب ہے اس پرند کی عادت ہر شکاری کو کم از کم معلوم ہیں۔

یہ محفوظ تالابوں میں رہتا ہے۔ آسانی کے ساتھ پیر سکتا ہے چل سکتا ہے اور اوڑھ سکتا ہے یہ صرف اپنی جان بچانیکے لئے غوطہ مارتا ہے یا اسوقت جبکہ کہیل میں مصروف ہو لیکن اپنی خوراک کے لئے بہت کم غوطہ رگاتا ہے۔ البتہ مادہ اور نوجوان بچے خوب غوطہ لگاتے ہیں۔ مادہ جب زخمی ہو جاتی ہے تو بڑی ہوشیاری سے اپنی جان بچاتی ہے غوطہ زنی کر کے۔

جبکہ جوڑا یا بی مین پیر رہا ہو تو اول مادہ اوڑھ لے گی اور پھر نر۔ نر جب تک کہ مادہ اول نہ اوڑھے خود پہلے کہی نہیں اوڑھتا۔

نر اور مادہ کی آوازیں بالکل مختلف ہیں نر کی آواز ہلکی مگر گونجنے والی ہوتی ہے اور مادہ بہاری آواز سے بولتی ہے وجہ یہ ہے کہ نر کے نتھنے کے قریب ایک خلو ہوتا ہے جس کا تعلق پیپر سے ہوتا ہے اسلئے آواز چکر کہاتی ہے اور گونج پیدا ہوتی ہے۔

انٹے دینے کے زمانہ میں نر سیٹی کی سی آواز لگاتا ہے۔ اور غون غون ہی کرتا ہے۔ مادہ محبت سے اس کے پاس آکر سر سے ٹکراتی ہے۔

یہ عام طور سے گدے تالابوں اور کھلے ہوئے میدانوں میں پائے جاتے ہیں اور اپنی
خوراک رات کے وقت تلاش کرتے ہیں جسطح اور جانور دن میں۔

اسکی خوراک دانہ جھاڑی کے بیروغیرہ جڑیں کیڑے مکوڑے یا چھوٹے چھوٹے زندہ
مخلوقات وغیرہ ہے۔

کشمیر کی طرف یہ بھی اور جون میں انڈے دیتی ہیں اور نہایت پوشیدہ جگہ میں گولے
بناتے ہیں زیادہ تر پانی کے درختوں کے نیچے اور شاخوں اور عام درختوں پر انڈے
دیتے ہیں۔

انڈے عام طور سے تعداد میں گیارہ ہوتے اور رنگ میں پورے۔

گرم پانی

گرم پانی ہندوستانی نیل سرکہ لایا جاسکتا ہے اسلئے کہ یہ شکل میں نیل سرکہ کی مادہ
سے بہت مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے پوٹہ پر ایک سیاہی مائل سفید چوڑی دھاری ہوتی
ہے۔ یہ نیل سرکہ ہم آواز ہی ہے قدر اور وزن کے لحاظ سے ہی برا ہے۔ یہ برما
کے جنوب اور خلیج بنگال کے جزیروں کے علاوہ کل ہندوستان میں پایا جاتا ہے
چار ہزار فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہیں چڑھ سکتا۔

متوسط ہند میں پوری میں نہایت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کے رہنے کی جگہ چھوٹے
بڑے تالاب ہیں۔ پتے ہوئے پانی سے ٹہرے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔
یہ جہنڈ میں رہنا پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے جوڑے کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ اس کے تمام
طور طریقے نیل سرکہ کے مشابہ ہیں لیکن اسکی آواز اس سے کم ہے۔ یہ جب اوڑھتا ہے
تو پٹ پٹ کی آواز نکلتی ہے۔ یہ غوطہ بہت اچھی طرح لگا سکتا ہے۔ چنانچہ زخمی ہونے
کی حالت میں بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے۔

پوشیدہ لقمینی گھانسل وار زمین پر انڈے دیتا ہے اونچی زمین پر انڈے نہیں دیتا

جیسے کہ عام ملاو بطخین اندھے دیتی ہیں۔ اسکے اندرون کی تعداد دس ہوتی ہے لیکن
سب کے سب اندھے بہت کم سے جاتے ہیں۔ اسکا گوشت ایسا ہی مزیدار ہوتا ہے جیسا کہ نسل کا
اس کا جوڑا میل سر سے ملا کر بلا تکلف کچے لئے جاسکتے ہیں۔

سیخ پر

سیخ پر تمام سفید ہونے کی وجہ سے بالکل علیحدہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ اوپر کے حصہ
میں ہورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں اسکی مادہ کی چونچ نوے سے کچھ چوٹی ہوتی ہے
اور نوکیلے پن میں دونوں کی چونچیں یکساں ہوتی ہیں۔
یہ پرند ہندوستان میں نہایت عمدہ شکار خیال کیا جاتا ہے۔ اور کل ہندوستان
میں پایا جاتا ہے۔ یہ چنڈون میں رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی چنڈا ایسا ہوگا جس میں
بیس تیس کی تعداد ہو ورنہ کبھی کبھی سو بلکہ ہزار ہزار کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔
یہ پانی کے برے حصہ میں جہاں گوند لہ وغیرہ بہت ہوں بہر رہنا پسند کرتا ہے رات
کے وقت دوسری جگہ اپنی خوراک تلاش کرتے جاتا ہے۔ اور صبح ہوتے ہوتے اپنی
پناہ کی جگہ واپس آجاتا ہے۔ اسکی آواز بہت تیز ہے اور اپنی قوم میں سب سے
زیادہ آڈرتے والا ہے۔ یہ نہ تو اچھی طرح پر سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے اور
نہایت ہمدے طور سے غوطہ رگتا ہے۔ اسکی لمبی چونچ بڑی کارآمد ہے کیونکہ یہ
اپنی خوراک بگلہ کی طرح پانی کے پندے میں سے نکالتا ہے۔
یہ نباتات کو بھی کھا لیتا ہے اگرچہ عام طور سے اسکی خوراک کیرے مکوڑے
اور چوٹی چوٹی چھلپیاں ہیں۔ یہ سرد ملکوں میں اندھے دیتا ہے۔

بوسہیا کیرا

یہ چوٹی مرغابی ایسی ذات میں سب سے علیحدہ پہچانی جاسکتی ہے اس کے بازو پر
چمکدار دھبہ ہوتا ہے یہ پرند دیکھنے میں بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کا سر اخرٹ

نما ہوتا ہے اور ایک چوڑی نیلی دھاری اوپر ہوتی ہے۔
 یہ وزن میں یا وہر سے لیکر ڈیڑھ چھانک تک ہوتا ہے نر اور مادہ وزن میں دونوں
 برابر ہوتے ہیں۔ یہ سردی کے زمانہ میں قریب قریب کل ہندوستان میں پائے
 جاتے ہیں یہاں تک کہ جزیرہ انڈیا میں اور نائیکو یا تک پہنچ جاتے ہیں۔ انکی آمد آمد
 اگست سے شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ستمبر اور اکتوبر میں بھی کثرت سے
 آنے لگتے ہیں۔

یہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال و مغرب میں پھرتے ہیں اور تھوڑے سے پانی کو
 دیکھ کر ہر جگہ رم جاتے ہیں اور جب بیٹھتے ہیں تو آپس میں ملکر بیٹھتے ہیں۔ یہ آسانی کے
 ساتھ پیر سکتے ہیں اور اچھی طرح غوطہ لگا سکتے ہیں اور جہاں گوندلہ وغیرہ زیادہ ہو تو
 رخمی ہونے کی حالت میں اوسمیں چب جاتے ہیں اور پھر مشکل سے ملتے ہیں۔ انکی اور
 نہایت تیز ہے اور جسم بہت پھرتا ہوتا ہے سبک پر ہے۔ انکے بازوؤں میں ایک تہائی
 طاقت ہونے کی وجہ سے ان میں ایک اور ہی بات ہے کہ اوڑتے اوڑتے جھٹکے
 چاہیں مڑ سکتے ہیں اور اس وجہ سے شکریہ وغیرہ پرند شکاری جانوروں کے مشکل
 سے قابو میں آتے ہیں۔ اور اسی طرح اوڑتے ہوئے شکاری کی ہندوق کی زد میں
 مشکل سے مرتے ہیں۔ انکی خوراک تلاش کرنے کا وقت رات ہے۔ خوراک زیادہ تر
 نباتات ہے اگرچہ چوٹی جاندار مخلوقات کو بھی کھاتے ہیں عادت کے لحاظ سے
 یہ بہت ہی انسان سے میل کھاتا ہے۔ یہ اپنے جھڑکا بڑا شوقین ہے۔ ہندو
 میں ہر موسم میں پائے جاتے ہیں لیکن انکے یہاں نہیں دیتے۔ اور امریکہ کے
 علاوہ کل روکے زمین پر پائے جاتے ہیں۔

اہلیت

اس پرند کے سر پر ایک چوٹا سا گرا ہوا تاج ہوتا ہے جو کہ پاس سے صاف طور سے
 دکھائی دیتا ہے۔ سامنے اور پیچھے کا حصہ سیاہ بیچ میں سفید اور پیٹ و سینہ پر دونوں

بھی سیاہ ہوتے ہیں۔ مادہ نہایت ہی سیاہ بہورے رنگ کی ہوتی ہے اور قدامین نر سے چوٹی ہوتی ہے۔ پانی میں پیرتے وقت سفید حصہ نہیں دکھائی دیتا۔ نر اور مادہ دونوں کے چوٹی لٹخون کی طرح سفید بازو ہوتے ہیں اور سفید سی آنکھیں لیکن بلحاظ خصلت اور عادت یہ لٹخون سے بہت مختلف ہیں۔ چوٹے بچے کچھ بہورے رنگ کے ہوتے ہیں جو بچ بہت چوٹی اور چوڑی ہوتی ہے اور سرے پر حاکر اور ہی زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ یہ ہندوستان میں صرف سردی کے موسم میں آتے ہیں۔ اور مٹی پور بہار کے شمال میں پھیل جاتے ہیں۔ لیکن جنوب میں نہیں رہتے۔

یہ تاجدار پرند جھنڈوں میں زیادہ تعداد میں رہتا ہے۔ اور چوڑے کھلے ہوئے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اول دن اگر شکار کے دوران میں یہ ستایا جائے تو اپنی پسند کی ہوئی جگہ نہیں چھوڑتا۔ لیکن متواتر کئی روز ستایا جائے تو پر وہ جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ نہایت نشتر میر نوالا جانور ہے اور غوط لگانے میں بڑا مشاق ہے۔ بعض وقت غوط لگانا اور نے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ کشتی سے انکا شکار کیا جائے تو کشتی انکے بالکل قریب پہنچ سکتی ہے بشرطیکہ احتیاط اور ترکیب بچائے جائے۔ اسکی خوراک پانی کے کیڑے مکوڑے چوٹی چوٹی مچھلیاں ہیں۔ یہ کنارے پر بیٹھ کر اپنی خوراک تلاش نہیں کرتا۔ اور خوراک دن کے وقت تلاش کرتا ہے۔ ہندوستان میں یہ شروع اکتوبر میں آ جاتا ہے اور مئی تک قیام رکھتا ہے۔

لال چوچ

اس پرند کی سرخ بڑی چوچ اخروٹ کے رنگ کی گھنے بال اور سر پر سرخ تاج یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ یہ دور ہی سے تمیز کیا جاسکتا ہے۔ مادہ کا رنگ زیادہ چمکدار نہیں ہوتا صرف بہورے رنگ ہوتا ہے اور بچ کا حصہ کچھ ملگجھا سفید۔ سر پر بالوں کا کچھا ہوتا ہے۔ اور چوچ سیاہ رنگ کی لیکن سرے پر سے سرخ ہوتی ہے یہ پرند تمام

غوطہ خور ہندوؤں سے زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ نہ تقریباً سوا دو سیر تک وزن میں ہوتا ہے۔
 مادہ اس سے اودھ سیر کم ہوتی ہے۔ اسکی اوڑان کم اور بہاری ہوتی ہے۔ ہندوستان
 میں یہ بہت عام ہے ایک ایک چند میں ہزار ہزار کی تعداد ہوتی ہے اور جبکہ ایک
 دوسرے سے ملکر بیٹھے ہیں تو لال سر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کیاریوں میں لال پوٹ
 اوگے ہوں۔

یہ بہان نومبر اور ستمبر میں آتے ہیں اور اپریل میں واپس چلے جاتے ہیں۔ تمام
 شمالی ہندوستان میں پھیل جاتے ہیں اور بعض اوقات جزیرہ لکھتا تک پہنچ
 جاتے ہیں۔

اسکی سے زیادہ پسند کی جگہ پہلا ہوا کھڑا پانی ہے جسکے پسند میں گوند وغیرہ
 اور گاہا ہو یہ بہت تیز پیرتا ہے اور اچھی طرح غوطہ لگاتا ہے۔ اپنی خوراک غوطے
 ہی لگاتا ہے اور کنارہ پر اگر بھی تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک مختلف ہے لیکن
 چھوٹے جانوروں اور نباتات کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ عام خوراک پانی کے چھوٹے
 پورے پینگے مینڈک اور چوٹی مچھلیاں ہیں۔

یہ عام طور سے اپنی خوراک دن میں مہیا کرتا ہے اور رات کو کم تلاش کرتا ہے۔
 ہندوستان میں یہ نہایت عمدہ شکار ہے۔ اسکا شکار اڑتے ہوئے کیا جاتا ہے
 نر اور مادہ دونوں کی آوازیں مختلف ہیں نر کی آواز میں ایک سیٹی سی نکلتی ہے اور
 مادہ کی آواز میں لفظ کرتی آواز نکلتی ہے۔ اس کا گھونٹ گوند وغیرہ میں ہوتا ہے
 اور انڈے جبکہ تازہ ہوں تو اونچیں ایک خاص قسم کی ہنری مائل جھلک ہوتی ہے
 اسکے انڈے تعداد میں آٹھ ہوتے ہیں۔

نکٹا

یہ بہت سی نام سے مشہور ہے بہان تک کہ انگلیز لوگ ہی اسکو سی نام سے
 پکارتے ہیں۔ اسکی قسم مرغابی اور قاز کے درمیان ہے۔ نر اور مادہ جسم میں برابر ہوتے

ہین وزن میں ڈھائی تین سیر تک کے ہوتے ہیں۔ لیکن مادہ ڈیرھ سیر تک کی ہوتی ہے
 لکٹا تمام ہین دوستان میں پایا جاتا ہے۔ ایسے مقامات میں جہاں کھلے ہوئے ہین
 ہوں دلدل ہو اور جہاں درخت زیادہ ہوں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا ہینا
 سہنا اور انڈے دینا درخت ہی پر ہوتا ہے۔ یہ دریاؤں کے کناروں پر بہت
 کم پایا جاتا ہے۔ اور جھیلوں و چھوٹے چھوٹے تالابوں پر بہت زیادہ اس کا اندازہ
 ہوتا ہے کہ پسندیدگی نگاہ کے لحاظ سے یہ قاز سے بالکل مختلف ہے۔ یہ جھنڈوں
 میں رہنا پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ بڑے بڑے جھنڈ میں دس بارہ ہی مشکل سے
 ملتے ہیں۔

عام طور سے یہ جوڑے کے ساتھ رہتا ہے اور اس قدر ہوشیار اور چوکنا نہیں
 رہتا جس قدر کہ اس کے ہم قوم دوسرے جانور رہتے ہیں۔ اس کا زیادہ وقت پانی پر
 صرف ہوتا ہے۔ یہ جانول اور بحری اور بڑی پودے کہا تا ہے لیکن پانی کے
 کیڑے مکوڑے ہی بہت پسند کرتا ہے۔ یہ اچھی طرح سے پیر سکتا ہے اور اگر مجبور
 کیا جائے تو غوطہ بھی خوب لگاتا ہے۔ مرغابی اور قاز سے اسکی اوسط درجہ کی
 اوڑان سے چلتے اور اوڑتے وقت نہر ہمیشہ آگے رہتا ہے۔ یہ دن ہی میں اوڑتا
 اور دن ہی میں کہتا ہے اور رات کے وقت درختوں پر بسیر لیتا ہے۔ عام طور سے
 یہ جانور بڑی خوشی سے اپنا وقت بسر کرتا ہے۔ جوڑا ایک دوسرے کے پاس ہمیشہ
 رہتا ہے۔ گھونسلہ کے لئے جگہ تلاش کرنا مادہ کا کام ہوتا ہے۔ نہ صرف اوسکے ساتھ
 ساتھ کہتا ہے۔ گھونسلہ کسی غلو میں بنایا جاتا ہے۔ یا ایسی جگہ جہاں سے کسی شہنشاہ
 ادھر اودھ رہیں گئی ہوں۔ بعض اوقات اسکا گھونسلہ زمین پر گوندلہ میں پانی کے
 قریب ہی ہوتا ہے۔

انڈے کچھ بھورا ہٹ اور سفیدی لئے ہوئے صاف اور چکنے ہوتے ہیں۔ تعداد
 میں بارہ ہوتے ہیں اور جون و ستمبر کے درمیان ہوتے ہیں۔ بچوں کا رنگ
 پچھلا حصہ بھورا ہوتا ہے اور اوپر نیچے سے سفید۔

سرخاب یا چکواچکوی

اس پرند کی اوڑان دیکھی ہوتی ہے۔ سفید اور سیاہ بازو جو تین رنگ کے معلوم ہوتے ہیں اسکی خاص علامت ہے۔ ہندوستان میں سوا کے جنوبی حصے جزیرہ لنکا اور جزائر خلیج بنگال سب جگہ پایا جاتا ہے۔ میدان میں صرف موسم سرما میں آتا ہے ورنہ ہمالیہ پہاڑ پر رہتا ہے۔ اسکی آواز اسکی موجودگی کا فوراً پتہ دیتی ہے کیونکہ یہ کبھی خاموش نہیں بیٹھتا یہاں تک کہ جب اسے کسی بات کا خوف نہ ہو اور یہ اپنی مادہ سے خوش فعلیان کر رہا ہو اسوقت ہی چلا تا رہتا ہے۔ نہ اور مادہ کی آواز میں بظاہر کوئی فرق نہیں۔ رنگ کے لحاظ سے مادہ کا رنگ کچھ سفید ہوتا ہے نر کی گردن میں ایک سیاہ کپٹی ہوتی ہے جو گرمیوں کے زمانہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور بہت جلد غائب ہو جاتی ہے۔ یہ ریٹیلے کناروں اور کھلے ہوئے پانی کو بہت پسند کرتا ہے دریاؤں کے کناروں پر ہمیشہ جوڑے کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر پانی کے قریب خشکی پر رہتا ہے اور پانی میں بہت کم رہتا ہے۔ چلتے وقت بڑھی خوبصورتی سے گردن اڑھا کر چلتا ہے۔ پیرنے میں بالکل قاز کی طرح ہے اسکے غوطہ لگانے کی طاقت محدود ہے۔

اسکی خوراک چوٹے چھوٹے جانور ہی نہیں بلکہ مجبوری کی حالت میں دانہ کھائے اور کچا اناج بھی کھالیتا ہے۔ اسکا گوشت لذیذ نہیں ہوتا۔ یہ نہایت ہوشیار اور چمکیل پرند ہوتا ہے۔ اور اسے ہندو کی گولی کی حد کے متعلق پورا علم ہے۔ کہ فوراً ہندو کی زد سے بچ جاتا ہے اگر اڑتا ہو تو اونچا ہو جاتا ہے اور بیٹھا ہو تو اڑ جاتا ہے اگر میدان میں ہو تو پیسے یا پیل کی آڑ سے اسکا شکار ممکن ہے اور تاہو اس پر یا جاسکے تو مارا جاسکتا ہے یا کسی آڑ کے قریب بیٹھا ہو تو داؤن کر کے شکار کیا جاسکتا ہے۔

اسکے واسطے نمبر (۱) چہرہ شکار کر نیو بہتر ہے۔ ہندوستان میں یہ پرند دس ہزار

فٹ کی اونچائی پر ہمالیہ پہاڑ پر انڈے دیتا ہے گھونسلہ چٹانوں کے خم میں بناتا ہے
انڈے تعداد میں آہٹ ہوئے ہیں۔

سلی

اسکی بہت دیر تک رہنے والی سیٹی سی آواز اسے اسکی ہم قوموں سے علیحدہ چیز
کہا سکتی ہے۔ اسکی آواز کی طرح اسکی ٹانگیں بھی اور جانوروں سے علیحدہ ہیں۔ اسکی
ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں اور رتے وقت گردن نیچی رہتی ہے۔ یہہ پرند درختوں پر رہتا
ہے۔ اسکی سیٹی کی آواز اسوقت کی آواز سے یہہ بیٹھے ہوئے بول رہے ہوں بالکل مختلف
ہے۔ اسکا ہوا جسم اور قریب تمام سیاہ بازو اور ہی نشانیاں ہیں جسم کے لحاظ سے
گردن لمبی ہوتی ہے اور دم چھوٹی۔

یہہ پرند تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ جہاں پانی اور خوراک دونوں چیزیں
موجود ہوں یہاں تک کہ جزائر انڈس اور نائیکو بار میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن خاص
طور سے یہہ گرم ملک کا جانور ہے پہاڑوں پر نہیں پایا جاتا ہے اور پانی کی
ایسی جگہ کو پسند کرتا ہے جہاں درخت نہوں گھاس اور گوندہ کی جگہ زیادہ پسند
کرتا ہے خواہ وہ پانی کا بہت چوڑا حصہ ہی کیوں نہ ہو۔

رات کے وقت آس پاس کے درختوں پر بسیر کرتا ہے۔ اور دشمن گوندہ وغیرہ
میں اپنی خوراک تلاش کرتا ہے۔ دریا کے کناروں پر اپنی خوراک تلاش کرتے ہوئے
بہت کم پائے جاتے ہیں۔ یہہ بڑی خوبصورتی سے زمین پر چلتا ہے۔ آزادی سے
خوراک کے لئے غوطہ لگاتا ہے اور ڈر جانے پر پانی سے اپنے جسم کو اوٹھا کر ایک دم اونچا
اڑ جاتا ہے۔ یہہ اکثر دوسرے پرندوں سے لڑتا ہے بلکہ سب کے سب اکٹھے ہو کر
حملہ کرتے ہیں اس کا گوشت لذیذ نہیں ہوتا۔ اسکی خوراک چانول پانی کے چھوٹے
چھوٹے پودے اور کیڑے مکوڑے ہیں یہہ پرند درخت کے حلو میں انڈے دیتا ہے
یا چیسوں کے پرانے گھونسلہ میں اور بعض اوقات خود ہی اپنے واسطے گھونسلہ بنالیتا

اسکے انڈے کچھ گولائی لئے ہوئے ہوتے ہیں سفیدی مائل اور نہایت چکنے ہوتے ہیں۔ جب مادہ انڈے سہتی ہے تو نزدیک کھڑا ہو کر پہلا دیتا ہے۔

تاز

اگرچہ اسکی نسل ہندوستان میں پیدا نہیں ہوتی لیکن موسم سرما میں نہایت ہی زیادہ تعداد کے ساتھ تمام ہندوستان میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کے سفید سر پر دو سیاہ لکیریں ایک سر سے دوسرے سر تک اور سر پر ہورے رنگ کی کلفتی دو دون باتین دو سرے جانوروں سے اسے مختلف کرتی ہیں۔ اس کا رنگ بہت ہلکا ہورے رنگ کا ہوتا ہے اور چونچ بھی ہورے رنگ کی یا کچھ ہلکی اور نوک پر سیاہ دھبہ ہوتا ہے اس کا وزن تقریباً تین سینے ہوتا ہے۔ شمالی ہندوستان اور بنگال میں یہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ بڑا شاندار پرند ہے۔ اسکے جھنڈ بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہیں یعنی پانچ پانچ سو کے اور کبھی اس سے بھی زیادہ یہ فصلوں کو بہت برباد کرتے ہیں خواہ دال کی قسم ہو یا اناج کی۔ چانول چونکہ دیر میں اگتے ہیں اس لئے انکے دست و برد سے بچ جاتے ہیں۔ اور چونکہ یہ رات کے وقت کہاتے ہیں اسلئے خاموشی کی حالت میں بہت کچھ نقصان کر سکتے ہیں۔ یہ باہر سے اکتوبر میں آتے ہیں اور مارچ یا اپریل تک چلے جاتے ہیں۔ جو قوت آتے ہیں تو نہایت دبیے ہوتے ہیں لیکن یہاں سے خوب موٹے تازہ ہو کر جاتے ہیں یہ پرند کھرے پانی سے پیتے ہوئے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور پرندوں کی طرح پانی میں نہیں گستا۔

جو قوت یہ اوڑتے ہوتے ہیں تو انکی ^{کھال} یہ شکل بنتی ہے اور بولتے ہوئے اوڑتے ہیں گویا انکی آواز انکا پیش خمیہ ہے کہ ان سے پہلے سن لی جاتی ہے جس جگہ بیٹھنا ہوتا ہے تو اس جگہ کے دو تین چکر لگا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض اوقات اسکے جھنڈ بڑی اونچائی سے تاک کر کسی تالاب وغیرہ کے درمیان میں اوڑ جاتے ہیں۔

کشتی میں بیٹھکر اسکا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے مگر اکثر اسکا شکار مغرب یا رات کے وقت اوڑتی ہوئی حالت میں بہتر ہوتا ہے۔

اس کے انڈے تعداد میں چار یا پانچ ہوتے ہیں اور پیٹے بہورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اوپر کی جانب زیتونی رنگ ہوتا ہے۔ اور پاؤں اور چونچ سیاہ۔ اس کے مارنے کو تیز اے۔ چہرہ یا۔ سیاہی مناسب ہے چونکہ بوجہ بندوق سے اگر زبرد سے اوڑتے ہوئے لکھنیں تو بھرہم سے ہی گرائے جاتے ہیں ورنہ زخمی زائد جاتے ہیں چہرہ اس قدر پروں کو باریک ہونے سے نہیں توڑ کر کافی مہلک صدر میں پہنچ سکتا ہے۔ لہذا یہ نہیں گرتا زخمی چلا جاتا ہے۔

قاز کلان ایل

یہ پرندہ نسبت پلاؤ کے جنگلی حالت میں چھوٹا ہوتا ہے اسکی چونچ اور دم تاریخی ہوتی ہے برسات کے موسم میں چونچ کا رنگ زیادہ شوخ ہو جاتا ہے۔ پیرائے پرندوں کے پیٹ کے اوپر بہت چوڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ سو چار سیر تک وزن میں ہوتا ہے یہ ہی قاز کی طرح سروی میں آتا ہے اور سوائے سدرہ کے تمام شمالی ہندوستان برما اور دوسرے حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ لیکن گجرات کے سوا ایسی بڑی تعداد میں اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ یہ دریا کے کنارے بڑھکر جنوب میں نہیں جاتا قاز سے اگر اسکی کوئی بات مختلف ہے تو یہ کہ اسکی تعداد مغربی ہندوستان میں ہزار ہزار تک پائی جاتی ہے اوڑتے وقت یہ ہی قطار کی ہی شکل بناتا ہے۔ اسکی اوڑان تیز اور باقاعدہ ہوتی ہے۔

اسکا شکار ہی قاز کی طرح کشتی میں بیٹھکر کیا جاتا ہے لیکن اسکا شکار یہ ضرور ہے کہ شکاری اپنا جہم چھپائے رکھے۔ زیادہ تر یکنا روں پر رہتا ہے آسانی سے غوطہ لگا سکتا ہے۔ اور عمدگی سے پیر سکتا ہے۔ لیکن مجبوری کی حالت میں غوطہ لگاتا ہے اور پانی میں زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔

فاز کی طرح فصلوں کو برباد کرتے ہیں۔ ایک سال کے بچے مرے میں نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔ انکی نسل کی اصلی جگہ یورپ اور متوسط ایشیا ہے لیکن کشمیر میں بھی انکی نسل ہوتی ہے۔

گہونہ بردوغیرہ کے ذہیر کا ہوتا ہے۔ چوپانی کے قریب بنایا جاتا ہے۔ انڈے بالکل سفید ہوتے ہیں۔ اور تعداد میں چہم ہوتے ہیں۔ بچوں کی ٹانگیں اول کافی ہوتی ہیں اسے راج نہیں ہی کہتے ہیں۔ یہ بھی نمبر ہے۔ چہرہ سے اوڑتا ہوا اچھی طرح مارا جاتا ہے۔ اور بیٹھا ہوا لکھے چند دن میں نمبر سا آتی چہرہ سے یا اور موٹا چہرہ آتی مناسبت ہے۔

میں ایک دفعہ انکے تقریباً تین سو کے جہنڈ میں تانگہ کی آڑ سے ٹونک سے چالیں میں علاقہ جے پور کے تالاب میں جہان یہہ نڈر تہین ساتھ گز پھونچکر دس بور کی دو ٹالون اور ۱۲ آتی چہرہ سے تینتیس ماری تہین۔ چہہ دوبارہ اور نہ اس سے پہلے کہی دو فیرون میں اسقدر شکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ لیکن اسقدر بلکہ اکہٹی بیٹھی تہین کہ کوئی چہرہ ضائع نہوا پہلے فیر کا۔

چھ

اصلی چہہ کی یہہ بچیان ہے۔ کہ نہایت ہی سیاہ رنگ اور ہورے رنگ کے گہلے ہوئے دہتے ہوں۔ بیرون کے آخری حصہ نارنجی رنگ ہوتا ہے۔ چونچ کل جسم کے اوپر حصہ کے برابر ہوتی ہے۔ بعض انکی قسم ایسی ہی ہیں جنکی اس سے بھی زیادہ لمبی چونچ ہوتی ہے۔ اسنے بچ کی اور باہر کی اونٹنی کے بچ میں ایک جہلی ہوتی ہے جو کہ سوائے انکی قوم کسی اور کے نہیں ہوتی۔

نر اور مادہ میں بظاہر کوئی شناخت نہیں بہر حال مادہ قد میں کچھ زیادہ ہوتی ہے مادہ کی چونچ بعض اوقات میں انچہ تک کی ہوتی ہے اور وزن میں ڈیڑھ پونے تین چھٹا تک ہوتی ہے۔ نر کی چونچ پونے تین انچہ لمبی ہوتی ہے۔ اور لاسکا وزن

دہائی چٹان تک ہوتا ہے۔

یہ ہندوستان میں موسم سرما میں آتے ہیں انکے آتے کا زمانہ اگست کا آخری اور ستمبر کا شروع مہینہ ہے مگر برما میں اور جنوبی ہندوستان میں اسکے ہی بعد آتے ہیں مایچ کے ختم ہونے پر بہت سے تو یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے اپریل اور جون تک قیام رکھتے ہیں۔

آتے کے زمانہ قیام میں یہ تمام ہندوستان میں پہلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض جگہ زیادہ اور بعض جگہ کم۔ جنوبی اور مشرقی حصہ ہندوستان میں کم پائے جاتے ہیں اور شمال میں زیادہ پائے جاتے ہیں اور یہاں سردی اور زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے یہ زیادہ عرصہ تک ٹہرتے ہیں۔ یہ دلدل والی جگہ پانی کے درمیان ٹیلے ٹالو جہاں گوند لہ اور گہانس اور گی پولینڈ کرتا ہے۔ چونکہ یہ چوٹا جانور ہے اسلئے دو دو انگلی پانی اسکے لئے بہت موزوں ہے گہرا پانی بالکل بیکار ہے اور چھ پانی میں یہ اپنی خوراک چوٹے کیڑے مکوڑے تلاش کرتا ہے جسوقت یہ کہتا ہے تو صرف اسکی چونچ کا ٹھوڑا سا الٹا حصہ کھلتا ہے۔ جب یہ خوراک کی تلاش میں نہ تو پانی سے باہر نہ پلند کرتا ہے اور دن بھر کی گرمی کا حصہ تر گہانس میں خشکی پر کاٹتا ہے۔ یہ پرند سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے پناہ کی جگہ ضرور تلاش کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے زیادہ گرمی کے زمانہ میں رات کے وقت خوراک تلاش کرتا ہے۔

یہ اکثر نیندرہ میں گز اور کبھی اس سے بھی زیادہ فاصلہ سے اوڑ جاتا ہے ایک دم ایک آواز ”چرب“ کا نکال کر آؤل تو ادھر ادھر اوڑتا ہے۔ پٹلے لیکر اور پیر سید ہی اوڑان اوڑتا ہے فاصلہ پیر ہو کر جب ایک ہی سمت میں اوڑتا ہے۔ تو بہت تیزی سے اوڑتا ہے۔ بعض لوگ اسے زمین سے اوڑتے ہی مار لیتے ہیں اور بعض اور اوپر جلنے دیتے ہیں یہاں دم ہو امین اوڑتا ہوا کچھ بلندی پر چلا جاتا ہے اور پھر بانہ حکم دہلائے ہوئے اور دو باہر کے پر الگ بانہوں سے نکالے ہوئے زمین

۳۳
 پر اور تڑپا ہے جب نہر اور مادہ دونوں ڈر گئے ہوں تو چین چین کی آواز نکالتے۔
 یہ شمالی اور مغربی ہندوستان میں انڈے دیتا ہے اور خاص کر کشمیر میں۔ انڈے
 دیتے وقت ایک خاص آواز نکالتا ہے اور اس زمانہ میں زیادہ تر درختوں پر بیٹھتا ہے
 گہونڈ زمین پر ہوتا ہے انڈے کچھ چٹے زیتونی رنگ کے ہوتے ہیں لمبائی میں
 ایک انچ کے قریب اور تعداد میں چار ہوتے ہیں اسکے بچے انڈے سے نکلنے ہی مرغی کے
 بچوں کی طرح زمین پر دوڑنے لگتے ہیں۔
 اس کے لئے (۸) سے (۱۰) شاٹ تک چہرہ مناسب ہے گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

بھوٹا چھا

یہ قد میں لوہے کے برابر ہوتا ہے چونچ دو انچ سے کم لمبی ہوتی ہے۔ اگرچہ
 موٹا معلوم ہوتا ہے لیکن وزن میں ڈیڑھ چھٹاناک سے زیادہ نہیں ہوتا۔ نہر اور مادہ
 دونوں برابر وزن کے ہوتے ہیں۔ اسکی دم میں صرف بارہ پر ہوتے ہیں اور یہ تمام
 پر نو کیلے ہوتے ہیں۔ لیکن نہایت نرم۔ سر کے اوپر دو لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ اپنی ہم
 قوم میں سے زیادہ خوبصورت پرند ہے۔ اسکی اڑان میں خاص بات یہ ہے
 کہ ایک دم سیدھا آسمان میں اڑتا ہوا چلا جاتا ہے اور اوپر جا کر کچھ میرٹھی کی طرح اڑتا
 رہتا ہے کسی بہت تھوڑی دور فاصلہ پر پر باندھ کر گیند کی طرح زمین پر گرتا ہے۔
 ہندوستان کے شمال و مغرب میں کم ہوتا ہے۔ کونوں اور آڑ میں بیٹھنے کا بڑا شوقین
 ہوتا ہے اور نہ سایہ دار زمین کو نہایت پسند کرتا ہے۔ اگر کسی خاص وقت بندوق لگلا
 جائے تو اس پرند کا مارنا نہایت آسان ہے۔ اسلئے کہ جب اس کا زیادہ پیچھا لیا جاتا تو
 وہ یکے لگتا ہے اور دوڑنا بند کر دیتا ہے۔ اس میں نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے
 اس لئے کہتے ہیں بڑی آسانی کے ساتھ پتہ چلا لیتے ہیں۔
 اسکی خوراک گھانسن کے بیج اور چھوٹی چھوٹی گھانسن اور کیرے مکوڑے ہیں۔ انڈے
 دیتے وقت ایک خاص قسم کی آواز نکالتا ہے انڈے تعداد میں چار ہوتے ہیں۔

برہ سہری

اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور مانگیں کسی قدر لمبی جنور بگی کے برابر ہوتا ہے اس کا گوشت معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ گھوڑے میل تانگہ کی آڑ میں سے خوب شکار کیا جاتا ہے یا آڑ کے قریب داؤن کر کے شکار کیا جائے اس کے لئے (۱۲) سے (۱۴) تاک چہرہ مناسب ہے۔

اوی

یہ پرند جھانت میں بڑھ سہری کے برابر ہوتا ہے لیکن اس سے چونچ بڑی ہوتی ہے تقریباً ۱۳ یا ۱۴ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اوڑتے وقت یہ ایک باریک آواز "اوی" کی لگا لٹا ہے۔ اس کا گوشت بڑھ سہری سے اچھا ہوتا ہے۔ یہ موسم سرما میں باہر سے آتا ہے۔ اس کا بھی شکار بڑھ سہری کی طرح (۱۲) اور (۱۴) چہرہ سے کیا جاتا ہے۔

جل مرغی

یہ پرند اگرچہ ہندوستان میں زیادہ پھیلا ہوا نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی عام ہے۔ اس کا شرح سانے کا حصہ اور دم کے نیچے کے سفید بال پیروں کے قریب کا سیاہ حصہ اس کی خاص علامتیں ہیں۔ ایک سال کے بچہ لگا رنگ زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ ان کی نسل ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اپنے گونسلے چاڑیوں میں بنا تے ہیں انڈے پورے رنگ کی زمین کے۔ (یعنی زمین پوری اور اسپر سیاہ دھبے ہوتے ہیں) — چت کبرے ہوتے ہیں اور تعداد میں نو ہوتے ہیں۔ اس کی خوراک عام مرغیوں کی طرح آواز خاص قسم کی سخت گرنٹ "کی ہوتی ہے۔ دن کے وقت کم فاصلہ طے کرتی ہے لیکن رات کے وقت دور دور نکل جاتی ہے۔



سارے

اگرچہ ہندوستان کے شکاری اسے بہت کم شکار کرتے ہیں لیکن چونکہ ہندوستان میں یہ نہایت عام ہے اسلئے اسکے متعلق کچھ کچھ بیان کرنا ضروری ہے اس کا لمبا قرچ پانچ فٹ تک کا اونچا ہورا اور سفید رنگ یہ علامتیں ایسی ہیں کہ شخص اسے پہچان سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ جوڑے کے ساتھ رہتا ہے۔ ماہ نر سے چوٹا سر ہونے کی وجہ سے علیحدہ تیز ہو سکتی ہے۔ بلحاظ قد کے یہ ہندوستان کے تمام پرندوں سے بڑا ہے لیکن وزن میں بیروانی رائد نہیں ہے۔ انڈون کے زمانہ میں اسکی گردن سفید ہو جاتی ہے اور بانو کے پر بھی سفیدی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ ہندوستان ہی میں پایا جاتا ہے اور روس میں نہایت کم پایا جاتا ہے۔ سو آئیٹل کے ہاں ملکوں میں ہی کم پایا جاتا ہے۔ میسور اور سندھ میں ہی کم ہے۔ لیکن جو حقے سر سبز رہتے والے ہیں اسکی کثرت کے خاص مقامات ہیں۔

راجپوتانہ میں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اس کا شکار کرنے میں مذہب کی وجہ سے مجبور نہیں ہیں بلکہ وجوہ ہیں۔ اول تو اس کا گوشت خراب ہوتا ہے دوسرے جوڑے کی آپس میں اسقدر محبت ہوتی ہے کہ جب انہیں تفریق ہو جاتی ہے تو ہر جوڑا نہیں ملتا۔ جب انہیں سے ایک مار لیا جاتا ہے تو دوسرے کی بری حالت ہوتی ہے اور آخر اس کے غم میں مر جاتا ہے۔

اس کا ہونسلہ پانی میں کسی خشکی پر ہوتا ہے اور سطح آب اونچا بنایا جاتا ہے۔ اس کا ہونسلہ جب تک چمڑا بجائے او سو وقت تک اس پرند کو غصہ نہیں آتا اور جب غصہ آتا ہے تو بڑے زور شور سے حمل کرتا ہے۔ جب یہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو اسکے پر جڑنے لگتے ہیں۔ زمین پر کبھی کبھی اوڑتے ہی ہیں۔ لیکن چلتا اوڑنے سے زیادہ پسند کرتے ہیں اور ایک میل کی ہی اوڑان اوڑنے میں تو زمین سے بیش گز سے زیادہ اونچے نہیں جاتے انکی اوڑان سے ہر شخص واقف ہے اور اڑتے وقت ہستے جاتے ہیں

پہلے نر کی اواز نکلتی ہے اور پھر مادہ کی۔ اسکے صرف دو یا تین انڈے ہوتے ہیں اور عام طور سے ان انڈوں میں ایک بچہ نکلتا ہے باقی خراب ہو جاتے ہیں۔ انڈے بہت لمبے اور سخت ہوتے ہیں لمبائی ۴ یا ۵ ۛ انچ تک ہوتی ہے یہ اپنی خوراک خشکی پر کھتوں میں اور اوتھلے پانی میں تلاش کرتا ہے۔ اسکی خوراک چھوٹے جانور گرگٹ کیڑے کڑے وغیرہ ہیں اور نباتات میں اناج دال وغیرہ۔

کلنگ یا کچ

یہ پرند اکثر جھنڈوں میں پایا جاتا ہے اور جھنڈوں میں اسکی تعداد بیش سے تنو تک ہوتی ہے اور شمالی ہندوستان میں اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اسکے خاص رہنے کی جگہ شمالی حصے میں برما اور جزیرہ لنکا میں کوئی اس کا نام تک ہی نہیں جانتا یہ اگست کے شروع میں آ جاتے ہیں۔ لیکن عام انکے آئینکا زمانہ اکتوبر ہے۔ راجپوتانہ سے ماچھ کے مہینہ میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن بعض اور جگہ ٹہرتے ہیں۔ پانی کے قریب کھلے ہوئے مقامات پر یہ پایا جاتا ہے اور کھڑے پانی سے بہتے پانی کو زیادہ پسند کرتا ہے لیکن خوراک پانی سے دور تلاش کرتا ہے۔ علی الصبح انکا حملہ کھتوں پر ہوتا ہے۔ اور صرف دانہ وغیرہ ہی نہیں کھاتے بلکہ نئی ہوئی ہوئی کو پلین تک کھا کر فضل کو بر باد کرتے ہیں۔ آلو خروڑہ وغیرہ اور بہت سے نباتات کی قسم میں سے کھاتے ہیں سب سے زیادہ دال انکی پسندیدہ خوراک ہے۔

جب یہ کھانے میں مصروف ہوتے ہیں تو انہیں سے ایک پہرہ دیتا ہے یہاں یوں میں سب سے لذیذ قوم ہے رات کو یہ خشک جزیرہ یا ٹاپوؤں میں بسیرا کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ ایک ٹانگ سے کھڑا ہو کر سوتا ہے۔ اگر انپر کوئی شکاری پرند حملہ کر بیٹھے تو دوسرے ساتھی مدد دیتے ہیں۔ انڈے بچے سارس کے انڈے بچوں سے چھوٹے ہوتے ہیں دتس بور بندوق کے دو فیرون میں (ایک بیٹھے ہوؤں پر اور دوسرا اوڑتے ہوؤں پر) میں نے ہندو اگلتانگ مارے جبکہ اسکا جھنڈ کا جھنڈ کیت میں بیٹھے میں مصروف تھا۔

اس کے لئے (۳-۱) یا (۳-۲) ایس جی سے چوٹا چہرہ ہونا چاہئے۔

تقریر

بیمہ پرند ایک گز سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا اور ہورے گلے یعنی برٹری سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ بیمہ اکثر چند دن ہی میں رہتا ہے اور اسکے چند بڑی بڑی تعداد کے ہوتے ہیں۔ بعض وقت اس قدر ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں کہ ایک ایک بیگم زمین کو ڈبک لیتے ہیں۔ ہجرات کا ہڈیا داڑ و کہن انکے پیڑ کو اڑتے ہیں۔ بیمہ ہی اکثر ہورے کے چہنہ میں اگر مایچ اور اپریل تک چلے جاتے ہیں مذکورہ صدر مقامات کے علاوہ شمالی اور مغربی ہندوستان میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جنوبی بنگال اور اوسکے مشرقی حصہ میں نہیں پائے جاتے۔

بیمہ نہایت خوش مزاج کہلائی پرند ہوتا ہے اور دن کا زیادہ حصہ ادھر ادھر جھکر لگانے میں صرف کرتا ہے اس وقت اس کا شکار مشکل سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ پیداوار کی چیزیں کہاں ہوں اس زمانہ میں اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اس کی وہی خوراک ہے جو کتنگ کی ہے کہا نے کے بعد بیمہ بڑے بڑے تالابوں اور خاص کر دیاؤں کے کناروں پر چلے جاتے ہیں۔ کچھ میدان میں بیمہ اپنے لیے کھدکے وقت ایک دو جانور جو کسی کے پیڑ پر ضرور رہتے ہیں۔ صبح ہوتے ہی پہلی خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر اڑ جاتے ہیں۔ اس کا گھولند زمین پر ہوتا ہے جو چوٹی چوٹی کنکریاں جمع کر کے بنا لیا جاتا ہے انڈے دو ہوتے ہیں۔

کلنگون یعنی کرچون کی طرح بیمہ بھی سکار کیا جاتا اور اسکے لئے وہی چہرہ موزوں ہے۔

گوجن یا بیڑوان

ہندوستان کے شکاری پرندوں میں بیمہ سب سے بڑا پرند ہے اور لوگ اسے بڑے شوق سے لکار کرتے ہیں اس کا رنگ ملگیا ہوا ہوتا ہے نیچے کا حصہ سفید پیرانے

نر کی گردن بھی سفید ہوتی ہے۔ لیکن مادہ اور پٹھون کی گردن وغیرہ بھری رہتی ہے۔ سر کے اوپر سیاہ لکیریں ہوتی ہیں۔ اوڑان میں گڑھ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ زمین سے زیادہ اونچا نہیں اڑتا۔ اسکے رنگ اور قد سے اسے فوراً پہچان لیا جاسکتا ہے۔ زیادہ سے دو گتے قد کا ہوتا ہے وزن میں دس سیر ہوتا ہے اور کبھی اس سے بھی زیادہ۔ لمبائی میں نہ تقریباً چار فٹ اور مادہ تین فٹ ہوتی ہے۔

یہ خاص ہندوستانی پرند ہے سیلون مغربی ہندوستان بنگال بہار چوٹا ناگپور اور ٹیسہ میں بہت کیاب ہے۔ یہ کہلی بڑی جگہ کو بہت پسند کرتا ہے اور گہری بونہ بند جگہ سے دوہا گتا ہے صاف یا گہاس دار زمین اسکے خاص رہنے کی جگہ ہے لیکن جب اسکے رہنے کی جگہ سے گہاس کاٹ ڈالی جاتی ہے تو یہ پانی کے کنارے چلا جاتا ہے۔ گھون کے کینوں میں بھی اکثر پایا جاتا ہے۔ اور انج بیج کو پلین ہیر وغیرہ کہاتا ہے جاندار مخلوق میں بڑے کو بہت پسند کرتا ہے۔ دوسری قسم کے کیرے گرگٹ سانپ تک کہا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ زیادہ اونچا نہیں اڑتا لیکن پہر بھی ایک دم میں بڑا چوڑا سفر طے کر لیتا ہے اکثر یہ کالے ہرنوں کے ساتھ اوٹھا بیٹھتا ہے اور انکا ایسا میل ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ جبکہ انڈے دینے کا زمانہ ہوتا ہے تو ایک ایک نر کے ساتھ چہ چہ مادہ ہوتی ہیں۔ جب یہ مادہ سے کھیلتا ہے تو سر اور دم اونچی اوٹھا لیتا ہے اور حلق پہلا کر ہوا میں زور زور سے سانس لیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کی گہری آواز نکالتا ہے اسکے انڈے دینے کا زمانہ چہ چہ مہتہ تک رہتا ہے سوائے دسمبر و فروری اور مارچ کے قریب قریب ہر مہینہ انڈے ہوتے ہیں۔ اگست اور نومبر میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ پرند صرف ایک انڈا دیتا ہے اور ذرا سی کہلی جگہ میں ہر جگہ دیدیتا ہے۔ صرف ہوٹری سی گہاس جمع کرنی جاتی ہے۔

انڈے بھری زمین کے ہوتے ہیں اور سیاہ افشان ہوتی ہے۔ اس میں خوشبو

لینے کی بڑی قوت ہے اور یہ خود کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے۔ گوجن کو چونکہ یہ بہت
 ہوشیار پرند ہے۔ داؤن وغیرہ سے ہی مشکل سے زور پراتا ہے لہذا یا تو گوجن
 سے چوٹے رائیفل ٹھیکر ڈو وغیرہ کے شکار کرنا بہتر ہے۔ ورنہ یہ طریقہ ہی عمدہ ہے
 کہ اسپر ہرنو کا سامول کر لیا جاتا ہے اور پھر اسکو ٹو لکڑاوسی طرح شکاریوں پر لایا جاتا
 ہے خواہ یہ پاؤن سے چلکے آئے یا اوڑکے شکاریوں پر سے لکڑے بھرے چہرے
 اسکا شکار کر لیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ آسان اور کارآمد ہے۔

تلور یا چارس (جھولایٹروان)

یہ نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ قد طاؤس کے
 برابر ہوتا۔ مادہ زیادہ تر پورے رنگ کی اور نہ بہت چمکدار سیاہ رنگ کا ہوتا ہے
 مگر پاؤن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نر مادہ سے اور ان میں زیادہ ہوتا ہے وزن اور جسم میں مادہ نر سے زیادہ ہوتی ہے
 راجپوتانہ میں مادہ کا وزن اندازاً ڈیڑھ سیر تک ہوتا ہے۔ اور نر کا سوا سیر تک گال
 و آسام میں اس سے بھی زیادہ وزن کے ہوتے ہیں۔ یہ پرند ہندوستان مشرقی
 حصہ میں زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اور آسام ہندوستان کے شمالی و مغربی
 حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ کھلی ہوئی گھاس دار جگہ میں رہتا ہے۔ اور جگہ گھاس گہنی ہوتی ہے یہ زیادہ
 پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اسکی پناہ کی جگہ خوب ہوتی ہے اسکی اور ان بہت کمزور
 ہوتی ہے اور جب یہ لڑتا ہے تو زور زور سے بازو کو ہٹھکاتا ہے اور ایک
 سانس میں ایک میل سے زیادہ نہیں اڑتا۔ اسکی خوراک کوٹلیں دانہ پیر اور رسد
 پتیان وغیرہ میں ٹٹے اور گھاس کے دوسرے کیڑے بھی کھاتا ہے اس کے
 انڈے دینے کی عجیب عادت ہے۔ مادہ سے مارچ سے جون تک خوش فعلیاں کرتا

رہتا ہے۔ ہوا میں تقریباً بند رہ کر تک سیدھا اوڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور بانڈوں کو زور
 زور سے پھڑپھڑاتا ہے پھر ایک دم نیچے اترتا ہے۔ اس طرح پانچ یا چھ مرتبہ اونچا جاتا ہے
 اور نیچے آتا ہے مادہ ہی اس درمیان میں اس کے قریب آجاتی ہے پھر نر زمین پر اپنی م
 پسلا کر مادہ کے گرد گھومتا ہے اور ایک عجیب آواز نکالتی ہے۔ مادہ دو انڈے دیتی ہے
 اور کوئی گولہ وغیرہ نہیں بنایا جاتا ایک انڈا دوسرے انڈے سے بڑا ہوتا ہے
 انڈے مورتی کے انڈوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان انڈوں پر مادہ ایک جہت تک
 بیٹھتی ہے اگر اس درمیان میں اسے شکہ ہو جاتا ہے کہ کسی نے انڈوں کو چھو
 ہے تو خود انڈوں کو پھوڑڈالتی ہے۔ بچے انڈوں سے لٹکتے ہی پھرنے اور دوڑنے
 کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور ایک جہت کے بعد خوب اوڑھتے ہیں۔ ایک سال تک پھر ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں
 زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ دو تین مادہ ایک دوسرے کے پاس انڈے دیتی ہیں۔

سیتم شیر

بہت سے شکاریوں نے اسے مارا تو درکنار دیکھا ہی نہوگا۔ یہ ہر بند اور مرنے
 میں چھ کی طرح اور قد میں کبوتر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں بھی کبوتر کی طرح
 چھوٹی ہوتی ہیں دم مرغابی کی طرح بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ سر پر تین سیاہ لکیریں ہیں
 سب سے دوسرے سرے تک ہوتی ہیں گویا یہ لکیریں اس کے خاندانی متع ہیں۔
 یہ ہندوستانی پہاڑیوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ہر ما کے میدانوں میں ہی آجا
 ہے۔ پہاڑی ملکوں میں سیلون تک پہنچ جاتا ہے۔ نیلگیری پہاڑی میں اس کا شکار
 خاص طور سے کیا جاتا ہے پہلی نو مہرے پہلی مارچ تک اگر خوب محنت سے اس کو
 تلاش کیجائے تو پہاڑ پر چار ہزار فٹ کی اونچائی پر ملتا ہے۔ اونچائی پر ایسا
 جگہ جہاں کچھ تیزی ہو اور جہاں اسے اپنی خوراک مل سکتی ہو بہت زیادہ پایا جاتا ہے
 یہ ہر مذہب سے پانی کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ ہمالیہ کے علاوہ جہاں یہ پایا جاوے
 سردی کے زمانہ میں پایا جائیگا۔ ہمالیہ پر اس کی نسل بکثرت ہوتی ہے۔ کہانے

۱۔
 میں نہایت لذیذ ہونے کی وجہ سے اور آسانی سے بچان لئے جانے کی وجہ سے
 شکاری اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتے ہیں اور چونکہ بڑی محنت سے ہاتھ لگنا
 اسلئے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جب اس کا دل چاہتا ہے یکایک
 اوٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور درختوں ہی درختوں میں اوڑتا ہے اسلئے اسکے شکار کرنے
 میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جب شکاری مار لیتے ہیں تو ادنیٰ خوشی کا کیا کہنا۔ یہ
 اپنی چونچ زمین میں گڑ گڑ کر کھڑے کھڑے بطخوں کی طرح بالکل ثابت نکل جاتا ہے
 اس لئے اس کا ہاضمہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے یہ بہت زیادہ کھانیا والا پرند ہے۔ زیادہ
 تر جانور کہلاتا ہے اور جب ایک دو ہفتہ بعد اناج مل جاتا ہے تو اپنی بڑی خواہش
 ظاہر کرتا ہے۔ پلاؤ پر اناج کا ہر سا لہ ایک جگہ بٹھک کر کھا سکتا ہے۔ یہ زیادہ تر رات کے وقت اپنی خوراک
 تلاش کرتا ہے۔ مادہ سرخ و سفید نشوونما کرتا ہے تو اس وقت کوئی موٹی آواز نہیں نکالتا صرف پیاس غرور سے
 ڈونڈونگرتا ہے اور اہل اہل اوڑتا ہے اس وقت اسکا شکار آسانی سے کیا جاسکتا ہے جبکہ تمام کنبہ نشی
 کے خوف کی وجہ سے جگہ تبدیل کرتا ہے تو مادہ تمام بچوں کو بچاتی ہے اول یہ بات نہایت عجیب
 معلوم ہوئی کہ اہل بچوں کو سطح بچاتی ہے لیکن معلوم ہوا کہ اپنی ٹانگوں بچوں میں داب کر بچاتی
 ہے۔ اسکے انڈے چار ہوتے ہیں اور زیتون کے سہلے پتوں کے ڈیسیر پر دے جاتے ہیں۔

بہت شیر

یہ پورے رنگ کا گادوم پرند فاختہ کے برابر ہوتا ہے اکثر اسے پیاری جھاڑی
 تیر ہی کہتے ہیں بہ خشک کہتے ہوئے مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جھاڑی
 اور تراب و ہوا کے جنگلوں میں بالکل نہیں پایا جاتا۔ بنگال براسیلیون اور برہمی
 کی طرف بہت کیا ہے۔

اسکے رہنے کی جگہ ہندوستان کا شمالی و مغربی حصہ ہے یہ پرند بیرون کی خوبصورتی
 کی وجہ سے خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ علی الصبح اپنے کہانیکے واسطے اوٹھ کھڑے ہوتے
 ہیں۔ اکثر کیتون یا چوٹی چوٹی سوکھی گھاس کے میلان میں پڑے رہتے ہیں۔

جوار باجرہ مکہ دال وغیرہ اسکی خوراک ہے۔ صبح کے آٹھ بجے سے دس بجے تک کسی قریب جگہ پانی پینے جاتے ہیں اور بعض اوقات اس فاصلہ کو طے کرتے کے لئے بڑی دور تک اوڑتے ہیں۔

یہ پرند بہت تیز اور اونچا اوڑتا ہے۔ جب تک یہ اوڑتا رہتا ہے آواز نکالتا رہتا ہے صبح کے کہانے کے بعد یہ جوتے ہوئے کہیون یا سپدانوں میں جا پڑتے ہیں۔ اور تمام دن وہیں گزارتے ہیں چار بجے سے چھ بجے تک انکے پانی پینے کا وقت ہے لیکن ہر موسم میں بدلتا رہتا ہے پانی پینے کا وقت یہ اچھی طرح شمار کئے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ اسکے اندر ہی کیون نہیں لیکن زیادہ پریشان کرنے سے جگہ چھوڑ دیتا ہے۔

یہ مہندوستان میں ہر موسم میں پایا جاتا ہے اور مادہ دونوں اندر سے ہوتے ہیں نرات کے وقت اور مادہ دن کے وقت اندرون پر بیٹھتی ہے۔ بچے دانہ خود چاگ لیتے ہیں لیکن پانی نہ پلاتا ہے۔ نہ اپنے سینہ کے پروں کو ہلکولانا ہے جسے بچے چوس کر اپنی پیاس بجھالیتے ہیں۔ اندر کے کھلی ہوئی زمین پر دیتے ہیں۔ انڈوں کی تعداد کبھی تین کبھی دو اور کبھی ایک ہوتی ہے۔ یہ رات کے وقت بڑی ہوشیاری سے زمین پر سوتا ہے۔ اس کا وزن پاؤ ہر تک ہوتا ہے۔

ع

اس قسم کے بہت تیز کا پیٹ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ اچھی طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ نر کا سر اور سینہ ہورے رنگ کا ہوتا ہے اور گردن اور وٹی رنگ کی اسکے علاوہ تمام جسم ہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکی ٹوم دو ستر تیر دن کی طرح نو کدار نہیں ہوتی۔

یہ بہان سرودی کے موسم میں آتا ہے۔ لیکن ہر ہی اس کثرت سے پھیل جاتا ہے کہ ہر جگہ بہت زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ ٹھکانی و مغربی حصوں پر چھوٹا نہ پچا ہوا انبار میں زیادہ تر اکثر برکے چھینے میں آجاتے ہیں اور فروزی کے ختم ہونے تک دالیں

چلے جاتے ہیں۔ کاشت کئے ہوئے کیتوں کو غیر کاشت کیتوں سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ صبح کھاتے وقت نہایت قریب قریب ملکر بیٹھتے ہیں اور دوپہر کاٹتے وقت پہلیکھ بالکل علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں۔ اسکے اندے اسکی خوراک سب بہت تیز کی طرح ہے لیکن قدر اور وزن بہت تیز سے زیادہ ہوتا ہے۔ مادہ کا وزن نر سے کچھ کم ہوتا ہے۔

بھاڑی بہت تیز

یہ بہت تیز وزن میں سب سے چھوٹی قسم ہے نہایت خوبصورت ہوتا ہے نر کے پوٹے پر سلی چوڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ سر کے اوپر سفید اور سیاہ دو لکیریں ہوتی ہیں چوتھی نارنجی اور گہوڑی دانہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ آنکھیں سیلی ہوتی ہیں۔ دم کو کنارہ نہیں ہوتی۔ مادہ کے سر پر کائے کائے پٹے ہوتے ہیں اور لکیریں نہیں ہوتیں یہ تیز سے بہت ملتا جلتا ہے۔

وہ مقامات جہاں بہت تیز عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاڑی دار جنگل زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن بارش کے موسم میں کئی ہوئی جگہ میں چلے جاتے ہیں۔ اسکی کثرت کے مقامات گجرات راجپوتانہ سندھ وغیرہ ہیں۔ یہ زیادہ تر اپنے چوسکے ساتھ پایا جاتا ہے اور کبھی تنہا ہی۔ یہ زمین پر ایسا دبا کر بیٹھتا ہے کہ بالکل پتہ نہیں چلتا اور اکثر معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ خود ہی چمک کر اڑتا ہے۔ ایک سال میں یہ زیادہ دوڑ تک نہیں اڑ سکتا۔ یہ بہت اپنی رہنے کی جگہ سے زیادہ دوڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ دو وقت پانی پیتے ہیں چونکہ ان کا پانی کی جگہ بہاڑ سے قریب تر میں دیان یہ جوڑے سے یا چار چار یہ چہ کے جنڈ میں علی الصبح آفتاب سے پہلے آتے ہیں اور پانی پیکر جاتے ہیں۔ شام کو جب آفتاب نیم غروب ہوتا ہے اسوقت تاریکی ہونے تک پانی پینے آتے ہیں۔ میں جب کبھی شہر تیرہ وہ کے لئے مائے پر نہیں ہوں تو میں اکثر انکے ساتھ دیکھا ہے اور اکثر ایسا ہوا کہ اسی وقت میں نے تیرہ دیکھا لیا چونکہ تیرہ وہ وغیرہ ہی اسوقت پانی پیتے ہیں۔ خوراک کی تلاش میں یہ رات کو بھی۔

اور طے ہیں انکی بولی دوسرے ٹیٹروں سے کچھ مختلف ہے۔ اس کا وزن تین۔
چھ ٹانک ہوتا ہے۔ اندھے عام طور سے تین ہوتے ہیں۔

شکار

یہ تیر عام طور سے مشہور ہے پوٹہ پر سیاہ لکیریں ہوتی ہیں حلق پر کوئی
نشان نہیں ہوتا صرف کھٹی ہوتی ہے۔ نر شخص کانٹوں کی وجہ سے بچانا جاتا ہے
ہندوستان میں یہ اکثر پایا جاتا ہے آدی سے اس قدر میل کیا جاتا ہے کہ آواز پر گونے
لگتا ہے اور کہل چوڑا جاتا ہے تو پیچھے پیچھے دوڑتا ہے یہ بڑا ہار پرند ہے
اور اسے لڑانے کے لئے ہی پایا جاتا ہے۔ دلدلی ملکوں اور نچلے جنگلوں میں رہتا
ہے ہندوستان میں کرتا سو جہ سے برابنگال مالا بار کی طرف بہت کمیا ہے۔ یہ گرم ملک کا
رہنے والا پرند ہے۔ درخت پر بسیر کرتا ہے اور جہان درخت ہوتے تو زمین پر بسیر
کرتا ہے۔ دوسرا فٹ سے زیادہ اونچی پہاڑی پر نہیں جاتا۔ یہ کہتوں ہی میں
نہیں چکنا بلکہ اکثر راستوں پر آکر چکنا ہے۔ زیادہ تر بستی کے قریب دھواڑ میں
رہتا ہے۔ اسکی خوراک دانہ گھاس کو پلین پتنگے اور خاصکر دیک ہے اسکا پیچھا
کر کے شکار کرنا بالکل فضول ہے سمجھا رہا شکاری اسے خاص خاص جگہ پر لیتے ہیں
اور نہ عام طور سے اچانک سامنے آجائے تو مار لیا جاتا ہے۔ دیک جانے سے بعض
اوقات بہت سے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ انڈے تعداد میں نو ہوتے ہیں اور سال
میں دو مرتبہ انڈے ہوتے ہیں پہلی مرتبہ فروری میں اور دوسری مرتبہ اگست میں۔
یہ کہتوں میں نہیں بناتا بلکہ کچھ گھاس اکٹھی کر کسی جہاری کے نیچے انڈے دیدیتا
ہے۔ اڑتے ہوئے تیر پر اگر مرغابی کے قاعدہ سے تندوق آگے ملا کر لگائی جائے
تو خطا ہوئی ہے یہ جب کہ اوڑتا تیر مارنے کی مشق ہو اور وہی قاعدہ سے اوڑتی
مرغابی پر لگائی تو نہ لگے گی کیونکہ دونوں کی رفتار میں فرق ہے یہ ہر شخص شق
سے اندازہ ہو پرند کا جدا جدا کر سکتا ہے۔

کالا تیتیر

یہ تیتیر اپنے رنگ کی وجہ سے دو ستر تیتروں سے بالکل مختلف ہے اس کے سفید اور اخر دی رنگ کے جھاڑے کٹی اور سفید رنگ کی دم پر لکیریں خاص ہیں۔ علاوہ انہیں ہن۔ مادہ کانچے کا حصہ چھاتی پیٹ وغیرہ داغ دہبہ کے ہوتا ہے اور بجا سفید کنٹھی کے بہورے رنگ کا بڑا سا تپکا ہوتا ہے ٹانگیں نارنجی ہوتی ہیں۔ نر کے کانٹے ہوتے ہیں۔ نر کا وزن تقریباً ۱۵ یا ۲۰ گرام ہوتا ہے مگر اکثر اس کے کم وزن کے ہوتے ہیں۔ مادہ وزن میں کم ہوتی ہے۔

یہ ہندوستان کے شمالی حصوں میں پایا جاتا ہے۔ کاٹھیاواڑ اور لیہ کی طرف پھیلنا پایا جاتا ہے۔ ساتھ ہزارت اور بھاری پر یہ کہیں نہیں جاتا۔ ایسے مقامات میں جہاں دریا ہو اور گھاس جھاڑی اور گی ہو یا کم کھجور اور خشک زمین ہو پایا جاتا ہے جہاں درخت گنجان ہوں وہاں ہنسا پسند نہیں کرتا۔ گھون کی باڈو اور بن کے گیتوں میں یہ ملتا ہے۔

صبح کے وقت درختوں باڑوں پر ٹھیکہ کرانی آواز دور دور تک پہنچاتا ہے اندھے دینے کے زمانہ میں اور سردی کے موسم میں یہ بہت زیادہ بولتا ہے۔ ہمیشہ چڑھنے کے ساتھ ملتا ہے۔

اس کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اس کی خوراک عام تیتروں کی طرح ہے لیکن اون کی طرح دو توڑنے والا ہوتا ہے اور نہ دوڑنی والا ہوتا ہے اور اس وجہ سے اس کا شکار بہ نسبت اون کے آسان ہے۔ بارہ اندھے تک دیتا ہے۔ لیکن تین بچوں سے زائد کہیں نہیں کھلتے اس کے گھونے گھاس میں پیچھے ہوتے ہیں۔ اکثر جون کے آخر میں اندھے دیتے ہیں۔ اس کی اور ان بہورے تیتروں سے مشابہ ہے۔

جنگلی مرغی

نر کا سرخ اور کالا رنگ ہوتا ہے۔ مادہ کچھ بہور رنگ لے ہوتی ہے وزن میں نر سیر ہر کا اور مادہ ادھ سیر کی نر کی دم بہت لمبی اور آگے سے گول ہوتی ہے مادہ کی دم چوٹی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے مغربی حصہ میں نہیں پائے جاتے نہ جنوبی حصہ میں پائے جاتے ہیں اور پانچ ہزار فٹ اونچی پہاڑی پر بھی نہیں جاتا پہاڑوں کے دامن میں یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں خاص کر ایسے مقامات میں جہاں اونچے اونچے بانس کے درخت ہوں اور پانی قریب ہو اگرچہ یہ کھلے میدانوں میں بھی دانہ کی خوش سے آجاتے ہیں۔ برما کے جنگلوں میں یہ پہاڑ اور میدان دونوں جگہ میں پائے جاتے ہیں۔ رنگستان اور کیتون میں نہیں جاتے اور لدلی جگہ سے بہت ہلکے ہیں انکی آواز جنگلی حالت میں "کیکل کلک" اور پلاؤ حالت میں "کو کہ ڈوڈل ڈو" ہوتی ہے سال کے درختوں کی جنگل میں یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں رات کے وقت درختوں پر بسیرا کرتے ہیں انکی آواز "ہی ہی" ہوتی ہے۔ اور اورٹی ہوتی حالت میں اچھی طرح شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ زیادہ اونچے نہیں اڑتے۔ اپنی بولی کا شروع جواب دیتے ہیں۔

اگر کوئی شخص انکی بولی سیکھ لے تو شکار کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے۔ یہ بڑی خوشخواری کے ساتھ لڑتے ہیں بلکہ انکے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اسلئے اکثر لڑتے لڑتے مر جاتے ہیں۔ جفتی عام مرغون کی طرح کہلیتے ہیں انکے انڈے دینے کا زمانہ سال کا اول نصف حصہ ہے اس زمانہ میں اس کے پردہ گر جاتے ہیں۔ ایک وقت میں چہ بچے نکلتے ہیں۔ بچے اول اول سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور بچپنے ہی میں سرادر مادہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ایک سال کے بچے نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔

چھوٹی جنگلی مرغی

یہ کالے رنگ کی ہوتی ہیں انکے تاج نہیں ہوتا انہیں سرخ ہوتی ہیں پوٹوں پر بال نہیں ہوتے ناگیں اور چونچ سرخ ہوتی ہیں۔ عام طور سے نر کے سر پر مین اور کانٹے ہوتے ہیں اور بعض کے زیادہ ہوتے ہیں مادہ کے ایک کاٹھا ہوتا ہے۔ یہ دریا کے کنارے شمالی حصہ میں کم پائے جاتے ہیں اور دھکے ترائی کے جنگلون میں بہت پائے جاتے ہیں کھلے میدانوں میں کبھی نہیں دیکھے جاتے۔ پیروں دوڑنے میں اس قدر تیز ہوتے ہیں کہ بعض اوقات کتوں کو بھی ہوا نہیں دیتے اور تے وقت خوب شکار کئے جاسکتے ہیں لیکن زخمی ہو کر جب یہ بہاگ جائیں تو بہر ملنا دشوار ہوتا ہے۔ رات کے وقت درختوں پر بیٹھ کر سیر لیتے ہیں۔ اکثر چوڑے کے ساتھ رہتے ہیں۔ انکی خوراک سیرنچ کیڑے مکوڑے اور پتے ہیں۔ انہیں پیاس گڑھی گڑھی لگتی ہے۔ ایسوجہ سے وہ دریا جو گجائن درختوں میں ہو کر نکلتے ہیں انکی رہائش کے خاص مقامات ہیں۔ سال میں دو مرتبہ انڈے ہوتے ہیں اور گھونسا اونچی جگہ بنایا جاتا ہے جو کسی چیز سے ڈھک دیا جاتا ہے انڈے چھوٹی مرغی کے برابر ہوتے ہیں اور تعداد میں سات ہوتے ہیں۔

چکور

یہ ایک پہاڑی پرند ہے اس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ رنگ میں ہکا اور گہرا بن اب وہوا کے لحاظ سے ہوتا ہے جو ملک گرم ہیں وہاں کے چکور خاکی خاکی رنگ کے ہوتے ہیں اور برہم ہوتے ہیں۔ مرغوب مقامات میں برہم سر اور ہورے رنگ کا ہوتا ہے یہ سخت سے سخت گرمی اور زیادہ سے زیادہ سردی برداشت کر لیتا ہے۔ اور دونوں مقامات میں جہاں تلو تلو اونچے بارش اور جہاں بالکل بارش نہ ہو برابر پایا جاتا ہے۔

اسکی سرخ چونچ پیرون میں کانٹے گلے میں سیاہ کنٹی اور بہورے بازوون پر سیاہ
کپڑی دھاریاں یہ سب ایسی علامتیں ہیں کہ یہ فوراً پہچانا جاسکتا ہے۔ ہمالیہ پتھر
ہزار فٹ کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ اکثر بہتر رہتا ہے اور بڑی شان سے اٹھلا کے چلتا ہے۔ چنانچہ شعرا اسکی چال کو
مستوح کی چال سے منسوب کرتے ہیں۔ گہاس دار مقامات اور درختوں سے گھرے
ہوئے دریاؤں کے قریب حصوں میں رہنا بہت پسند کرتا ہے۔ موسم سرما میں
یہ جھنڈوں میں رہتا ہے۔ ایک ایک جھنڈے کی تعداد کا پابا جاتا ہے۔
مگر انڈوں کے زمانہ میں جوڑے ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ جاڑے کے موسم
میں لڑتا ہی خوب ہے۔ اور اکثر لوگ اسے لڑانے کے لئے پالتے ہیں۔

یہ عام تیترون سے زیادہ تیز اور ڈیر تک اوڑسکتا ہے مگر ایک پوری اوڑن
کے بعد پھر نہیں اوڑسکتا۔ اس حالت میں آسانی کے ساتھ شکار کیا جاسکتا ہے
اسکی خوراک عام تیترون کی خوراک ہے۔ پرائے چکور کا گوشت سخت اور سہک
ہوتا ہے۔ لیکن خزان کے زمانہ میں بچو رنگارنگ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ بچے
سیاح بچوں سے فوراً پہچانے جاسکتے ہیں۔ چکور ہمالیہ پہاڑ پر... ہنٹ کی اونچائی۔
پر اپریل سے دو مہینہ تک انٹے دیتا ہے۔ انڈے سات سے چودہ تک ہوتے
ہیں۔ سندھ میں دریائے سندھ کے اوس جانب اور سکیم میں نہیں پایا جاتا۔
راجپوتانہ میں ہی تقریباً پایا ہے۔

لوا

لوا چوٹے تیترون کی قسم میں سے کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی تمام عادت و خصلت
تیترون سے بہت ملتی جلتی ہے نہ کہ پاؤں میں تیترون کی طرح کانٹے ہوتے ہیں اسکا
سرخ روٹی رنگ کا چکرار ہوتا ہے مادہ کے سر کے علاوہ تمام جسم کا رنگ پورا سیاہ ہوتا
ہے بچوں کا لونہ کچھ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور سر پر کوئی سرخی نہیں ہوتی چوٹی

ہے رنگ کی اور ٹانگیں نارنجی ہوتی ہیں۔

یہ رہنمائی اور راہنمائی ماریجینی ہوئی ہیں۔
 یہ ہندوستان میں کثرت سے پایا جاتا ہے اسکے لئے تر اور خشک آب و ہوا دونوں
 برابر ہیں۔ یہ بہاڑ کی پانچ ہزار فٹ کی اونچائی تک رہتا ہے۔ لیکن بہاڑیوں کے
 اسن اور ڈھالو جگہ کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگرچہ اپنی خوراک تلاش کرنے کے لئے میدان
 میں آجاتا ہے۔ بہر حال جہاں کہیں ہی آئے جائے ہمیشہ اڑ میں رہتا ہے۔ انڈون
 کے زمانہ میں زیادہ تر جوڑے کے ساتھ پایا جاتا ہے لیکن جہنڈون میں ہی رہتا ہے
 جسکی تعداد بیش بیش تک ہوتی ہے۔ بچے کہیں تنہا نہیں رہتے ہمیشہ اپنے ماں باپ کے
 ساتھ رہتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا پرندہ آنا چاہے تو کسی اپنے جہنڈون میں آنے کی اجازت
 نہیں دیتے کہیں ایک جہنڈو کی دوسرے جہنڈو سے لڑائی لڑائی ہی نہیں جاتی ہے۔
 اور یہ لڑائی نہایت زبردست ہوتی ہے۔ اسکے زندہ پکڑنے کی آسان ترکیب یہ
 ہے جہنڈو سے پتھرے میں پال لئے جائیں جو خوب بولتے ہوں اور جنگل میں انکی
 رہنے کی جگہ پر پتھرے رکھ کر اس پال کو بندھ کر اپسٹا دیا جائے پتھرے کے ٹون کی جب
 جنگلی بوسے آواز سنیں گے تو بے ساختہ لڑنے کے لئے چلے آئیں گے اور چونکہ کہندہ
 میں پسند لگے ہوتے ہیں اسلئے اوس میں پسند کر سجاتے ہیں غصہ میں انکی خوراک
 وہی ہے جو تیز دن کی ہے وزن ایک چھٹا تک ہوتا ہے۔ سال کے آخر یعنی ستمبر
 کے شروع سے انڈے دینا شروع کرتا ہے۔ بگولہ گھانٹا یا جاڑی کے نیچے ہوتا ہے
 انڈے کچھ نہروں مائل سفید ہوتے ہیں اور تعداد میں چار سے سات تک ہوتے ہیں

دم کے بر نہایت نرم ہونے کی وجہ سے یہ اپنی ہم قوموں سے بالکل علیحدہ
تمیز ہوتا ہے۔ ٹورے کے بھی دم کے پر نرم ہوتے ہیں لیکن ٹورے کی تین انگلیاں
ہوتی ہیں اور بیٹر کی چار۔ اسکے بازوؤں کی جوڑائی کم از کم چار انچ کی ہوتی ہے
اس کا رنگ عام طور سے بہورا ہوتا ہے اور جگہ جگہ کالے دھبے اور کہیں کہیں کالی

عالمگیر - ایک نئے اور تیز رفتاری کا پتہ لگا ہوا ہے۔ بنایا ہوا حال سے متوا ہے۔

دھاریاں ہوتی ہیں۔ نر کی گردنیں نہایت سیاہ اور سفید کتھی ہوتی ہے۔ مادہ کے کٹھی نہیں ہوتی البتہ سینہ پر دھاریاں ہوتی ہیں۔ بہر کیف نر اور مادہ اچھی طرح تمیز ہو سکتا ہے۔ اسکا وزن ڈیڑھ چھٹاناک سے لیکر سوا دو چھٹاناک ہوتا ہے گوشت لذیذ ہونے کی وجہ اس پرند کی ہمیشہ تعریف کی جاتی ہے۔

سردی کے موسم میں کم و بیش ہر جگہ پھیل جاتا ہے۔ اپریل کے مہینہ میں دایہنی ہے۔ اور نہایت کمی کے ساتھ یہاں ہی رہ جاتے ہیں اور انڈے دیتے ہیں۔

یہ ایک ایک میل تک ایک سانس میں اوڑھ سکتا ہے اور بعض وقت اس سے بھی زیادہ آتے اور جاتے وقت بہت سی جانیں انکی راستہ میں ہی ضائع ہو جاتی ہیں کیونکہ اسکے پر وں میں اسقدر لمبے چوڑے سفر کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔

اگرچہ یہ نہایت تیز اوڑھتا ہے لیکن ہندوؤں سے خوب شکار کیا جاسکتا ہے۔ جب یہ ہندوستان سے واپس جاتے ہیں تو رات کے وقت سفر کرتے ہیں اور بہت اونچے اوڑھتے ہیں ہالیہ پہاڑ پر دو تین خاص راستے ہیں انہیں راستوں سے پہاڑ کو عبور کرتے ہیں۔ ستمبر سے انکا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وسط ایشیا میں رہتے ہیں۔

ہندوستان میں ایک ایک جگہ اکٹھے ٹہرتے ہیں اور جب ایک جگہ پسند ہوتی ہے تو دوسری جگہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جنوبی اور مغربی حصوں میں یہ کبھی نہیں جاتے بنگال میں ہی بہت کم جاتے ہیں خطہ کے زمانہ میں متوسط ہند اور جنوبی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں شمالی ہندوستان میں جبکہ یہ لکھے ہوئے سفر کر کے تیار ہوتے ہیں تو کئی کئی لاکھ پائے جاتے ہیں ریگستان دلدلی جگہ اور گنے جنگل بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ زیادہ تر کاشت کے ہوئے کھیتوں میں رہتے ہیں۔ انکی خوراک گھاس کے دانہ چوٹے چوٹے بیرکیش مکوڑے جوار باجرہ کنگنی ہے۔ جب تک کہیتیاں کھڑی ہوتی ہیں اور نہیں رہتے ہیں اور جب کٹ جاتی ہیں تو جھاڑیوں میں رہنے لگتے ہیں اپنی خوراک صبح اور شام کی وقت کھاتے ہیں اور کبھی رات کی وقت ہی کھاتے ہیں۔ جب آرام سے بیٹھے ہوں تو ایک مہینہ سیٹی کی آواز نکالتے ہیں اگرچہ انکی چوٹی بہت

چھوٹی ہوتی ہے اور بیر میں کانٹے ہی نہیں ہوتے لیکن بہر پڑا لڑنے والا ہوتا ہے۔
 ہندوستان میں یہ پرند اسی غرض سے پالا جاتا ہے۔ لڑانے کا طریقہ بہت پرانے
 زمانہ سے یونان سے چلا آتا ہے۔ چودہ انڈے ہوتے ہیں لیکن دس سے بارہ تک ہوتے
 ہیں۔ گھونسل تھوڑی سی گہانسل کا زمین پر بنالیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں انڈے دینے کا زمانہ اپریل اور مایچ کا ہے۔ یہہ یہاں جب حواریہ
 کہتوں میں کثرت سے ہوتے ہیں تو جال لگا کر آدمیوں سے آہستہ آہستہ آواز میں دیتے
 ہوئے گہر کر جال کی طرف لے کر کھینچ لے جاتے ہیں جال میں اور جبکہ یہہ کہیتوں سے باہر
 اگر گہاس گوندے وغیرہ میں لپتے ہیں تو انکے بساؤ پٹ وغیرہ دیکھ کر دس بجے سے پہلے
 پہلے شبکو اور جگاؤ میں جال خاموشی کے ساتھ کھینچا جاتا ہے اور یہہ پھینتے جاتے ہیں
 خاموشی سے نکالتے جاتے ہیں انکے شکار کا یہی عمدہ طریقہ ہے۔

چنگ

اس کے سیاہ لکڑی اور سیاہ دانے پوٹہ پر ایسے کٹے ہوتے ہیں کہ اسکے پچان نے
 میں کوئی وقت نہیں نرا اور مادہ میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ صرف پوٹہ کی سیاہی
 کا وزن میں ایک چٹانک سے زیادہ نہیں ہوتا مادہ کا رنگ شوق ہونے کی وجہ
 اور جسم چوٹا ہونے کی وجہ سے امتیاز ہو سکتا ہے۔ یہہ خاص طور سے ہندوستان
 اور برما کا پرند ہے بارش ہونے پر یہہ مالیم پرچیم نر ارفٹ اونچائی پر چلا جاتا ہے۔
 کشمیر میں بہت کم پایا جاتا ہے سیلون کی طرف بالکل نہیں پایا جاتا۔ اسکی عادت
 وخصلت بیٹرس سے بہت ملتی ہے۔ اور بیٹرس ہی کی طرح لڑائی کے لئے پالا جاتا ہے۔
 ہمیشہ جڑے کے ساتھ رہتا ہے اور کبھی جھنڈ میں نہیں رہتا۔ انڈے دینے کا موسم
 اپریل سے شروع ہوتا ہے اور چہرہ جبینہ تک جاری رہتا ہے۔ انڈے بیٹر کی طرح ہوتے
 ہیں لیکن چوٹے عام طور سے نو سے زیادہ نہیں ہوتے ایک ایک گھونسل میں دو
 دو مادہ انڈے دیدی ہیں۔ دکن گجرات متوسط ہند میں انکی نسل نہایت کثرت

سے ہوتی ہے۔ بارش میں یہاں ہی آجاتے ہیں۔

لوسا

چڑیا کے برابر ہوتا ہے دم نوکدار ہوتی ہے اوپر کے بیرون پر سیاہی کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر ہورے رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن چاتی کا پیلے رنگ کا صاف ہوتا ہے۔
ٹانگیں عام طور سے سفید ہوتی ہیں لیکن بعض کی نیلی اور ہوری بھی جیسی کہ چورنج ہوتی ہے۔

نر اور مادہ میں بظاہر کوئی فرق نہیں لیکن بچوں کا رنگ گدلا ہوتا ہے جو فوراً اچھپانے جاسکتے ہیں۔ یہ چہرہ بڑا ہوتا ہے زیادہ اونچائی پر نہیں جاتا ہندوستان بالکل جنوب اور سیلون میں نہیں پایا جاتا گرم حصوں میں موسم بارش میں آتا ہے۔ یہ بہت کم فیصلہ تک اوڑھ سکتا ہے۔ ایک مرتبہ اگر پورے طور پر اوڑھے تو ایسا پاؤں جاگ رہا ہوتا ہے کہ آدمی ہاتھ سے پکڑے لوگ اسے شوق سے پنجرے میں پالتے ہیں۔ اور پنجرہ میں یہ انڈے تک دیدیتا ہے۔ اگر اندرون کو کوئی چوہے تو بڑی بھاری سے مقابلہ کرتا ہے۔

اسکی خوراک کٹنگنی دیکھ غیر ہے۔ نشیبی جگہ میں رہتا ہے اور جس مقام پر ایک مرتبہ سیلاب آجکا ہو یہ بڑے شوق سے وہاں پہنچتا ہے۔ انڈے تعداد میں بیٹھے زیادہ ہوتے ہیں اور جسم کی مناسبت سے انڈے زیادہ چھوٹے نہیں ہوتے۔ جب یہ پرندہ اپنی مادہ کو دیکھتا ہے تو پرکھڑے کہہ لیتا ہے اور کبوتر کی طرح کہہ رہا ہے شکاری پرندوں میں اس کے ہٹو مانا گیا ہے۔ بیرون کے ساتھ یہ شکاری پرندہ "مین اور دمنین" ہی جب جال لگا یا جائے ضرور پکڑے جاتے ہیں۔



فصل ششم

مگر و مچھلی کا شکار بندوق سے

مگر

مگر کو قریب قریب ہر شخص نے دیکھا ہوگا۔ بارش کے بعد دریاؤں گہرے گنڈون
 دیہوں میں رہنے لگتا ہے اکثر یہ جاندار خیر برنجاتا ہے بعض بکریوں کتوں وغیرہ پر لگا
 ہوتا ہے اور بعض آدمی پر لگتا ہے۔
 یہاں دو قسم کے مگر دیکھے جاتے ہیں ایک جس کا منہ گولی کی طرح کا ہوتا ہے اور دوسرا جس کا
 منہ لمبی چونچدار لوک کی صورت میں ہوتا ہے اور جس پر تو مڑی سی ہوتی ہے۔ مگر خالذ مگر
 زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ لمبائی میں پہلے سے زیادہ ہوتا ہے لیکن پہلے کی طرح خون کا
 نہیں ہوتا۔ یہ اکثر چھلیوں پر لپکتا ہے اور جانور بکر، بکریوں وغیرہ پر کم چوٹ کرتا ہے
 پہلا اگر ٹہرا ہوتا ہے تو بکر، بکریوں وغیرہ اور انسانوں پر چوٹ کرتا ہے اور نقصان پہنچا
 تا ہے۔ جہاں یہ ستائے نہیں جاتے اور مفکری سے جانوروں کو کہا کرتے ہیں
 اور کوئی بندوق کا فیر نہیں ہوتا۔ دماغ بہت آسانی سے بندوق سے شکار کئے جاسکتے
 ہیں۔ کیونکہ بے خطر باہر دیوب میں پڑے ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ دو چار مارے گئے
 ہوں اور دو چار زخمی چلے گئے ہوں تو پھر انکا مارنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے کہ منہ کی
 فور اسی چونچ اور کو پیری کا انکھوں تک حصہ لگا ہے ہوئے اور تمام پانی میں ڈوبے ہوئے
 دیکھتے رہتے ہیں۔ اور جب ذرا ہی آدمی کی جھلک دیکھ لیتے ہیں تو فوراً پانی میں غائب
 ہو جاتے ہیں۔
 ایسے مگروں کے واسطے جو بندوق کی زد میں نہ آتے ہوں یہ طریقہ نہایت بہتر ہے

کہ ایک بڑے کانٹے میں بکری کی ثابت کھچی خوب مضبوطی سے باندھ دی جائے اور
 کاٹا مضبوط ڈور یا تانت میں باندھا جائے۔ ڈور بقیہ گہرائی لمبی ہونا چاہیے۔ کھچی
 کو ایک چوٹی پر بنوائی ٹی میں رکھ کر پانی میں چھوڑ دیا جائے۔ دوسرے
 سرے پر تو بنی باندھ دی جائے۔ شام کو اونکے کھلنے کی جگہ پر پہنچ کر کے آرام کرو
 مگر رات کے اتنا میں کھچی مٹے کانٹے کے لگل جائیگا اور پانی میں بیٹھ جائیگا۔ سرے پر
 بند ہی ہوئی تو بنی سے اندازہ ہوتا ہے گا اور آپ کشتی میں سوار ہو کر برہے سے
 ہلاک کر سکتے ہیں یا خواہ اسے باہر کھینچ سکتے ہیں۔ یہ قابل دیدن نظارہ ہوتا ہے
 جبکہ مگر ہنس جاتا ہے اور وہ ہاگا ہاگا پھر تلبے لیکن تو بنی اسکی موجودگی کا برابر
 پتہ دیتی رہتی ہے۔ کشتی کا تعاقب کرتے ہوئے پانی ہر اتنا غرض یہ تمام باتیں دلچسپی
 پیدا کرتی ہیں۔

اگرچہ سبچے بندوق سے ہی مارنے کا شوق ہے لیکن ایک مرتبہ جبکہ استیانا اس طریقہ
 سے مانس ندی میں مین لے دو مگر مارے تو بچے کیسا لطف آیا ہے۔
 اگر اسکے سر میں اسوقت گولی لگائی جائے جبکہ یہ پانی پر ہو تو گولی کہا کر پانی کی
 تہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور پھر نہیں اوپر تار یا بان تک کہ وہ میں مر جاتا ہے۔ اور جب
 سر کے علاوہ اور جگہ گولی پڑتی ہے تو یہ عام طور سے پانی میں دوڑتا ہے
 پانی کو تھو دبا کر تالے کہی دم دکھاتا ہے اسکی نیچے اور پھر تہ میں بیٹھ جاتا ہے
 پھر اوپر تالے۔ اسی صورت سے جب تک دم رہتا ہے پریشان رہتا ہے۔ یہ تمام
 حرکتیں عالم میویشی میں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر جب کنارے کے قریب ہوتا ہے
 تو بار بار کنارے پر آنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کی صورت نہیں دیکھتا
 تو بار بار نکل ہی آتا ہے۔ بہتر ہے کہ اسے کھلنے کا موقع دیا جائے تاکہ دوبارہ گولی
 لگائی جاسکے۔

اگر کشتی نہ تو پانی میں مگر کے گولی لگانا فضول ہے کیونکہ اگر یہ گولی کہا کر بیٹھ گیا اور
 مر گیا یا کسی ہی موقع جگہ پانی کی سطح اوپر اتو دوسری گولی نہیں لگائی جاسکتی۔

مگر دن کی جگہ پانی میں گہنا بڑے خطبے کی بات ہے مبادا اگر سیم مہ پھیل کر حملہ
 بیٹھے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیشک پانی سے باہر خشکی پر ہو تو گولی لگانے میں کوئی ہرج
 نہیں لیکن میں نے بار بار تجربہ کیا ہے کہ کیسا ہی زوردار راسخل کیوں ہو اگر سر کے
 علاوہ کسی اور جگہ گولی لگا اور دو ایک گولیاں اور نہ لگانی گئیں تو کچھ ٹھکے لے
 ہیکار ہو گا اور جب قریب جا کر اسے پکڑنا چاہو گے تو فوراً پانی میں کود جائیگا۔
 اور پھر پانی میں سے نکالنا بہت مشکل ہے خواہ وہ دور نہ جاسکے اگرچہ بہت ممکن ہے
 کہ وہ دور بھی چلا جائے۔

میں نے دوسو گھر سے کم نہیں مارے ہیں لیکن بہت سے اس طرح کہو دے دوسرے
 تیسرے روز ہوئے ہوئے پانی پر ملے ہیں اسلئے اب میں ایک ساتھ دو تین گولیاں
 مارتا ہوں اسپر بھی بعض اوقات گولیاں کہا کہا کر چلے گئے۔ دراصل نہایت سخت
 جانور ہوتا ہے۔

ایک مگر بارہ فٹ لمبا تھا اور میرے سامنے سے ایک پاڑہ کو کھینچ کر لینگیا تھا اس سے
 پشتر ہی کئی ہتیر بکریاں کہا چکا تھا اور ایک نو بریس کے رٹکے کو بھی لینگیا تھا۔ میں نے
 اس کے بوتل نما آلہ کے کارٹوس واسے اکسپریس کی گولی لگائی جو پہلو میں سے نکل کر
 کی جڑ میں نکلے مگر گولی کہا کر اس کا ایک ہیٹ ناک آواز لگا لگا اور جھلکے پانی میں کود گیا۔
 تھوڑی دیر بعد وہ پیرا پیرا اور میں نے دوسری گولی لگائی اس سے اس کے دونوں
 اگلے ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ پھر پانی میں بٹھ گیا جس جگہ وہ پانی میں بیٹھا تھا وہاں گئے
 سے کچھ زائد پانی تھا۔ میرے ساتھ ایک شخص بڑا دل چلا تھا وہ پانی میں گھس گیا
 اور مگر گولہ سی سے باندھ دیا۔ کنارہ پر تین آدمی اور موجود تھے اب وہاں آدمی اور
 اسے گھٹنوں پانی میں کھینچ لائے۔ یہاں اگر جو ہیں کہ اسے دم کو پٹکا مارا اور چٹکا دیا۔
 تو چار دن آدمی الگ گریں۔ میں نے ایک گولی اور لگائی اور جب بے دم ہو تو اسے
 باہر نکالا۔ جب باہر نکالا تو اس قدر زور سے چلا تھا کہ اس کی آواز شیر کی گرجت سے
 کم نہ تھی اور عجیب قسم کی آواز تھی۔

اسکے چہاروں کی قوت کا اندازہ کیا تو تندرے کی قوت اسکے سلسلے کوئی چیز نہیں یعنی
 بڑے بڑے پہر جب اسکے منہ میں ٹاڈے گئے تو ادھنیں اس زور سے چلاتا تھا کہ چہرہ سو گز
 تک صاف آواز جا رہی تھی پنہروں کو غصہ میں چاب کرانا کہ دیا اگرچہ اس صدمہ سے
 اس کے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے۔ آخر کو ایک گولی اور ماری تب کہیں ادم گھنٹہ کے
 بعد اوسکا دم نکلا۔

اسکے بعد جو مگر میں نے مارتا وہ نہایت عجیب غریب تھا نہ میں نے کبھی ایسا دیکھا اور
 نہ سنا خلاف اُمید میں نے مار لیا۔ یہ مگر جو چنیدار لوگ اور تو نبڑی والا تھا۔ ناپ میں ہوا
 تو نبڑی $1\frac{1}{2}$ فٹ تھا۔

اس کا دائم اسطرح ہوا کہ باناس ندی کے ایک نہایت عمیق میں جو جے پور کے علاقہ
 کے ایک دیہہ میں واقع تھی میں شکار کھیل رہا تھا۔ کئی مگر مار چکا تھا اسلئے کہ وہاں نہایت
 کثرت سے مگر تھے لیکن پانی سے باہر نہیں نکالے جاسکتے تھے وہیں مکر رہ جاتے
 تھے اور خود بہو مگر ادھر آتے تھے۔ جس مگر کا میں قصہ بیان کر رہا ہوں وہ اسقدر بڑا تھا
 کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے ساٹھ سو گز سے پہلی مرتبہ دیکھ کر یہ اندازہ کیا تھا کہ یہ
 دیوانہ ہے لیکن جون جون قریب آتے گئے اور اس کے کپٹے صاف نظر آنے لگے تو نہایت
 حیرت ہوئی دور میں سے اور یہی اطمینان کر لیا کہ واقعی مگر ہی ہے۔ بڑی دقت
 سے وہاں تک پہنچ کر میں نے دو گویان لگائیں ایک گولی زیادہ کارگر لگی تھی جس سے
 جا بڑھ اور تھوڑا حصہ نیچے کا بکھر گیا تھا۔ دوسری گولی مگر پر پڑی تھی جبکہ وہ عین پانی کے
 کنارہ پر تھا۔ دونوں گولیاں کہا کر وہ پانی میں کود گیا۔ اور شکل سے وٹل گز پانی میں
 گیا ہو گا کہ میں نے دیکھا پت ہو کر اوٹے سفید پیٹ دکھایا اور بے انتہا گہرے سیاہی
 مائل نیلے پانی میں دو جتا چلا گیا۔ میں نے اسکا تین روز انتظار کیا تین روز کے بعد وہ
 مردہ پانی سے ادھرا اور کنارے پر لگا۔

افسوس اگر وہ فہر کے قرب میں کسی جگہ کم گہرے پانی میں ہوتا تو ضرور نکلا کرتے۔ پھر ہوتا
 اور وہ دراصل ایک عجیب و غریب چیز ہوتا اور لوگ اسے دیکھ کر حیرت کرتے۔ پھر ہوتا

کو بھی مزا دل نہیں چاہتا تھا لیکن میرے پاس آدمی ناکافی تھے جو صرف کہانا پکانے کے لئے تھے اور مین نے مناسب بھی نہ سمجھا کہ شرب ہوئے مگر کے اُدھر والے کا کام اونسے لون ۔
 چنبل ندی مین مین نے کثر آدم خور اور جانور خور مگر بارے مین ایک مرتبہ ایک ۱۳ فٹ کا
 دوسرا ۱۵ فٹ کا اور دو گیارہ گیارہ فٹ کے مارے تھے ۔ یہہ آدمیوں پر بالکل نڈر اور
 وحشت یا نہ پن سے دوڑنے تھے خشکی مین گائے وغیرہ کی ٹانگ پکڑی اور لیکر بہا گئے آدمی
 دوڑے اور اٹھ جمانا شروع کئے دو چار لٹہ کہا کہ ہیر پانی مین کو و پڑے اس قسم کے کثر واقعات
 ہوتے رہتے تھے ۔

گیارہ فٹ والے سیاہی مائل چمکدار رنگ کے تھے اور کاناہ کالا رنگ تھا نہ ہوا بلکہ ایک خاص
 درمیانہ چمکدار رنگ تھا جو ہوپ مین چمکتا تھا اور جسم پر کچھ چمکناہٹ معلوم ہوتی تھی معلوم
 ہوا کہ اس قسم کا مگر نہایت بہادر ہوتا ہے ۔ حالت یہ ہوتی مین جب پانی سے نکالکر باہر آئے
 گئے تو ہوش آنے پر تو حملہ کرتے ہوئے کچھ در آدمیوں پر دوڑے اور بالکل نہ ڈرے
 اور دویر تو اب ہی گولیان لگانے کی ضرورت پڑی

اگرچہ پندرہ بیس مگر اسی جگہ مختلف دیہون اور کنڈون مین مین نے مارے لیکن وہ
 نہ ایسے بہادر تھے اور نہ ایسے غضبناک رنگ مین ہی مختلف تھے معمولی سیاہ یا بہور
 رنگ کے تھے ملگے تھے اور ایسے چمکدار نہیں تھے ۔ ندی کے اوس پارے مین نے
 مگر مارے وہ زیادہ بڑے نہ تھے دس فٹ سے کم تھے ۔

ایک مرتبہ مین کافی سندھ ندی مین سام شیر وغیرہ کے لئے رات کے وقت بیٹھا ہوا تھا دوڑے
 وہاں سے درختوں پر بہت سے لٹ گورچہ ہے ہوئے تھے کہ ایک ایک شیر دباڑا اور وہ
 خوفزدہ ہو کر غل مچاتے ہوئے درختوں پر سے ٹپکنا شروع ہوئے ۔ مرے اور انکے درمیان
 پانی کا دہہ تھا اور وہ پانی مین میر کر میر بطرف آنے لگے ۔ اسی وہ راستہ ہی مین تھے
 کہ اونچین سے ایک کو مگر نے پکڑ لیا اور سوقت اور سکا در ذناک آواز سے غل مچانا عجیب تھا
 متواتر اسے کئی غوطے کھائے اور آخر مگر اسے لیکر پانی مین بیٹھ گیا ۔ باقی کے ننگو گہرے آئے
 ہوئے میرے مارے کے قریب سے نکلے ۔ مجھے مذاق سوچا مین نے ذرا سی جھپٹ کہا کہ ہلکی

شیر کی مصنوعی آواز بنا کر لگائی۔ اچانک دو ایک تو اچھلکر گر پڑے اور دوا یکسے فوراً اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لے۔ اور کچھ دیر گہرا جھٹ سے اوپر اوہر دیکھتے ہیں اور درونک قابل رحم آوازیں نکالکر گرتے پڑتے پھر ہانگے۔ اتفاق سے دوسرے روز میں نے وہ ہی مگر مار لیا جو لنگور کی طرح لگتا تھا اسلئے کہ اسی وقت اوہ بیٹریوں کے آدمی سے معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں سے لنگور کے اعضا نکلے۔ یہ مگر چار گز لمبا تھا اور سیاہ رنگ کا تھا اس رنگ کے مگر خونک نہیں ہوتے البتہ پورے رنگ کے مگر خونک ہوتے ہیں اس مگر کا لنگور کی طرح لینا عجیب سے خالی نہیں۔

سنول مچھلی

بندوق سے اور مچھلیاں ہی شکار ہو سکتی ہیں مثلاً رہو وغیرہ لیکن اور مچھلیاں سنول کی طرح پانی کی سطح پر نہیں اوپر تین اس لئے زیادہ تر سنول ہی بندوق سے شکار کر نیکے قابل ہے اور دوسری مچھلیوں کے واسطے موقع درکار ہے۔ بہر حال جب مچھلیاں اوپر میں تو اس وقت ان کے گولی لگانے میں بڑا لطف آتا ہے۔ اور مچھلیاں گولی کہا کر عام طور سے پانی کی سطح پر چرت ہو جاتی ہیں لیکن سنول گولی کہا کر عام طور سے پانی کی سطح پر چرت ہو جاتی ہیں لیکن سنول گولی کہا کر پانی میں اندر بیٹھتا ہے۔ اگرچہ یہ مختلف اور مچھلیوں کے گولی کی پشکار سے ہی رہ جاتا ہے اور جلد پانی سے نکال لیا جائے تو نکل ہی سکتا ہے لیکن ہمیشہ پانی کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے اس لئے لگانے سے پہلے یہ خیال کر لینا چاہئے کہ اس قدر گہرے پانی میں تو نونہ نہیں لے رہا ہے کہ نکل نہ سکے۔ دراصل نہایت لطف کی بات ہے جب سنول نہایت سہولت سے آہستہ آہستہ پر ملاتا تو بند لینے کو سطح آب پر آتا ہے۔ اس وقت بندوق بڑی خوشی لگ سکتی لیکن اس کے بندوق لگانے کا طریقہ جدا ہے اور ہر شخص نہیں لگا سکتا۔ بندوق ضرور خطا ہوتی ہے اگرچہ اس کے بندوق لگانے کے بہت سے مختلف طریقے ہیں اور جب کسی استاد کے ساتھ رہ کر مشق کی جائے تو کچھ قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔

میں یہاں ایک عمدہ طریقہ درج کرتا ہوں جو ہمیشہ مفید ثابت ہو گا۔
 پانی کی بندوق عام طور سے اونچی لگتی ہے اس لئے مبتدی کو چاہئے کہ بندوق چھٹا
 رہے اور منتظر رہے کہ سنول کب بوند لیتا ہے اور جب وہ سطح آب پر آئے تو جر میں خوب
 صحیح ملا کر لہبی والے سطح سہولت سے جلیج کر لگا کر بالآخر خوب لگا سکے گا۔
 یہ بھی واضح رہے کہ سنول بقدر گہرے پانی میں ہوا و سیقدر نیچے نشست ملا کر بندوق
 لگانا چاہئے جبہ اونچے زائد گہرے پانی میں معمولی بندوق ہرگز نہیں لگانا چاہئے کیونکہ
 گولی اسقدر پانی کو توڑ کر اثر نہیں کر سکتی لیکن کار تو سی را سیقل جبہ ایچہ گہرے پانی میں
 ضرور کام کر سکے گا اگر ترکیب اور اندازہ کر کے صحیح لگایا جائیگا۔
 میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ پانی کی گولی اصلی چیز سے ہمیشہ آگے لگتی ہے اور اسکی
 وجہ یہ ہے کہ پانی کا عکس ہر چیز کو اسکی اصلی جگہ سے آگے دکھاتا ہے نظر پانی میں
 جس چیز کو دیکھتی ہے دراصل وہ چیز اوجھل نہیں ہوتی بلکہ اس سے کچھ دور
 ہوتی ہے یہ اسطرح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک اونچے چوڑے اور چہ ایچہ گہرے برتن
 میں ایک کلدائیسہ ٹالکر ایک تختہ سے ایسا ڈھک دیا جائے کہ برتن ادا چھپ جائے
 اور یہ پورا دکھائی دے اب اس پر پانی ڈالنا شروع کرو اور نظر ادا سپر جائے رکھو جب
 برتن غلب ہو جائیگا تو یہ نظر سے غائب ہو جائیگا۔ وجہ یہ ہے کہ پانی کا عکس
 پیشہ کو آگے دکھائیگا اور چونکہ اپنے نظر کے لئے آگے جگہ نہیں رہی ہے اسلئے آپ اسے
 نہیں دیکھ سکتے اور جس جگہ آپ اسے دیکھ سکتے ہیں تو اس جگہ نہیں بلکہ اس
 دورے اپنی طرف سے ایسی صورت میں اگر آپ محض نظر کے اندازہ پر نشست باندھ کر
 گولی لگائینگے تو گولی پیسہ ہرگز نہیں لگ سکتی بلکہ اس سے اوپر لگے گی اسلئے کہ جہاں
 آپ نے تاکا ہے پیسہ اوجھل کتب ہے وہ تو اس سے دور ہے گولی ضرور خطا ہوگی۔
 لہذا پانی میں گولی ہمیشہ نشاندہ کی جرط میں نشست باندھ کر لگانا چاہئے اور بقدر
 سے پانی میں آپ نشاندہ دیکھتے ہیں اسقدر نسبت سے آپ گولی لگاتے وقت اندازہ
 رکھیں تاکہ گولی اصلی چیز پر لگے اور عکس پر نہ لگے جو آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ چھٹی کے

شکار کے لئے یہ بڑا بہتر گھر ہے جسے استاد آسانی سے نہیں بتلاتے۔
 ریاست جہالاڑ میں میرے ایک مہمان عشرت علی خان صاحب تخلص عشرت سنول
 بھٹی کے شکار میں بڑا ملکہ رکھتے ہیں ہر ہندو ق پانی میں نہایت سہولت اور عمدگی سے
 لگاتے ہیں اور اس فن میں استاد مانے جاتے ہیں۔ میرا خود ذاتی تجربہ ہے
 کہ میں نے کبھی اونکی ہندو سنول بھٹی پر خطا ہوتے نہیں دیکھی ہر موقع پر کوئی ٹھکانہ
 گھر کام میں لاتے ہیں گویا اسکے متعلق وہ گردن کی کان ہیں۔ میں نے اب تک جو بڑے
 سے بڑے سنول مارے ہیں ان میں تین سات سات سیر اور ایک نو سیر کا تھا اور یہ
 ہی عجیب غریب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ دربار جہالاڑ کے حضور
 میں ایک مرتبہ ایک جوڑا سنول بھٹی کا پیش کیا گیا تھا وہ ہر ایک کم و بیش پندرہ پندرہ سیکڑا
 جسکی اکثر لوگ تصدیق کرتے ہیں۔ اگر دراصل یہ صحیح ہے تو نہایت عجیب بات ہے سنول
 بھٹی اس قدر وزن کی نہیں ہوتی۔

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ میرے مہمان جنکا میں اوپر تذکرہ کر چکا ہوں
 سال گذشتہ ایک بڑے تالاب میں شکار کیں رہے تھے یکا یک ایک سنول کا جوڑا
 مگر کے برابر پتر ہوا نظر پڑا اور لکھا بیان ہے کہ وہ تیس تیس سیر کے کسی طرح کم نہ تھے
 اور بہت ممکن تھا کہ انکا وزن چالیس چالیس سیر ہی ہوتا۔ دراصل یہ عجیب خانہ میں رکھے
 قابل تھی۔ لیکن افسوس پانی زیادہ گہرا تھا اور وہ دو ایک چکر لگا کر غائب ہو گئے۔
 اس بات کے تصدیق کرنے والے ابھی صاحبان ہیں جنہیں ایک میرے بھائی صاحبان
 محمود علی خان ہی ہیں جنہوں نے اوپر ہندو ق کا ایک فیروہ کیا لیکن خطا گیا۔ دوسرے
 صاحبان مامول صاحب کے قول کی تائید کرنے میں بلکہ وہ اور بھی زیادہ مبالغہ کرتے ہیں
 مجھے ہمیشہ اس قدر بڑے سنول دیکھنے کا ارمان رہا اور بار بار اسی امید میں پانی پر جا کر
 بیٹھا مگر بار بار تو کجا کبھی دیکھنا ہی نصیب نہوائے سنائے قصوں میں وہ لطف کہان جو
 چشم خود دیکھتے ہیں لطف ہے۔

فصل ہفتم

سور کا شکار نیزہ وغیرہ سے

گھوڑے کا انتخاب - خرید - تربیت

برجے سے سور کا شکار کھیلنے میں گھوڑے کے ہمیشہ تھے تعلق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ گھوڑا ہی اس شکار میں بڑا جز ہے اور سارا ذرا دھار گھوڑے ہی پر ہوتا ہے اگر گھوڑا کوئی چیز نہیں تو بہتر ہے کہ غلاموں میں سے کسی کو غرض و عطف کے طور پر سمجھنا یا دیکھنا نا محبت کر کے سناؤنا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ جب قدر انسان اس سے مانوس ہوتا جاتا ہے اور بقدر اس جان و جسم کے متعلق اس سے اپنی بے علمی کا یقین ہوتا جاتا ہے۔ میرے علم میں اس کے متعلق جب قدر معلومات ہیں ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے گھوڑا خریدتے وقت اس بات پر ایک مرتبہ غور کر لینا چاہئے کہ آیا تم گھوڑے پر چڑھنا چاہتے ہو یا بواہر پر تمہارے جسمانی حیثیت اور شکار گاہ کے قدرتی پسلاؤ پر منحصر ہے۔ اس سے صرفہ کی زیادتی مقصود نہیں کیونکہ ایک اچھے یا بواہر کی وہی قیمت ہوتی ہے جو ایک گھوڑے کی قیمت ہے اگر تم جسم کے بہاری ہو تو یا بواہر پر سوار نہیں ہونا چاہتا تمام متوسط ہند میں یا دوسری جگہ جہاں زمین کا لے مال کی ہو یا بواہر ایسا ہی کام دیتا ہے جیسا کہ گھوڑا ناگیور اور سینٹرال انڈیا کے شکار میں یا بواہر اپنے اصلی جوہر نہیں دکھا سکتا وہاں وہ اپنی معمولی صفت پر قائم ہونگے۔

کسی دوسرے ملک میں موجود وہ زمانہ میں یا بواہر قد میں اتنا ہی ہوتا ہے جتنا چھوٹا گھوڑا اور بہاری سواری کے کام کا ہی ہوتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ سخت دوڑ میں

کر پڑتا ہے۔ اور پُرانے ۱۳۵۳ء سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ یا بالیہ ملک میں جہاں شکار روڈ کر کے پھیل جاتا ہے نہایت خیر موزوں ہے کیونکہ یہ ایک رفتار سے برابر نہیں دوڑ سکتا گویا بواچھے سے اچھے گھوڑے کا مقابلہ کر سکتا ہو لیکن پہریا بواچھے ہے۔ جب کبھی یا بوا کرتا ہے محض اپنے سوار کے وزن دار ہونے کی وجہ سے کرتا ہے یا کھٹے جنگل میں گھوڑا چونکہ وزن دار ہوتا ہے اس لئے چیرتا پہاڑ تا نکل جاتا ہے اور یا بوا ہلکا ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے میں مجبور ہے

اقسام اسپان

ہزار ہا طریقے سے گھوڑوں کے متعلق بہت سے لوگ بحث کر چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خواہ کیسا ہی گھوڑا ہو مثلاً ویلر۔ عربی۔ انگلش وغیرہ لیکن قابل وفاق بحث نہیں کیا سکی بہر حال جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ ویلر عربی سے کبھی سوار کے شکار میں مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ یہ ضرور ہے کہ ہر شخص سٹریاکے ویلر کی قدر کرتا ہے اور یہ ہی ضرور ہے کہ اسکے عمدہ ہونے میں کلام نہیں۔

ایک یورپین سوار ویلر کو اسوجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ اپنے سوار کو گرا دیتا ہے اور اس وجہ سے قابل اعتبار نہیں شاید اس کے پاس یہ جانور بے تربیت ہوگا اور چلتے چلتے اوچیل پڑتا ہوگا۔

موجود زمانہ میں بہت اعلیٰ قسم کے تربیت یافتہ یا بوا موجود ہیں جو خوبصورت ہی ہیں اور ہر لحاظ سے یہ بہر صفت موصوف ہیں بلکہ یہ کہنا بھی نہوگا کہ انگلش تربیت یافتہ سے کسی طرح کم نہیں۔ علاوہ بران جسم اور پیروں کی وضع کچھ ایسی پیلی ہوتی ہے کہ خاک ہندوستان میں شکار کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ بہادر۔ تیز۔ ہوشیار جانور ہوتا ہے۔ یورپین لوگ سوائے عرب گھوڑے کے اور گھوڑے پر کبھی سوار نہیں ہوتے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ (Pig Sticking) (سور کا شکار بریچے سے) کے

لئے بہت موزوں ہے اور یہ گھوڑا بہت جیسیم ہوتا ہے۔ ہاتھ بیرون میں نہایت زبردست اور گھوڑی دوڑ نہایت تیز دوڑ سکتا ہے ناقابل گذار راستوں میں ہی نہایت آسانی سے چل سکتا ہے۔ اپنے ہاتھ بیرون پر اسے کامل بہرہ دے ہوتا ہے۔ عربی گھوڑا چٹائی جگہ پر خوب کام دے سکتا ہے اور سرپٹ دوڑنے میں اس کا ساتھ دوسرا گھوڑا نہیں دے سکتا۔ وہ بہت یاغیہ کی پیدائش کے گھوڑے سدے سدائے اور نہایت عمدہ ہوتے ہیں اور قیمت میں اور گھوڑوں سے زیادہ نہیں ہوتے سینہ ذرا چوڑا اور قد راجھا ہوتا ہے انگلش گھوڑا دوڑ کے قابل ہوتے ہیں اور قدم باز بھی لیکن Pig Sticking ایک اسٹیکنگ کے لئے غیر موزوں ہیں۔ اس بات کو بہت سے انگریز ثابت کر چکے ہیں ویدرا و تازی کی طرح بہت موقع جگہ اور بہت جگہ قدم نہیں جاسکتے۔

برچے کے اقسام اور استعمال

ہندی میں برچھا عربی میں سنان راجھوتا ہے میں بانس و نیزہ دکھن میں ہمالا کہتے ہیں۔ برچے کا قاعدہ چھ ہاتھ لمبا رکھنے کا ہے۔ گونٹھی کا ساٹھ ہاتھ کا ہوتا ہے۔ گونٹھی اس سے کہتے ہیں کہ جسکے نوپے کی برمانیکی جگہ کپری کی گیند بندی ہوتی ہے۔ دکھن میں برچھا لمبا رکھتے لیکن برچھا رک مار کے لئے بالکل موزوں ہونا چاہا۔ پہلے میں اتنا چڑھاؤ گاؤں دوڑم ہو اور پرنالی تہ دہاری آنے کی اچھی کاریگری کی ہو۔ اور اس قدر مضبوط کہ چلاؤ لینے کے ذرہ میں مار دی جائے تو نہ ہٹے۔

برچے کی گرفت یہ ہے کہ کان سے چار انگل اوپر کپٹی کے برابر بٹھی رکھی جائے۔ اور اگر دوسرے برچے سے مقابلہ ہو تو اس وقت جو فاصلہ ہو ہر حالت میں کٹنی پیری ہوئی رکھنا چاہئے اور اگر فاصلہ نزدیک کا ہے تو کٹنی بانس کے نیچے چپی ہوئی رکھنا چاہئے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو دوسرا آدمی کٹنی پرانی مارے گا۔ برچہ کے واسطے ہاتھ کی طرف ہو کہ ٹکنا اور آنا مناسب نہیں ماسطرح وہ آسانی سے مار سکتا ہے برچہ آگے کہی نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسکو آگے رکھنا چاہئے۔

اگر اتفاق سے آگے ہو گئے تو ضرور پیچھے کا سوار اور ہی دبا یگا۔ اب یہ عمل کرنا چاہئے کہ برچھے کی انی کو گھوڑے کی پٹھے کی طرف رکھے اور اپنی پیٹ تمام برچھے سے دیکھی ہوئی رکھے اور کمر کے بل گھوڑے پر لیٹواں رہے آنکھ پیچھے کے سوار سے ملی ہوئی رکھے۔ اپنے برچھے کی انی کو ہمیشہ دوسرے کے برچھے کے انی کے نیچے رکھنا چاہئے اس دوسرے کے برچھے کو آڑا سمکنا ہے۔ اور دوسرا ہاتھ مارے تو ٹال سکتا ہے خواہ اندر کے ہاتھ سے برچھوں کو دھکیلا اور ہول مار ڈالے اپنی انی کو غنیمت سمجھے نہ رکھنے سے تو ایسا کر کے کہ کھانسی کی انی کو خوب زور سے دبا کر برابر ہو کر نکل جاوے اور گھوڑے کو توڑے تو داہنے ہاتھ کی طرف توڑے جس سے پیچھے کے سوار خود داہنے ہاتھ کی طرف آ جا دیگا۔ اور اپنی انی ہی دوسرے کے برچھے کے اندر آ جا دیگا یعنی نیچے رجائیگی پر استیاء ہے کہ ہاتھ ہکا کر انی مار دیاؤں اور مارو برچیون میں کئی ہاتھ جو رسی کے ہیں وہ کھنٹے میں نہیں آسکے جو قابل تحریر ہے وہ دوج کئے گئے۔

جب سامنے کا موقع مخالف سے ہو اور انی سے انی ملے تب مخالف کو داہنی طرف لیکر اپنی انی نیچے رکھے اور ہاتھ کو بڑھا دے اور مخالف سے آنکھ ملائے رہے اور بائیں ہاتھ سے باگ کو چوڑا کر اوس ہاتھ سے گھوگری کو ذرا نیچے دبا دے پھر داہنے ہاتھ کی مٹی کو ذرا اونچی اٹھادے یہ پیشانی باسر پر لگے گا برچھ پرت میں برچھے سے جو سنگر باندھتا ہے وہ اس واسطے ہے کہ دو چار ہی سوار ہوں تو اوسکی حد میں اور وہ سنگر اوکلی نو میں نہ آسکے لیکن سبھار سوار سنگر میں گھسنا چاہئے تو ہٹاؤ باندھ کر کئی کو برچھ میں چپا کر سنگر میں گھس جاوے تو کچھ نہیں ہوگا اور اپنے برچھے پر لاکر سنگر دے دے کو روکے گا اسوقت سنگر دے سے سمیٹا نہ جاوے گا۔ اوسپر ٹا کر دیا۔ کرو۔ اختیار ہے۔ سنگر چکر باندھنے کو کہتے ہیں اور ایسے موقع پر برچھے کے پھدے پڑتی ہے کہ جب دوسرے میں سامنے کا موقع ملے تب مخالف داہنے ہاتھ کی طرف سیدھا نکلے اور اسوقت برچھے کو مخالف سوار کے سینے اور گھوڑے کی گردن کے بیچ میں رکھے اور آدھی کو ڈال کر اپنے گھوڑے کو اوس سوار کی میٹھ کی طرف بڑھا دے اب وہ بند گیا اگر برچھا

مضبوط ہے تو گھوڑے اور سوار کے زور سے وہ مخالف گر جائیگا۔ اور سپر توڑا دسکا ایسی
ہوتا ہے کہ باگ کو ہاتھ سے چھوڑ کر اس برچے کو بہت تیزی سے اٹھا کر بدن
جھکا کر اس کے نیچے سے نکلاوے تو اس ہینڈ سے بچنا ممکن ہے ورنہ اٹل قیغ ہو کر
الٹ جاتا ہے اور مخالف کے برچے کو ایسے موقع پر اڑا دے تو مہی سے نہ اڑتا
کیونکہ اگر مخالف کے ہاتھ میں زیادہ قوت ہے تو صرف مہی سے نہیں اڑ سکے گا بلکہ
چائے کہ سر سے برچے کو ترکیب سے اڑنا کر کے اڑی مہی میں برچے کو دیکھ
داہنے ہاتھ کی طرف پہر مخالف کے برچے کے نیچے اپنے برچے کو ڈیر بالشت جا
وے۔ پہر اپنے برچے کو اپنے ہاتھ کی کلائی پر لیکر بائیں ہاتھ کو باگ سے چھوڑ کر
گھوڑی یعنی برچے کے نیچے کے ٹوپر پر کھڑکھڑت و تیزی دے اور کلائی کا زور
مارے مخالف کا برچہ اڑ جائیگا۔ پہر بدن میں پڑتے ہی اُنی مارو لیکن یہ سب جب
دوسرا سوار اپنے داہنے پر آویگا تب بخوبی ممکن ہے ہر موقع پر اس ترکیب سے اڑے
بلکہ موقع دیکھ کر کام لے برچہ مخالف و جانور وغیرہ کے اگر پار دوسری جانب نکلیا
تب اسے لٹکانے کا موقع دیکھ کر خواہ سیدھا توڑے خواہ بائیں بیچ میں سے گھوڑ
کو زور اس کے برچے کو اپنی بغل میں لیکر تو برچہ صاف نکلیا دیگا۔
پیدل پر سیدھا برچہ چار کھراڑا دے تو اگر مخالف پیدل کوئی کمیت شخص ہے تو پتیرا
خالی دیکر تلوار وغیرہ سے برچے کو کاٹ دیگا۔ لہذا مناسب ہے کہ مخالف پیدل پر جب
گھوڑا اڑتا دے تو برچے کو اپنے کاندے پر رکھے جب قریب موقع پر بھی تو کاندے
سے اوتا رکھ پرتی اور صفائی سے برچے کو بغل میں لیکر مخالف کے آنے لگائے
ہے برچہ خود کے اور گھوڑے کے زور سے پار نکلیا دیگا۔ اور مخالف کو مشکل سے
بچت کا موقع ہاتھ آئیگا۔ اور سوار سے اگر مقابل پڑے تو سیدھی اُنی ہو جب قاعدہ
مذکورہ بالا یعنی بجانب راست لیکر اپنی گہات میں رہے اور وار کرے اور جانور پر چھا
مارے تو بغل میں رکھ کر مارے اور اگر ہاتھی پر مارے تو ہاتھی سے بائیں طرف نہ نکلتا
چاہے بلکہ سیدھی طرف نکلے بائیں طرف ہاتھی بہت زیادہ پلٹتا ہے اور قریب قریب

ہر جانور سور وغیرہ ہی اسطرح دوسرے کی طرف ہرچھا ہلاتے ہیں اپنا ہاتھ مڑو
 ہو گیا ہو اور اپنی گہات میں مخالف نہ اسکے اسوقت ہرچھے کو ایسا رکھنا چاہئے جو
 پہلے کان سے چار او لگل او بچا ہاتھ رکھ کر ہلانے کی ترکیب بنائی گئی ہے مگر ہاتھ کے
 کمزور ہونیکے وجہ سے مٹی کو کپٹی سے ملحق رکھنا چاہئے اس سے ہاتھ بھی نہ بگڑے گا
 اور بدن کی پوری حفاظت اور روک رہے گی ہاتھ کو بھی تھوڑا آرام ملیگا ہرچھے کو
 کوئی سیدھی مٹی اور کوئی اولٹی مٹی سے پکڑنا ہے لیکن اس سے روک تو ہے مگر
 مار نہیں۔ لہذا سیدھی ہی مٹی میں پکڑنا بہتر ہے اور لکڑی میں جتنے ہاتھ مارے
 جاسکتے ہیں اتنے ہی ہرچھے میں ہی مارے جاسکتے ہیں۔ لیکن (کرک پالٹ بدون)
 لکڑی میں تو ڈانڈ مارتے ہیں ہرچھے میں انی اسمین جہاں چیر مارتے ہیں اسمین
 وہاں انی سے ہول مارتے ہیں ہول مارے تو صرف ہاتھ ہی کے زور سے نہ مارے
 بلکہ اپنے سینہ کا زور بھی رکھے لیکن اپنی گردن کو آگے نہ بڑھائے اور حد کٹی یہی
 ویسی ہے اسمین کل کام انی سے ہوتا ہے اور دوسرے کے گھوڑے کے منہ پر
 ڈانڈ مارتے ہیں اسطرح کہ اپنے ہرچھے کو کمر پر رکھ کر ہاتھ اور کمر کے زور سے مارتے
 ہیں۔ شہ سوار مگر مخالف اونٹ۔ گھوڑے یا ہاتھی کے سوار کو کند بند کرنا چاہئے تو اسطرح
 ممکن ہے کہ ہرچھے کو بڑا لے سے ایک بالشت نیچا چھید کر او سمین ایک عمدہ مضبوط
 پھور کلی لوہے کی ڈال دے۔ ایک ریشمین تسمہ نامضبوط ڈور اتنی لمبی کہ ہرچھے کے
 ہاتھ کی گرفت تک آجائے باندیوڑی اور دوسرے منہ پر ڈوری کے سیدھے کی کوئی باندھ
 ہرچھے کے پکڑ کی جگہ تک اسطرح ترکیب پیٹ کر باندھ رکھے کہ موقع پر اشارہ سے
 کھل جاوے پھر ہرچھی سے لنگر باندھ کر اس تسمہ کو کھول کر اڑا ہاتھ سوار کے دھڑ مار
 مارتے ہی وہ تسمہ نما ریشمین ڈور جسم پر پیٹ جائے گی تب پھرتی اور صفائی سے
 ہرچھے کو اپنی بغل میں لیکر گھوڑے کو پٹنا کر سیدھے پینک کر کے مخالف کھنچا ہوا چلا
 آئیگا۔

ہرچھی سے بیچ او کپڑنا اور بالی پرونا یہ ترکیب جو لکھی گئی ہے اسکے موافق اگر مشق

کیجائے تو ہر آدمی اچھا برجیت ہو سکتا ہے۔ برجیت کے ہاتھ میں طاقت ہوا مگر
 ہے۔ اور یہ بات موگر کی ہلانے سے پیدا ہوتی ہے اور موگر کی کے رومانی
 ہاتھ نکالنے سے کلائی اور لوہے میں طاقت آتی ہے۔ یہ جو لکھا ہے کہ برجیت
 سے داہنی انگلی یا آنا نہ چاہئے۔ اگر برجیت کے دونوں ہاتھوں میں برچھا ہو تو یا
 داہنی انگلی کا خیال نہ رکھی جدھر موقع ہو اور دھراپنی جسم کی بچت کر کے نکھائے
 دونوں ہاتھوں میں برچی لیکر کثرت کرنیکو دوستی کہتے ہیں اس میں اول گھوڑی کی
 بیان میں جیسے اوپر لکھا گیا ویسا گھوڑا ہو کہ ران کے اشارہ سے برنیوالا
 اور اشارہ پر کام دیوے۔ عیب دار ہرگز نہ ہو۔ جو ہاتھ یکدستی میں میں وہی
 دوستی میں ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ کار داہنی ہاتھ سے کرے وہی بائیں ہاتھ
 سے کرے اور داہنے ہاتھ میں تو جیسے برچھے کو رکھتے ہیں ویسے ہی رکھی اور
 بائیں ہاتھ سے برچی کو بغل میں رکھے اس طرح کہ گھوڑا تو گھوڑے کے پیچھے پر رکھے
 اور پر نالی کو منہ کی طرف رکھے تاکہ اس سے ٹال کر سکے۔ اور داہنے ہاتھ کے
 برچھے کو مارنیکو واسطے رکھے۔ جب مخالف پشت کے پیچھے لگ رہا ہو تو داہنے ہاتھ
 کے برچھے کی انی کو خود کے گھوڑے کے پیچھے کی طرف رکھے اور ہاتھ کو ایسے ہی
 کپٹی کے برابر رکھے اور سوار سے آنکھ ملا کے رہے اور بدن گھوما ہوا رکھے اور
 بائیں ہاتھ کے برچھے کو بغل میں اور انی پیچھے کی طرف رکھے تاکہ کرنیکو۔ اس میں دو
 اور مار۔ ڈھال تلوار کی سی ہوتی ہے۔ لیکن دونوں ہاتھ طاقت میں برابر ہونا
 چاہئے اور اس میں ہاتھوں کا شمار ایسا ہے کہ اس میں ناگ پنج میں جو بھی کی انی
 کو۔ اور داہنے ہاتھ کے برچھے کو داہنی بغل میں لیکر بائیں ہاتھ کے
 برچھے سے سیدھی انی سے ٹھاٹ باندھ کر سنگر کا ہاتھ کرے۔ پھر برچھے کو بائیں
 بغل میں لیلے۔ پھر داہنے ہاتھ کے برچھے سے جو کہا اور سامنے کی انی کرنا اس
 دوستی میں جیسے خوبصورتی ہے ویسا کار آمد زیادہ نہیں ہے۔۔۔ چوٹی چوٹی
 کا استعمال زیادہ بہتر نہیں اس واسطے کہ اگر یہ بیوقوف پھینک کر مارا جائے یا بہت

اسکا کاٹ کر دے تو ہر لیکر خود پر دار کر سکتا ہے لہذا اسکو نہایت قریبے اور اطمینان سے جانچ کر لگانا چاہیے اور پورا قابل اطمینان ہتیار نہیں ہے۔

برجھا

ہر جہاد و قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو لانا بدوسرا چھوٹا۔ لانا برجھا تو شمال ہندوستان سنٹرل انڈیا میں زائد استعمال ہوتا ہے۔ اور عمدہ بنایا ہی جاتا ہے۔ لانا برجھا برابری سے پکڑ کر لگایا جاتا ہے۔ چھوٹا برجھا بنگال میں عمدہ بنتا ہے اور رائج ہے۔ اور یہم اور برے سے پکڑ کر زور سے جانور وغیرہ کو نہایت قریب ملا کر خوب مضبوطی سے مٹی میں پکڑ کر مارا جاتا ہے۔

اگر میدان ہو اور جھاڑی وغیرہ نہ ہو اور سور خوب تیز بہاگ رہا ہو تو ایسے موقع پر لانا برجھا نہایت اچھا کام دیتا ہے۔ اور جس جگہ گھنی جھاڑی ہو اور سور وغیرہ کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے موقع پر چھوٹا جو کہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے کارآمد ہے لیکن چھوٹے برجھے کا استعمال ساتھ ہی اس کے خصوصاً ایسے موقع پر اور ہر طرح سے بہ نسبت لائے برجھے کے بہت مشکل ہے۔ اس واسطے کہ نہایت قریب سے یعنی (سور کو قریب قریب گھوڑے کیچے لیکر اور اپنے ہاتھ کی ہی پیچھے زد پر لیکر) اوپر سے پوری قوت کی ضرب سے لگایا جاتا ہے۔ بیشک نہایت ہلک ہوتا ہے لیکن لگانے میں ذرا مشکل ہوتی ہے۔ اور جلد ہی میں صحیح کم لگتا ہے۔ اگر مشق ہو تو۔ لانا برجھا اچھی جیس ہے اس واسطے کہ لگانے میں آسانی بھی ہوتی ہے۔ اور ہلکے خم بھی پہنچتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ چیمہ فیٹ کا برجھا رکھے یہہ دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے چھوٹے اور بڑے کی طرح۔ اگر سور چھوٹا ہے اور زمین ایسی نہیں ہے کہ میدان لیکر باقاعدہ اسے ملا دے اور لگا دے تو ایسے موقع پر یہم برجھا چھوٹے سور کے واسطے بہت کارآمد ہے۔ چاہئے کہ پیچھے سے دوڑا کر بہت قریب ملا کر

اپنی جسمانی پوری بازو کی قوت سے برچھا لگا دے۔
 اس لئے کہ اوسمین مذکور الصدر رکھی ہوئی ترکیب کے موافق گھوڑیکے زور سے
 آسانی سے برچھا یا رہیں ہوتا بلکہ جسم کی قوت سے کام لینا پڑتا ہے۔
 برچھیت کو لازم ہے کہ برچھے کے تیز کرنے کے لئے سہلی ضرور ساتھ رکھے رہتی ہے
 برچھا تیز نہ کرنا چاہئے۔ برچھے کی پوری کا لوہا کیا ہوا اور نرم ہونا چاہئے۔ انگریز کا
 ساخت کی بوریاں جو انگلینڈ سے بنی ہوئی آتی ہیں وہ سخت ہوتی ہیں اور اکثر
 گہرجاتی ہیں۔

چاقو

شکار کے کام کے واسطے بڑا چاقو خصوصاً بیلڈاکنائف (Ballock) کے
 مندرجہ کابیت کا رآمد ثابت ہوا ہے۔ اس واسطے کہ اوس مین یہ ہی خوبی ہے
 کہ برچھے کی پوری ٹوٹ جانے پر فوراً یہ ہر بانس پر لگایا جاسکتا ہے اور برچھے
 کا کام دیکھتا ہے۔
 چاقو دستہ لانا ہو بلکہ چھوٹا اور چپٹا ہو اگر اور قسم کا چاقو رکھا جائے۔ اس واسطے
 کہ اکثر گھوڑے پر سے سوار گرجاتے ہیں تو اوس سے جسم کے نیچے آجانے پر یہی
 کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے گا۔
 ران پر چاقو رکھنا مثل بریجنز وغیرہ کی جیبوں میں رکھنا تنہیک نہیں اس واسطے کہ
 اکثر آدمی تھوکر کہا کر یا گھوڑے پر سے گھر پڑتا ہے۔ تو اوسمین ٹانگ ٹوٹنے کا
 اندیشہ ہے۔

چاقو بیلڈی پر باندھ لینا اس سے بہتر ہے۔ میرے نزدیک بیلڈاکنائف اور چاقو
 سے زیادہ بہتر ہے کہ یہ چاقو کا بھی اور برچھے کا بھی کام دیتا ہے۔

بدجائو یعنی سور کی خست اور عادت

سور کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی اور چھوٹی۔ پہلا بڑی قسم کا جو قد میں بڑا ہوتا ہے۔ لیکن دانتلیان اس قدر زائد بڑی نہیں ہوتیں۔ جسم اور زبردست ہوتا ہے۔ پر کسی قدر سست ہوتا ہے۔ اور اس قدر زائد تیز نہیں ہوتا۔ رنگ زائد تر ہوتا ہوتا ہے۔ اور بعض سیاہ ہی۔

دوسری قسم جو ہے۔ یہ پہلی قسم کے سور سے چھوٹا ہوتا ہے اور بہت تیز غصہ ناک۔ تیزی سے حملہ کر نیوالا۔ زائد تر سیاہ رنگ کا اور بعض پورا ہی اسکی دانتلیان ہی دراز ہوتی ہیں۔

سور تین سال کا بچوٹی اس قابل ہوتا ہے کہ اسکا گھوڑے پر سے برچھے سے شکار کر لیا جائے۔ آٹھ سال میں پورا جوان دانتلیون دار ہو جاتا ہے۔ اسکی عمر اندازاً پندرہ بیس سال کی ہوتی ہے۔ اسکی مادہ ایکال میں جو دفعہ بچے دیتی ہے ہر مرتبہ کبھی دو اور کبھی زائد یعنی چودہ ماہ میں غرض نو دس تک بچے ہوتے ہیں۔ چار ماہ تک بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ اور جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ رہتے ہیں تو مادہ بہت خوفناک ہوتی ہے فوراً حملہ کرتی ہے۔ اور ذرا شک ہو جاوے تو بچوں کو اپنی ہوتنی سے ڈھکیل کر آگے کر لیتی ہے اور خود پیچھے ہو جاتی ہے۔ بہت ہوشیاری سے آہٹ لیتی ہوئی جا بجا رگ کر چلتی ہے بعض مادہ بڑے زور کے ساتھ جوڑا لگا کر رہتی ہے۔ اور یا مودہ بچوں کے نزدیک ہی رہتی ہے۔ مگر یہ سور اکثر بڑا اور جفتی کے قابل ہوتا ہے۔ اسکے بچوں کے بہت سے جنگلی درندے دشمن ہوتے ہیں مثلاً تیندوہ جبرکہ وغیرہ وغیرہ جو انکی نسل کو بہت تباہ کرتے ہیں۔

لیکن اونکی خوراک ہی سور ہے۔ موسم گرما میں اور خزان میں جبکہ جھاڑی کم ہوتی ہے تو انکو یہ درندے جاوہ بہت تباہ کرتے ہیں۔ سردی کے موسم میں انکو گیانن جھاڑی زائد ہوتی ہے اس قدر تباہ نہیں کئے جاتے۔ اس واسطے کہ یہ جھاڑی اونہیں چھپ جاتے ہیں۔

سور کے گہرشل بکری کے گہر کے ہوتے ہیں۔ کچھ فرق نہیں ہوتا۔ بعض بکری کے گہر بالکل سور کے گہر سے ملتے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن بچان یہ ہے کہ نرم جگہ سور کے گہر جون کے پیچھے دو اور نشان گامچون کے ملحق ہوتے ہیں جو کہ جلتے وقت زمین میں گڑ جاتے ہیں۔ نشان () اس سے صاف سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سور کے گہر ہیں۔

سور کا شکار گہوڑے پر نیزہ سے

پچھلے چند اصول میں اذ کو مد نظر رکھنا چاہئے چونکہ سور کا شکار گہوڑے پر بہت خوفناک ہے۔

(۱) سور پر گہوڑے کو تیز دوڑانا چاہئے چال چال کہی نہ چلانا چاہئے۔
(۲) گہوڑا سور کے پیچھے رہے۔ حملہ کرنے وقت سور کا رخ اپنی طرف نہ ہونا چاہئے یا نہ ہونے دیا جائے۔ بلکہ اس کے رخ کو اپنے بائیں ٹالہ دینا چاہئے کہ اس کی اوچھڑ سے گہوڑا بچ سکے۔

(۳) نیزہ اچھی طرح جما کر مارنا چاہئے جب سور زور پر آگے قریب آجائے۔
(۴) بہالا نہایت تیز ہونا چاہئے۔ اور شام کے پاس سے نیزہ نہ پکڑنا چاہئے یہ بات مسیح ہے کہ جہان سے سور نکلتا ہے گہوڑا ہی گذر سکتا ہے۔ اگر سور پر وار خطا آجائے تو گہوڑے کو دھین نہ ٹہیرانا چاہئے بلکہ آگے بڑھنے دیا جائے۔

(۵) ہمیشہ سوار ہوتے وقت باک ڈھیلی رکھنا چاہئے اکثر دیکھا گیا ہے جب سور نے گہوڑے کے زخم دیا اور وہ کاری لگا تب گہوڑا وہی رفتار پر تھا۔ جب سور اوچھڑا مارتا تو گہوڑے کے آہستہ چال یا کھرب ہوئے جانور پر اکثر مارتا ہے۔ اگر گہوڑا تیز گیلیب بہاگ رہا ہو تو اس کی اوچھڑ خطا جاتی ہے۔ شاذ و نادر ایسا ہی ہوا ہے کہ سور کی اوچھڑ گہوڑے کے پیر پر ایسے موقع پر لگتی ہے کہ کچھ گہوڑے کے پاؤں کی حرکت کی طاقت سے اور کچھ سور کے اوچھڑ کی طاقت بہ خلاف اس کے ملکر اوچھڑا کاری زخم

گھوڑے کو پہنچ گیا۔

(۶) اگر سور حملہ کرتا جلد آرہا ہے۔ اور سور کا دس سے آٹھ سائے مقابل ہو تو قطعی سوار گر جاتا ہے۔ لیکن بشرطیکہ سوار کا گھوڑا ایسا چالاک ہو کہ سور کو پہلے ٹانگ جائے تو نہ گرتا ہے۔

(۷) ایسا ہی موقع اکثر آجاتا ہے کہ سوار سور کے برابر چلا جا رہا ہے سوار بلم مارنے کو جھکا اور ہر ایک سور مڑ گیا اور گھوڑا ضرور زندہ کا ہنڈا سوار قطعی گر اور اگر نہیں گر اور سور کے بلم لگا تو وہ گھوڑے کو مرکز خمی کر لگا۔ یا بلم گھوڑے کے پاؤں میں الجھ جائیگا۔ ایسے موقع پر سخت گڑ بڑی ہوتی ہے اور بڑا خوفناک موقع ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے گھوڑے توڑ پیہلے سے نظر رکھے اور بہت خیال اور ہوشیاری سے کام کرے۔

(۸) بلم کو اتنے اوپر سے ہی نہ پکڑنا چاہئے کیونکہ سور کے جسم میں پار ہونے کا سبب یہ ہے کہ کچھ تو گھوڑے کی رفتار کی قوت کچھ سور کی بہاگ کی یہ ملکہ بہ آسانی ہر چہا پار ہو جاتا ہے۔

ایسے موقع پر زیادہ اوپر سے پکڑنے سے بلم کا بانس اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور سور کے جسم میں پورا بلم یا آدھا ٹوٹا بانس لگا ہوا رہ جائے تو وہ گھوڑے کو قریب آئے روکتا ہے۔ اور اندیشہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کے پیر دن میں الجھ کر نقصان پہنچا ایسا ہی ہوتا ہے کہ سور کے نیزہ اس طرح پار ہوتا ہے کہ ایک طرف بانس باقی دوسری طرف پوری رائد یعنی بانس تک نکلی ہوئی اور سور چلا جا رہا ہے تو وہ دونوں طرف سوار کو قریب آنے سے روکتا ہے۔ سوزر خمی ہو کہ اگر کہیں جھاڑی یا آڑ کی جگہ پوشیدہ ہو جائے تو ایسی جگہ اسکے داخل ہوتے ہی در دور چاروں طرف نظر رکھنا چاہئے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مثلاً یہاں آڑ میں یا جھاڑی کی جگہ غائب ہوا اور آڑ ہی آڑ میں دو سو گر جا کر چپکے سے نکل کر چلتا ہوا آپ کو یہ گمان کہ وہ اسی میں ہے۔

(۹) اگر زمین خراب ہو گئی یا گڑبے وغیرہ یا جھاڑی ہے تو سور کے پیچھے بہت

ہوشیاری سے اور روکے ہوئے گھوڑے دوڑانا چاہئے ایسے موقع پر تیزی
 ٹھیک نہیں۔ جب سور گھڑے یا خلاف سمت رخ کرے تو شور کرنا چاہئے۔ اگر سور دو
 ہو تو اس آدمی کی مدد کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جو اس کے قریب ہے اور جب میں
 ہموار و صاف آجائے تو اسی مرحلہ بالا قریب کے سوار سے ہٹ کر کہنا چاہئے
 کہ اب وہ تیزی سے شور کا تعاقب کرے۔ اور اس سے سوار کے تعاقب میں تیزی سے
 کام لینا چاہئے۔ کیونکہ اگر سور دم پیلے گا تو بہت دور جا کر ہاتھ آئے گا اور زیادہ
 محنت لینگا۔ جب قریب پہنچ جاؤ تو حتی الامکان شور کا ساتھ نہ چھوڑو اور ڈھیل بند
 اور اگر بڑی گھانسن یا کسی کہیتی میں سور گھس جائے تو ہلتی ہوئی گھانسن یا جہاز
 سے پتہ چلانا چاہئے۔ جب سامنے نظر آئے لگے تو گھوڑے کیونکہ اگر تیز کر کے بلغم
 لگانا چاہئے۔ کیونکہ گھوڑے کی تیزی سے زخم پوری قوت سے کاری لگتا ہے
 صرف ہاتھ کی قوت کافی نہیں ہو سکتی۔ کہنی اور دشوار گزار جہازی میں گھوڑا دھیر
 چلانا چاہئے۔ اگر قطار باند پھر سور کا ہانکا ہو رہا ہو گھوڑوں پر تو قطار کے پیچھے
 پیچھے رہنا چاہئے۔ کیونکہ سوار اکثر قطار کے پیچ میں سے اگر ادھے تو اولٹا لوٹتا
 ہے لائن کو بہا کر اور پیچھے رہنے والے آدمی کو اچھا موقع ہاتھ آتا ہے۔
 (۱۰) سور پر گھوڑا دوڑانے وقت اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ سور کا
 رخ کدھر ہے اور کدھر جا رہا ہے۔ اور پہلا برچھا سور کے ایسا کاری لگانا چاہئے
 کہ جس سے یا تو وہ فوراً رخ جائے یا ایسا زخمی ہو جائے کہ زائد وقت نہ لے دے نہ پیر
 بڑی وقت ہوتی ہے۔

(۱۱) سور پر جب گھوڑا ڈالا جائے تو ایک گھوڑے کے سائز (۷۰ جونی) کے
 فاصلہ پر موقع کا منتظر رہ کر سور سے پیچھے لگا رہنا چاہئے۔ اگر سور کے تعاقب میں
 کوئی گھانا جنگل قریب آجائے اور سور اس میں جانا چاہتا ہے تو حتی الامکان کوشش
 کر کے یہ کرنا چاہئے کہ اگر فالٹو برچھا اپنے نوکر کے پاس موجود ہے تو اپنے ہاتھ
 کے برچھے کو پوری قوت سے مار کر سور کے جسم کے پار لگا لکر زمین میں گاڑ دینا چاہئے

ہلیم کو اوسے میں لگا ہوا ہے اب اگر سورگم ہی جائیگا تو اس برچے کے بانس سے بڑی گہانس وغیرہ میں پتہ چل سکتا ہے۔

(۱۲) اگر برچہ چھوٹا ہو تو سور کی طرف جھک کر لگانا چاہئے۔ اور جب سوزد پر پیر آجائے گا کلائی کو موڑ کر اگر ہاتھ صفائی پر چڑھا ہوا ہے تو پوری قوت سے صحیح طور سے ایسا لگائے کہ پہلے ہی برچے میں کام ہو جائے جبے برچے میں موقع کا منتظر ہے جب ٹپک موقع آوے تو بڑھ کر ہلے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ اوپر سور تھاری جانب رجوع ہو گا اور ہر تم زراویہ نمائش (یعنی اس کٹ کے موقع پر ہلیم مارنا چاہئے اس گٹھ کے موقع پر دو قوتیں یعنی سوار گھوڑے اور سور کی رفتار کی ملکر تھدک صدر سور کو پیچانے میں پوری مدد دیتے۔

برچے کو بٹل میں لیکر حملہ نہ کرنا چاہئے یہ بہت موقعوں پر نہایت خطرناک ثابت ہوا ہے۔ برچے کو حتی الامکان چمکنے نہ دے دوپ وغیرہ میں۔ اس واسطے کہ بوری کی چمک کو دیکھ کر سور چمک کر بچا جائے گا یا دار خانی جائے یا کسی طرف مڑ جاتا ہے موقعہ جاتا رہتا ہے۔ برچی کی بوری کو نہایت تیز رکھنا چاہئے کہ سور کے جسم کے پار ہونے میں کسی قسم کا تکلف نہ ہو۔ اور بے تامل آسانی سے پار ہو سکے۔

سور کا ہتھ گھوڑے کے شکار کرنا

ہتھ گھوڑے پر سور کے شکار کرنے کے واسطے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ چمک سور ہو وہاں کے زمین اور میدان کی ترکیب گھوڑا اور ڈرانے سے پہلے دیکھ بہال بجاؤ اور اندازہ کر لیا جائے کہ آیا کون کونسی جگہ بہ موقع ہے اور کہاں کہاں گونچیاں ہیں اور اپنی ترکیب اور موقع پر ہتھ لگانے کا اور تمام پہلو جو غور کرنے کے ساتھ ہی سور کے حملہ کرنے کی مدافعت اور اپنے بچاؤ کا خیال کر لینا ہی نہایت ضروری ہے۔ یہ بہتر ہوتا ہے کہ سور کا برچے سے شکار کیلئے کے موسم کے علاوہ اور آیام میں جنگل

میں بطور ہوا خوری پیر کر سور کی دوڑ اور پرت نظر میں نکال لے یہ ویسے ہی بڑی دل چسپی کی بات ہے۔ اور گھوڑا بھی کسو نہ چڑھا رہتا ہے عین وقت پر یہ باتیں بڑی آسانیاں پیدا کر دیتی ہیں اکثر ہر چھ کی بوری سور کے جسم کے اندر ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی وہ اپنے منہ سے توڑ ڈالتا ہے۔ ایسے موقع پر شام جو بانس پستکی لگی ہوتی ہے اسکو سور کے سر پر مار کر کام لینا چاہئے۔

شام کو سور کے کان کے ملحق ہر پر پوری قوت سے اڑایا اسطرح مارنا چاہئے جو چپٹے ہوئے نہ لگے پوری ضرب شدید پولو کے اسٹروک کی طرح لگے۔ جب وہ حملہ کر کے گھوڑے کی طرف آتا ہو او سیمین یہ ہی ضروری ہے کہ اسے موقع پر زاویہ خاص تر قوت بالاکٹ کر کے نہایت تیزی سے ہرگا کر سوار کے آگے نکلنے کی کوشش کر کے شام کی بوٹ صحیح جگہ لگانا چاہئے ورنہ اتبہ لگائے اور گڑبڑی کرنے اور جھکے میں سور حملہ میں کامیاب ہو کر سور کو گڈ بڑ کر دے گا۔

بہتر موقع گھوڑا دوڑانیکا سور و پیر وہ ہوتا ہے کہ اگوٹین دیکھ کر سور ونکی دن نکلنے کے پہلے وہاں پہنچ جائے اور منتظر کھڑا رہنا چاہئے۔ جب سور واپس آتے ہیں تو عمدہ میدان کے موقع پر چانکے پہلے سے دیکھ کر کھڑے ہو گھوڑے سے دوڑا کر شکار کرنا چاہئے۔ تنہا گھوڑے پر سور کا شکار کھیلنے کے لئے شکاری کو چاہئے کہ ایک جوڑی اعلیٰ کتو نکی ضرور رکھے۔ اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔

رات کے وقت ہی اکیلے سوار کتو نکی مدد سے اچھی طرح سور دن کا شکار برچھے سے کر سکتا ہے۔

چنانچہ اس رات کے موقع کا ایک واقعہ مجھے یاد آیا۔ اگرچہ اس وقت میں تنہا تھا بلکہ اور چند شکاری ہی موجود تھے۔ اس میں شک نہیں کہ جو مرا اس رات کو کتو نکی مدد سے سور کے شکار میں آیا بیان سے باہر ہے۔ لیکن اسکے واسطے ہم ضروری ہے کہ اس جنگل یا زمین کو پیر کر دن میں خوب دیکھ لیا جاوے۔ کہ کن کن موقعوں پر خراب یا گونچیاں ہیں۔ جنکارات کے وقت خیال رکھا جاوے۔ شب کو گھوڑوں کے

ساتھ سیدل کتون کے لوکر نکو معہ کتون کے مسئلے یعنی رستی میں بند ہے ہوئے ہمراہ لیکر
اوس جگہ جہاں شکو سوراہی اگوٹوں سے نکلے پھرتے اور جڑین وغیرہ کہو
کہو کہ کہاتے ہیں۔ کتون کو دور سے بوجاتی ہے۔ جب وہ زور کرین کہو لارین۔ اور
سدا لیکر دوڑا دین۔

گھوڑے پیچھے ڈال دین کتے سور کو اگر بڑا ہو تو مار نہ سکیں گے بلکہ روک کر کہڑے
ہو جائیں گے اور وہ خود ہی تنگ آکر تھوڑی دور دوڑ کر حملہ کے ارادہ سے رک کر
ڈانٹا شروع کر دیتا ہے۔ اور کتے اوسپر ہونگنا۔ اگر آہستہ ہی دوڑ کر جاؤ گے
تو آواز پر وہاں پہنچ جاؤ گے۔ سور چاندنی میں صاف دکھائی دیتا ہوگا۔

اب اوسپر زیادہ احتیاط سے جیسے مناسب سمجھو کتون کو پکڑ کر چھانگاؤ تو بہت موقع
سے اور آسانی سے لگ سکتا ہے۔ اور برچے کا موقع نہ ہو تو پستول سے فریسی
مارا جاسکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسا مناسب موقعہ ویسا عمل کیا جائے۔
اسی طرح تھوڑے عرصہ میں زیادہ سور مارے جاتے ہیں اور دوڑ بھاگ کی بچی
ہو جاتی ہے۔

چنانچہ اسکے متعلق ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے۔ میرے ایک دوست تھا کہ حسب
ریاست جے پور میں ہیں جنکے ہمراہ میں اسی طرح شکار کیلا اور یہ طریقہ سمجھ
نہایت پسند آیا۔

ایک موقع پر جبکہ میں اور وہ ایک وقت پر رہے تھے اور کئی گتے ہمارے ساتھ
تھے انہوں نے کیونکو ایک سور کی ڈار پر جو تعداد میں پانچ تھے اسی طرح چوڑا
اور کتون نے اوسے جا کر روک لیا۔ ایک اونچین بہت بڑی مادہ اور چار اوسکے
پٹھے جو کیفیت راوس سے نکلے تھے۔

بعد میں ہم کتون کی آواز پر گھوڑے دوڑاتے چلے دیکھا کہ کتون نے ڈار کو روک
رکھا ہے۔ بنے جا کر سہولیت سے چارہ نظر سے گھوڑوں سے گھیر لیا۔ ہمارے
ساتھ اونٹنی پر دو آدمی سوار تھے ایک تھا کہ صاحب کا۔ ایک میرا۔ یہ دونوں ہی

دبان آہو پچے اب ہتھ کتون کا دل بڑھانے کو آواز دی اور آواز کے ساتھ کتون نے ایک سے حمل کیا اور ایک سو کو پکڑ لیا چار بہت زور سے بولتے ہوئے کتون سے جبکہ کرنگلکھ ہانگے۔ مادہ جو سب میں بڑی ہی کنور صاحب نے اوسکے برچھا لگایا لیکن او چہاران کے قریب پڑا۔ ایک میرے گھوڑی کی زبرد پڑا یا۔ مینے ذرا دوڑا کر بغل پر بیٹھ مارا اور وہ بول کو تھوڑی دور جا کر گر کر مر گیا۔

کنور صاحب کی زخمی بڑی سو ریا جو ہم کہا کہ غصہ میں تیزی سے جارہی تھی اتفاق سے اونٹنی اوسکے سامنے آگئی اونٹنی پر سو ریا نے نہایت خوفناک حملہ کیا اور اگلے ٹانگوں میں ایک ٹکڑ نہایت پھسلتی ہوئی مار کر پیٹ کے نیچے نہایت خوفناک طریقہ سے بولتی ہوئی گھسی اور پچھلی ٹانگوں پر زور سے ٹکڑ مارتی ہوئی۔ (کہ اونٹنی گرتے سے بچی) سو ریا اگلی ٹکڑ لگائی۔ ٹکڑ کے بعد اونٹنی نے فوراً سنبھل کر سنبھلانا تو پہلی ہی ٹکڑ میں شروع کر دیا تھا اب نہایت وحشت زدہ ہو کر سنبھلانا اور چاروں پیروں سے کودنا یعنی چاروں پتکیاں جھاڑ کر چیلانگیں بہرنا شروع کیا اور ساتھ ہی بہت بد نما طور سے چلاتی اور سنبھلاتی تھی۔ چیلانگوئیں گویا بد نما طور سے ہرن کی نقل کر رہی تھی۔ دونوں بیٹھنے والوں نے اوپر سے گرنے کے اندیشہ سے نہایت خوفزدہ اور مایوسانہ طریقہ سے اونٹنی کے ساتھ ہی چیلانا اور شور مچانا شروع کیا اونٹنی کی سنبھلاہٹ اور ان اشخاص کی واویلا ملک جنگل میں ایک عجیب نیا کھرام برپا کر دیا تھا۔

ٹھاکر صاحب موصوف کا آدمی چونکہ آگے بیٹھا تھا اور مہار اوسکے ہاتھ میں تھی۔ وہ زیادہ اسوجہ سے خوفزدہ ہوا کہ ایک تو اونٹنی اوس سے نہر کی اور چیلانگیں بہرتی چلی۔ ادھر میرا آدمی اوسکی کمر سے بڑی طرح لپٹ گیا۔ اب اوسنے اپنی ہندی زبان میں چیلانا شروع۔ یہ ایسا خوفناک اور ہنسی کا سین تھا کہ شاید میری آنکھوں نے دوا ایک بار اور دیکھا ہوگا۔ ٹھاکر صاحب کے آدمی کا چیلانا اپنی زبان میں یہ کہہ کر (اے بارے مرارے اے میان مئے تو چھوڑ دے رے

مہاراجا باب - تہاری کمر تو چھوڑ دے رے۔ ارے تلاتے ڈانکے تو ڈانک جاتے
 کیون مارے چھے مہاراجا پنڈ تو چھوڑا باز تہارو مہارو نیچان پڑتے ہی پڑا ستر
 کر چھا ویلو۔ ارے بارے پہلے مالشو ڈاٹورے ڈاٹورے این داری اونٹنی نے
 ڈاٹورے۔ میرے رے) یہ کہے رونے کی آواز میں اور اپنے ایک ہاتھ سے
 میرے آدمی کے ہاتھ جو کر کے گرد پیٹتے تھے اونکو چھڑائے اور اوسکو گہرا دینے اور
 اپنا بیچھا چھڑانے کی کوشش کرے اور دوسرے ہاتھ سے اونٹنی کو روکے۔
 میرا آدمی جو کہ اونٹ کی سواری کا عادی ہی نہ تھا اور چونک کی طرح اونٹ دالیکے
 کمرے چٹا ہوا تھا اپنے نیچے گر کر مر جانے کے اندیشہ اور مایوسی میں چلاتا جاتا
 رہتا۔

اگر کہ ہمارے کوئی تو خدا کے واسطے اونٹنی کو روکوارے لیسو) جب اونٹنے
 ساتھ ہی یہ دیکھا کہ اس مصیبت میں ٹہا کہ صاحب کا آدمی ہاتھ چھڑا کر اوسے
 کرانا چاہتا ہے تو اب اوسنے اوسی گہرائی واسے اور مانگینوا لیکے یعنی اوسی شخص
 کے گہرا گہرا کر بری طرح کا ہٹنا منہ مارنا اور بڑک ہرنا شروع کیا۔

اور ہر تنگ و مجبور ہو کر اوس مانگنے والے داروغہ نے دو چار منہ میرے آدمی کے
 کہا کہ پیر چلانا شروع کیا۔ اور اونٹنی برابر قاصد و خیران بدلتی چلائی
 مارتی پیر رہی ہے اور داروغہ نے کانے جانیکے بعد چلانا شروع کیا کہ (ارے
 بانٹ کی یا میان تو منے کہا بولا گویا کہا کے جائے چھے ارے بارے بنگو ہرے چھے
 رے۔ کہا گویا رے بانٹ کا ہوشا کہا گویا) کالیوں کے الفاظ بے تحاشا اوسکی
 زمان سے مایوسی کے اور خوف کے عالم میں نکلے اوس سے گو کہ اونکی جان کے
 خوف کے اندیشہ سے اونکے خطرہ میں رہنے کی حالت تک لوگوں کو کم ہنسی آتی
 لیکن بعد میں کوئی شخص بغیر بے تحاشا اور بے ہنسی اس واقعہ کو دیکھ کر نہ بچا۔
 اور چار پانچ منٹ تک برابر اونٹنی رقص بے ہنگام کیا کی۔

ہلکے ہرنکی سی چیلانگوں کی اپنی میڈل جسم اور ٹانگوں سے نقل کر رہی تھی۔

اوسکے بعد چاروں طرف سے گھیری جا کر بہت سی آئینہ آوازیں دینے سے
 پھیری۔ لیکن تاہم بقیہ رہت تمام ہٹا کر دونوں آدمی بحیرت اوترے اوتر کر
 دونوں ایک دوسرے کو برا کہنے لگے۔

وہ مناظرہ اوس سین سے ہی زائد ہنسی لانیوالا تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔
 مجھے تو اب ہی جب اوسین کو یاد کروں تو بہت ہنسی آتی ہے۔ مناظرہ طوالت
 کی وجہ سے نہ لکھا اور نہ مرقومہ بالا گفتگو کی طرح نہایت ہنسی لانیوالا تھا۔
 چنانچہ میرا وہی آدمی گو کہ اس واقعہ کو چھ سال کے قریب گزر گئے لیکن اب تک
 ادنٹ کے نام سے گہلرتا ہے اور ادنٹ پر بیٹھنا اپنی موت بھجتا ہے۔

سور کا قاعدہ ہے کہ جب ایک دم حملہ کو دوڑتا ہے تو ہوشی نیچے کر کے پوری
 رفتار سے دوڑتا ہے اور جو چیز سامنے آجائے اوسکو ہینکرتیا ہے یا لوٹ دیتا
 ہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ گھانس میں چپا رہتا ہے جب سوار قریب
 سے گزرے اور آگے بڑھے تو اوچھلکے اوپر حملہ کرتا ہے۔ اور اگلی ٹانگوں سے
 اس قدر اونچا اوڑھتا ہے کہ کاٹھی تک یعنی سوار کی ران تک اس کا منہ پہنچ جاتا
 ہے۔ اسلئے جب سور پر گھوڑا اوڑھایا جائے تو بہت تیز تاکہ سور نہ اوچھلے تاکہ
 نہ لگا ایک گھوڑے پر مڑ سکے۔

ہمیں میں ضرور لوٹ میں رکھنا چاہئے۔ اور اونکا عادی ہونا چاہئے کیونکہ ایسی
 موقع پر بغیر انکے گھوڑا حسب دلخواہ موڑ نوڑ نہیں کرتا۔ اور چونکہ موڑ توڑ اس
 شکار میں اکثر واقع ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا سی سستی میں یا تو گھوڑا زخمی ہو جاتا
 ہے یا سوار۔

برچہ ایسا ہونا چاہئے کہ جو سور کے جسم میں لگا یا جا کر آسانی سے نکال لیا جاسکے
 ورنہ اگر زائد بیٹھ گیا اور نہ نکلا تو کھینچتے وقت سور قریب کہنے آتا ہے اور گھوڑے
 کی ٹانگ چاب ڈالتا ہے۔ یا زخمی کر دیتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ برچہ گھوڑے
 کی ٹانگوں میں اونچہ جاتا ہے۔ اسواسلئے یہ احتیاط ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ برچہ

لگاتے ہی سور سے علیحدہ ہو جائے۔ اگر آسانی سے برجھا لگا لیں گے تو دور نہ لگے
لگا ہوا چھوڑ دو۔ چونکہ زخمی سور بہت سخت حملہ کرتا ہے اور اگر دانتلیان ہوں تو ویسے
بھی چاب ڈالتا ہے۔

تیری یا کاوہ کی زمین میں سور کا تعاقب فضول ہے۔ چونکہ سور بہت آسانی سے
اوسین ہو کر نکل جاتا ہے اور گھوڑا اوس تیزی سے نہیں لگ سکتا۔ برخلاف
اسکے اگر پانی میں پیر رہا ہو اور گھوڑا بھی لگا ہوا ہو۔ تو بہت آسانی سے ہلا کر مار سکتے ہیں
اسلئے کہ سور پانی میں بے بس ہوتا ہے اور حملہ نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر تیز پیر سکتا
ہے جتنا گھوڑا۔

سور پر حتی الامکان جب برجھا لگاؤ تو ہاتھ اوٹھا کر زور سے ہٹو نسا دیکر ہول نہ لگانا
چاہئے۔ کیونکہ اس طرح اکثر ہنس ہو جاتا ہے۔ بلکہ برجھے کو سور کے جہان لگانا چاہئے
اسی طرح لگائے۔ صحیح طور سے سیدہ میں برجھا ستوئے رہو اور جب مرقومہ بالا راویہ
نماکٹ یعنی

اس کٹ کا موقع آئیں گے کچھ اپنے ہاتھ کے اشارہ
اور گھوڑے کے زور کی وجہ سے برجھا پار ہو گا
مشق میں وار خطا نہیں جاتا اور اگر قریب سے
ہاتھ اونچا کر کے یا کھینچ کے ہول ماری جاوے



سور
اسی طرح ہوگی

لیکر زور سے

تو اکثر خطا ہو جاتی ہے اور ہاتھ کا وار خانی جاتا ہے۔

خصوصاً بے برجھے سے اس طرح زیادہ خالی ہاتھ جاتا ہے۔ چھوٹے برجھے کا اگر مشق
ہو تو ہول مارنے سے ہی لگ جاتا ہے۔ سور کے سر پر حتی الامکان برجھا نہ مارا جاوے
کیونکہ اس کا سر بہت سخت ہوتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ اس کے سر پر ہاتھ مارا تو
میرے معلوم ہوا کہ کسی پتھر پر ہاتھ پڑا۔

اگرچہ کہ پوری کی ہڈی ٹوٹ گئی اور تھوڑا حصہ بوری کھینچے میں گھس گیا سور بھی
گھر گیا مگر بوری خیمے میں ٹوٹ کر رہ گئی اور ہاتھ میں سخت چھٹکا آیا کہ ہاتھ سن ہو گیا
سور کے مارنے کے بعد بوری جو لگا کر دیکھی تو بالکل ٹر گئی تھی اور تمام باڑ اور لوگ

بھونٹی ہو گئی تھی اس سے اسکی سخت ہڈی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔
 ایک موقع پر مین نے سور کی پلیمون پر برچھا مارا تو فوراً اس نے منہ میں پالسن
 پکڑ کر توڑ ڈالا ایک سکینڈ ہی مشکل سے ہوا ہوا۔ اسکے بعد وہ پل نکلا اور قریب تھا
 کہ غائب ہو جائے (کیونکہ کوئی دو ہزار گز کے فاصلہ پر ایک جھاڑی دار جنگل تھا) لیکن
 مین نے اوسکا تھوڑا بچ بدل اس عرصہ میں ایک بیلڈاک نائف جو میرے پاس موجود
 تھا مین نے فوراً لٹے ہوئے پالسن کو چیلکر ایک منٹ میں چلتے چلتے اسے لگا لیا۔
 اور اس چاقو سے اوسکو مارا جب اس چاقو کا اندازہ ہوا

سور کے شکار میں اشارہ مقررہ

نمبر ۱۔ برچھے کو ہیٹ (انگریزی ٹوپی وغیرہ) پر ز مین کے متوازی کر کے کوئی
 شکار سور وغیرہ کا اشارہ بتائے تو دوسرا شکاری یا سوار سمجھ لیتا ہے
 کہ مادہ یعنی سور یا نظر آگئی۔

نمبر ۲۔ برچھا ایک ہاتھ کے فاصلہ پر کسی طرف کو رخ کر کے بتلایا جاوے تو دور
 والے شکاریوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ سور نظر پڑا۔

نمبر ۳۔ اگر ہوا میں ہاتھ خالی گھمایا جاوے تو اس سے یہ اشارہ مراد ہے
 کہ جہاں تم ہم ہیں وہاں کوئی شکار سور وغیرہ نہیں۔

نمبر ۴۔ اگر ہاتھ شانے کی طرف ہینچا کر ہلاوے تو اس سے یہ مراد ہے کہ سور
 کہاں ہے۔ ہوشیار آدمی دور سے نہ اور مادہ سور کو پہچان لیتے ہیں۔
 لیکن نئے شکاری یا جو نہ پہچان سکتے اکثر نردن کو مادہ سمجھ کر چوڑ دیتے
 ہیں اسلئے انکو اشارہ سے اسطرح سمجھانا چاہئے۔ اگر سور وغیرہ زخمی ہو کر ایکہ
 یعنی گونگی باڑ میں جا چبے یا گئے جھاڑیوں میں جا بیٹھے ایسی جگہ گھومنے
 سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ پیدل جا کر برچھے سے شکار
 کیا جاسکتا ہے۔

چند تجربات لومڑی اور سور کے شکار میں

نمبر ۱۔ لومڑی کے شکار میں بوقت تعقب شکاری کو کئی راستے مل سکتے ہیں برخلاف اسکے سور کے شکار میں ایک ہی راستہ ملتا ہے جدھر سور جاتا ہے ادھر ہی شکاری کو تعقب میں جانا پڑتا ہے۔

نمبر ۲۔ لومڑی کے شکار میں کئی سواروں کی ضرورت ہے بخلاف سور کے شکار کے کہ جسمیں زیادہ سے زیادہ دو تین آدمی کافی ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۳۔ لومڑی کے شکار میں اپنی آنکھیں ہاتھ اور دماغ کم سے کم گھنٹہ بہر تک مصروف رہنا چاہئے بہ خلاف اسکے سور کے شکار میں چند منٹ کی مصروفیت کافی ہے لیکن گھوڑے کو کافی مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے۔

نمبر ۴۔ کتوں کا شکاری سور کا شکار بہت اچھی طرح کیل سکتا ہے اور بہت تھوڑے عرصہ میں سوار کو کہا سکتا ہے لیکن سور کا شکاری کتوں سے بہت اچھی طرح شکار کا کام نہیں لے سکتا اور لومڑی کے شکار میں تو ادھر ہی ہوشیاری اور اندازہ سے کام لیا جاسکتا ہے۔

نمبر ۵۔ سور کے شکار میں صرف ایک زبردست حملہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ حملہ جوت کیا جاتا ہے تو صرف سور کی طرف سے خیال علیحدہ کر کے متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ یہاں تک سوار کو اپنی جان کا بھی خیال نہیں رہتا۔ صرف یہ گھوڑا ہی کام کرتا ہے کہ جایا بجایاؤں ڈالنے سے اپنی اور سوار کی جان بچائے۔

نمبر ۶۔ کتے سے شکار میں سوار کو نہایت ہوشیاری اور عقل سے کام لینا چاہئے اور پگ اسٹیکنگ میں سوار کو گھوڑے کو اسکی رائے پر چھوڑنا چاہئے۔ شکار میں شکاری کو اندازہ صحیح اور سچا ہونا چاہئے۔ اور بہت ہوشیاری اور غفلت سے کام لینا چاہئے۔ اور پگ اسٹیکنگ میں عمدہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہئے بہت سے کتوں کے شکاری ایسے ہی ہیں کہ کتوں کو شکار پر دوڑانے میں

بہت مشاق اور کامل زمین مگر گھوڑے کی سواری نہیں جانتے کہ پگ اسٹیکنگ کر سکیں وہ شخص بھی پورا سوار نہیں کہا جاسکتا کہ ایک دوڑ میں سو رکوبہ سچے سچے پروٹے اور گھوڑے کی جان لے لے۔

مختلف جانوروں کا گھوڑے پر شکار

علاوہ سور وں کے اور جانوروں پر عام طور سے گھوڑا نہ دوڑانا چاہیے کیونکہ وہ اس سطح شکار کر ٹیکے رائڈ موزون نہیں۔ گاہے گاہے اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہر۔ روج وغیرہ اور درندوں میں تیزندہ۔ جبکہ۔ ریچھ وغیرہ گھوڑے پر شکار کئے جاتے ہیں۔ نیل پر گھوڑا دوڑانے سے دوسرے بڑے جانوروں پر گھوڑے کی دوڑ کا اور برچھا لگانے کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور کبھی کبھی ضرور ایسا کرنا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر نیل پر گھوڑا دوڑا کر تھنے اسے شروع ہی ملا لیا تو تھوڑی دور بہاگ کر قریب ہی برچھا کھالتا ہے۔ ورنہ اگر یہ سنبل گیا یا تھنے دور سے گھوڑا دوڑایا اور ملاتے ملاتے یہ ایک میل کے قریب بہاگ چکا تو پھر اسکی وحشت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور تین چار میل پر نشان کر کے برچھا کھاتا ہے۔ خصوصاً مادہ یا روج یا نیل کا پٹھا تو اکثر زیادہ دور تک پریشان کرتے ہیں۔

یہ جانور دوڑ میں ایسے بے خوفناک طریقوں سے مڑتا اور پلٹے کھاتا ہے کہ تعجب ہوتا ہے۔ دور وہو کا دینے کو بہاگتے وقت کئی کئی رفتارین بدلتا ہے۔ چوتھے ہرن مثلاً کاٹے موڑی کا گھوڑے سے مارنا تقریباً ناممکن ہے۔

اتفاق ہی سے یوں شکار کر لے جا دیں تو کر لے جا دیں۔ البتہ زخمی ہونے کے حالت میں زیادہ تر چپٹیل۔ پاڑا جو چوتھے ہرنوں کی قوم میں بتلائے جاتے ہیں۔ گھوڑے پر برتجے سے شکار کئے جاسکتے ہیں۔ پاڑا اگرچہ سور سے سوڑے تیز اور زیادہ بہاگتا ہے لیکن کاٹے کے برابر نہیں بہاگ سکتا۔ جب برچھا اسکے

مارا جاتا ہے تو بہت بُری طرح چین چین کر کے خچوتا ہے۔ چیتیل ہی بہت ہلکتا ہی
لیکن چھوٹے ہرن کی طرح نہیں ہلکتا۔ البتہ نازک بہت ہوتا ہے۔ اور بہت بڑا باجاو
تو ہلکتے ہلکتے سُست ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کبھی گہر کر
خود ہی مر جاتا ہے۔

درندوں کا برچے سے شکار کرنے میں جانکا ضرر ہوتا ہے اسلئے انکا شکار نہیں
کرنا چاہئے۔ بغیر زخمی ہونے اس شکار میں سورا نہیں رہ سکتا۔ مانا کہ تیندوہ پر گھوڑا
اُڈا جاوے تو پہلا برچہ اُٹھانا بہت ممکن ہے۔ لیکن بعدہ جب وہ حملہ کرتا ہی تو ایسا خوفناک
کہ اوس سے بچنا محال ہے اور اگر پہلے برچے میں یہ مار لیا اور سوز چک گیا تو فیہا ورنہ
دوسرا برچہ اُٹھانے میں بغیر زخمی کے یہ نہیں چھوڑتا۔ بوندی میں اکثر راجپوت لوگوں
نے اسکا شکار کیا اور کرتے ہیں مگر ایک میرے دوست جو بوندی سے ہمارا جھنڈا
کی ناراضگی کے باعث یہاں چلے آئے تھے اور ایک عرصہ تک نواب صاحب دام اقبال
کی خدمت میں ٹونک میں رہے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ یہ بڑی خوفناک بات ہے
اور جو وہ اپنے قصے بیان کرتے تھے اوس سے ادلکا ہی منتشر تھا کہ یہ بڑی خوفناک
بات ہے پر نہیں کرنا چاہئے صاحب موصوف کا نام زبیر سنگھ جی دولہا راجن سنگھ صاحب
ہے گھوڑے کی سواری انہیں کا حصہ ہے۔ علاوہ برین نہایت مضبوط اور منجھلے
آومی ہیں۔

اکثر آدمیوں سے ہی میں نے انکے قہقے سنے ہیں جس سے اونکی مردمی اور
مردانگی کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اور پتا چلتا ہے کہ جو کچھ وہ مجھ سے اپنے تیندوہ کے
شکار کے متعلق بیان کرتے تھے۔ وہ بالکل صحیح بیان کرتے تھے۔ اور انہوں
اسی طرح بہت سے تیندوہ ہی مارے۔ اب ہی وہ بوندی میں ہمارا جھنڈا صاحب ہی
کے پاس ہیں۔



گھوڑے کی سواری میں حوادث

گھوڑے پر سے گرنے کا یہی ایک فن ہے۔ تیز دوڑ میں گھوڑے پر سے گرنے کا ایسا خوفناک نہیں جتنا کہ آہستہ میں کیونکہ آہستہ دوڑ میں چوٹ زیادہ لگتی ہے ایک سوار دیکھا گیا جو کبھی گھوڑے پر سے گرنے میں چوٹ نہیں کھاتا تھا۔ لمبا ادھی ہٹھا اور گرتے وقت جسم کو قابو میں کر کے سہولت سے رفتہ رفتہ زمین پر گرتا تھا۔ اول ایک خاص حصہ جسم کا زمین کو چھوتا تھا جس میں چوٹ لگنے کا کم اندیشہ ہوتا ہے۔ بعد میں درجہ بدرجہ نازک حصہ۔

یہ بات ہر سوار کے لئے ممکن ہے۔ اگر اوسان قائم ہوں اور تیز کر کے گھوڑے پر اترنے چڑھنے مشق کی جاوے۔ اور بدن قابو میں کر کے تول لیا جائے گرتے وقت ہر سوار کو چاہئے کہ حتی الامکان بائیں شانہ کے بل سر کو سکیڑ کر اور بچا کر گرے۔ جب گھوڑا بے قابو ہو تو باگوں کو چھوڑ کر مرقومہ بالا ترکیب سے جسم کو قابو میں کر کے سہولت سے لڑک جائے۔

گردن ڈٹنے کے اندیشہ سے گرتے وقت سر کو سکیڑ لینا چاہئے۔ اور گردن شانوں میں دبا کر سخت کر لینا چاہئے۔ اگر دور جانا ہو تو ادویات مثلاً مرہم وغیرہ جو گرنے کے بعد بھری وغیرہ کے ڈٹنے پر استعمال کئے جاسکتے ہوں۔ ضرور ساتھ رکھنا چاہئے۔

کسی ڈاکٹر کی رائے سے یہ بہت آسانی سے فراہم کئے جاسکتے ہیں اور شکار میں ایسے ادویات رکھنا کوئی وقت طلب کام نہیں بلکہ یہ بھی جان بچانے کے ذرائع میں سے ایک بڑا ذریعہ ہے اور اس طرح تکلیف بھی کم برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ فوری علاج ہونے سے مرض یا زخم طول نہیں پکڑتا۔ اور جلد صحت کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ ورنہ طرح طرح کے اندیشوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اور مہینوں لوگ گھبراہٹ کرتے ہیں۔

فصل ششم

در بیان اصول صید انگی

(۱) جو ترکیبیں ایک مرتبہ قائم کیجا میں اور پھر عمل کرنا چاہیے۔ اور جو جہ اور زمین تریسم و تنج نہ کرنا چاہیے۔ بعض آدمی بڑے شکار کی آسانی سے بلجائی کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب شکار ملنے میں طوالت دیکھتے ہیں تو بڑے بد دل ہو جاتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو ایسی جگہ شکار نہ کہیلنا چاہیے جہاں مشکل سے شکار ملتا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے جہاں شکار کا نشان نہیں ہوتا وہاں اچانک شکار ملتا ہے۔ اور جہاں یقین ہو تلے۔ وہاں پتہ بھی نہیں ملتا۔ اس قسم اتفاقات شکار میں لازمی ہیں۔ اسلئے شکار میں ہمیشہ استقلال رکھنا چاہیے۔

(۲) بعض ہفتانی مصلحتاً انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں شکار نہیں اور دوسری جگہ کا غلط پتہ دیتے ہیں۔

اصل میں ادھکا مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح شکاری اونکے گاؤں سے چلا جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ وہ ضرور اپنا نقصان دیکھتے ہیں۔ جب اونکو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تو وہ جان چراتے ہیں۔ اسلئے شکاری کو کبھی اور نہیں نقصان نہ پہونچانا چاہیے۔ بلکہ ایسے سلوک کرنا چاہیے کہ وہ خوشی سے خدمت کرتے لگیں۔ اور انکی مدد بہت مفید ہوتی ہے۔ جنگل کے شکاری جب قدر و قیمت اور معلومات اونکو ہوتی ہے اسقدر شکاری کو علم نہیں ہوتا۔ اور اونکو شکار کے مواقع بہت معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) اگر کسی جگہ شکار ملنے کی قوی وجوہات اور اسباب موجود ہوں تو خواہ کوئی کتنا خیال بدے ہرگز اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ کہو چون کا ہونا یا تھونا خود تیار لگا آیا وہاں شکار

ہے یا نہیں۔

(۴) اس بات پر ہمیشہ زہار ہونا چاہئے کہ اس پہاڑی پر کبھی کثرت سے شکار تھا۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی خاص جگہ شکار کا نام ہی باقی نہیں رہتا۔

(۵) غالباً ہر گاؤں میں ایک دو شکاری ضرور ہوتے ہیں جو اپنے طریقے سے شکار کرتے ہیں ایسے لوگوں کو تلاش کر کے دوست بنا لینا چاہئے۔ وہ شکار بتلانے میں بڑی مدد دیتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ برابر محنت اور کوشش کرتے ہیں۔

(۶) گڈرے ہی بعض وقت اعلیٰ درجہ کا شکار کرا دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود شکاری نہیں ہوتے لیکن جنگل کے متعلق انہیں کافی علم ہوتا ہے۔ اور وہ رہنما کا کام خوب دیتے ہیں۔

(۷) دہقانی کو ہر گز راسفل نہ دینا چاہئے سوائے اون خوفناک مواقع کے جبکہ کسی خوشخوار خصوصاً زخمی درندہ کا تعاقب کیا جا رہا ہو۔ ورنہ اگر دیر تک اطمینانی حالت میں اوسیکے ہاتھ میں رائیفل چھوڑ دیا جائیگا تو وہ ضرور اوسکو چلا دیگا جس سے آدمی کے مرنے کا اندیشہ ہے۔

(۸) گھوڑے یا راسفل میں سیفی بولٹ ہر گز نہ رکھنا چاہئے۔ یہ بعض اوقات نقصان پہنچاتے ہیں۔ جس عرصہ میں کیچینر (catcher) یعنی کھنکے چڑھاؤ گئے اس عرصہ میں کار تو سی بندوق خالی کیجا سکتی ہے۔ اور بہری بھی جاسکتی ہے اور ممکن ہے کہ سیفی بولٹ قاعدہ کے اور خواہش کے خلاف بھی چڑھ جاوین۔ یعنی اکثر ایسا ہوا ہے کہ جلدی کے موقع پر چڑھانے کی ضرورت ہوئی یا لگاتے وقت خاص موقع پر مٹانے کی ضرورت ہوئی۔ اور وہ پہلے سے ہی پٹے ہوئے تھے اب چڑھاؤ گئے ہاتھ کی حرکت سے اور لگانے سے شکار بیکار ہوا۔ لہذا ارکان اللہ النابی بہتر ہے۔

(۹) جنگل میں حیران شیر و خوشخوار جانور ہوں وہاں کبھی آہستہ نچلو اور بیکار نہ ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے پاس بہری ہوئی بندوق وغیرہ ہے تو زیادہ اندیشہ نہیں

تاہم شکار کو جنگل میں ہرگز بھیک نہ رہنا چاہئے۔ اگرچہ تھیں شکار ملنے کی امید ہی ہو۔
تاہم ایسے اتفاقات ہوتے ہیں کہ خلاف امید اچانک ہر قسم کا شکار مل جاتا ہے۔
(۱۰) آسان سے آسان شکار میں بھی جانچ کے بہت صحیح طور سے (حتیٰ کہ چہرہ گراب
ہی نہایت مل کر کوئی کبطح) بندوق لگانا چاہئے۔ یہ شکار کا اچھا اصول ہے اگر شکاری
اپنی عادت میں یہ بات ڈال لے۔

(۱۱) پلے سے بندوق ہرگز نہیں لگانا چاہئے اس سے شکار کا چمکانا اور کہوج
کہونا ہے۔ اگر بے جگہ لگ ہی گئی تو زخمی ہو کر ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس طرح بہت
شکار ضایع ہوتا ہے۔ صبر اور انتظار موقع اور استقلال اور موقع پر ایک خاص
درجہ تک سہولیت کے ساتھ تیزی جبین اطمینان ہی ضرور ہو یہ شکار میں لازمی
باتیں ہیں۔ عموماً ہر شکار میں اور خصوصاً درندوں وغیرہ کے نایاب شکار میں سہولیت
کے ساتھ تیزی سے بندوق لگانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس سے پیشتر ہر طرح
سے اپنا پورا اطمینان کر لیا جائے۔ ورنہ سب بیکار ہے۔ جہاں تک ہو قریب سے
گوئی لگانا چاہئے۔ لیکن اطمینانی زور جانور کے آجانے کے بعد اگر عمدہ صاف
جگہ جانور آجائے اور دیکھو اطمینان ہو کہ ضرور جگہ پر گوئی لگے گی اور یہ ساتھ ہی قویاً
آننے کی پوری امید دیکھی جائے۔ لیکن قریب کی جگہ جہاں گوئی لگانے کا موقع ہو
وہ اس قدر اطمینانی ہو جیسے کہ اس سے کچھ فاصلہ پر مرقومہ بالازد پر تھی۔ اس موقع
پر اس نہایت قریب کی بے اطمینانی زد سے کچھ دور کی قابل اطمینان زد بہتر ہے۔
نہایت مجبوری کی حالت میں تنوگ سے زیادہ نیلے کارڈ اسٹاکس کی گوئی لگائی
جاتی ہے۔ بہتر ہو کہ چالیس پچاس گز سے یا سو گز سے کم پیرڈاکس وغیرہ ہر شکار
خصوصاً خونناک شکار پر استعمال کرنا چاہئے۔

(۱۲) ہمیشہ آہستہ چلو۔ اور کبھی کبھی زیادہ جھاڑی یا گھنے جنگل میں بھجھکے جڑوں میں سے
دیکھنا چاہئے کہ آیا کہیں شکار ہے یا نہیں۔ کبھی اونچائی پر چڑھ کر شکار نہ دیکھنا چاہئے
اور خاص کر جبکہ شکار سے تشبہ میں ہو۔ کیونکہ جب تم (sky line) اسکائی لائن

یعنی آسمان کی سیدھ میں آؤ گے بجائے اسکے کہ تم شکار کو دیکھو شکار تم کو متحرک نہ کرے
دیکھلے گا۔ اور بھاگ جائیگا۔

(۱۳) جب قدر ممکن ہو خاموش رہو اور ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرو۔ بہت بہت
سے کم کھڑکا کرتے ہوئے اور تیار چلنا چاہئے۔

(۱۴) جب کسی جنگل یا پہاڑی میں شکار کھیلنے ہوئے چلو تو ہوا کے رخ کا بہت خیال
رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ ہوا کی آواز کو تائب کرنا چاہئے۔ تمہاری طرف کی ہوا شکار کی طرف
نہ جانے سے یہ فائدہ محسوس ہوئے گا کہ ایک تو شکار تمہارے پیروغیرہ کی آہٹ نہ سن
سکے گا دوسرے تمہاری بو نہ سکے گا۔

(۱۵) ہمیشہ شکار کا ضروری سامان کافی رکھنا چاہئے۔ اور ایک بڑا چاقو پیٹی میں رکھنا
چاہئے باوی النظر میں یہ بے ضرورت سی شے معلوم ہوتی ہے لیکن بعض مواقع ایسے
ہی آجاتے ہیں کہ زندگی کا انحصار خداوند تعالیٰ ایسی تدبیر پر موقوف کر دیتا ہے۔

(۱۶) شکار کی تلاش میں جب کسی پہاڑی پہاڑی اور گنجان درختوں کے جنگل میں چلنے
کا اتفاق ہو تو ایسے موقعہ کیلئے بغیر ایڑی کا بوٹ جسکے سول پٹی تلے کسی نرم اور دبیر
چمڑے یا کپڑے کے بنے ہوں بھٹنا بہتر ہے روپ سول یعنی یاد دہری وغیرہ کا دبیر
اور مضبوط بنا ہوا اٹل سب بہتر ہے۔ بہر حال کوئی ایسی صورت اختیار کرنا چاہئے کہ پیر و
آہٹ شکار ہو شکار ہو کہ بھاگ نہ جائے۔

(۱۷) جب درختوں کے پتی سوکھ کر گر جاتے ہیں ایسے موقع پر کیسی احتیاط کی جائے
ادبیر پاؤں رکھنے سے ضرور چڑھا ہوتا ہے۔ جو کہ شکار میں خلل انداز ہو زیادہ احتیاط
کی ضرورت ہے۔

(۱۸) خوفناک شکار شیر یا کوئی درندہ زخمی ہو کر چلا جائے اور اس سے دیکھنے یا دوسرے
بار کوئی لگانے کی غرض سے پیدل چلنے کا اتفاق ہو تو اس موقع پر اپنے پاس
بڑی گولی کا میٹھل یا بندوق جو نہایت اچھی طرح ہاتھ پر چڑھا ہو اور نہایت صحیح لگتا
ہو اور بہت جلد ایم (سہ منہ) یعنی مل سکتا ہو۔

علاوہ برین نہایت آزمودہ ہی ہو کہ موثر چٹکادی رکھنا چاہئے۔ پیریکس وٹل یا بارہ بوریاں کورہ بالا بور کا کوئی رائیفل جو باہر پر خوب چڑھا اور عرقومہ بالا خوبیان رکھتا ہو اسے۔

(۱۹) اکسپریس کالی بارود والون مین پالٹو شٹر اکسپریس کو جبکہ اوسمین منہ کمرہ بالا تمام صفین موجود ہوں اور قابل اطمینان ہو ساتھ ہی ساتھ تین انچ مرچ کی سرکل کی بلزائی مین ہر گونی انٹی گرسے نہایت صحیح لگتی ہو۔ استعمال کرنا چاہئے۔ درختوں کا موقع پر دیگر بور کے اکسپریس خصوصاً کالی بارود اور ہلکی بم کی کیلڈر گونی سے ہو لکڑی پیدل نہ شکار کرنا چاہئے ہلکی کارٹرائٹ کے کارٹوس البتہ اگر امن و بچت کی جگہ یعنی درخت وغیرہ پر سے پالٹو یا ساڑھے چار سو بور سے مگر نرم کھال واسے جانور وغیرہ استعمال کئے جاویں تو مناسب ہے۔ بڑے شیر اور ارنے پسینے وغیرہ پر ہوس گونی ہلکی کارٹرائٹ کی مناسب ہے۔

(۲۰) بندوق یا رائیفل ہمیشہ مشہور میکیز کے بڑھیا قیمت ساخت کے خریدنا چاہئے اگرچہ ایک مرتبہ زیادہ قیمت ادا کر کے خریدنے پر بھی نقصان مین ہرگز نہیں رہ سکتا۔ ہر قیمتی ہتھیار ضرور ہمہ صفت موصوف ہوتا ہے اور خریدار کو تجربہ کے بعد (جبکہ وہ ایک عرصہ تک ہر شکار پر مختلف موقعوں پر آزمائتا ہے تب) اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور فی درجہ کی میکیز کی بنادیق جو کم قیمت ہو خریدنے مین خریدار اپنے نزدیک خواہ روپیہ کی بچت تصور کرے لیکن دراصل اگر غور کیا جائے تو ہر صورت سے نقصان مین رہتا ہے اس واسطے کہ وہ رائیفل یا بندوق اول تو قابل اطمینان صحیح نہ لگے گا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر جلد ناقابل اطمینان ہو جائیگا۔ یعنی عرصہ تک ویسا جھنگار اور صحیح لاگ تاہم نہیں رہی گا کہ ارزان بنادیق بسبب کم قیمت ہونے کے بظاہر فائدہ کی چیز ہیں لیکن اگر لاگ صحیح ہوئی یا مرقومہ بالا خوبیان اوسمین ہو مین تو وہ سوائے کارٹوس چلا کر ضائع کر دینے کے آگے نہ بڑھے گا اور کیا ہو سکتے ہیں۔

نیز خوفناک شکار کے موقع پر شکاری کی جان کی دشمن اور شکار زندہ شکار وغیرہ کی

دوست ہے۔ اسلئے سب سے پہلا فرض شکاری کا یہ ہے کہ اگر بڑے شکار کا ارادہ کرنا ہے تو پہلے اطمینان کے قابل بنادیتی جیسا کہ بے اور اونکو ہر طرح بخوبی آزمائے۔
ورنہ خیر فنانک شکار کے واسطے ناقابل اطمینان بہیاروں سے جانا سخت خوف کی بات ہے۔

(۲۱) زبردست اور خوفناک شکار کے موقع پر بڑے تیر کے کالی بارود کے رائفلز استعمال کرنا بہتر ہے۔ مثلاً ۱۲ بور۔ ۱۰ بور۔ ۸ بور۔ اسی طرح ۷.۷ سے چوٹا بور استعمال نہ کرنا چاہئے۔ نیز کارڈائٹ ہائے دلا سٹی رائفلز زمین ۲۰۰ بور سے چوٹا بور استعمال کرنا چاہئے شق کے لئے یہ نہایت مفید ثابت ہوگی کہ اس رائفل کو بہت زیادہ ہاتھ میں رکھا جائے۔ اور خالی رائفل کو ہر چیز پر اچھی طرح مکی ملا کر تھوڑے لمبی داب کر دیا جائے اس طرح بار بار چیتانے سے اچھی شق ہو سکتی ہے خصوصاً اون لوگوں کے لئے جو کار توں خراب کرنا نہیں چاہتے یا جنکو متیسر نہیں ہونے ہمارا وسوقت خوب کام دیگا جب ہاتھ اوسکا تیار ہو جائیگا۔ اگر ہاتھ اوسکے وزن سے آشنا نہیں تو کام مضمی کے موافق نہیں دیگا۔ خصوصاً سنیب شاٹ یعنی فوری فیر کے موقع پر تو ضرور غلطی ہوگی (۲۲) چوٹے ہر ذون مثلاً جیتل بٹر کی وغیرہ کے شکار کے موقع پر جب شکاری اونکا تعاقب کرتے ہیں تو وہی رائفل لیکر اون کرتے ہیں جو ان جانوروں کے شکار کے لئے موزون ہیں۔ اور دراصل یہ غلطی ہے کہ یہی ایسا کرنا چاہئے بلکہ ایسے موقع پر یہی اطمینانی بٹرے رائفلز مسترد کر بلا میں سے اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئے کیونکہ یہ جانور اوسى جگہ پائے جاتے ہیں جہاں خوفناک درندوں تینہ وہ شیر وغیرہ کا مسکن ہوتا ہے اور چوٹے جانوروں پر داؤن کرتے وقت اچانک ان سے مقابلہ ہو جاتا ہے چوٹا رائفل پاس ہوتے اور بڑا رائفل پاس نہ ہونے سے جان کا خطرہ ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ مجھے ایسا اتفاق ہو گیا تھا میں جیتلون کا تعاقب کر رہا تھا اوسى مقام سے ایک تیندوہ اوٹھ کر اسوا اتفاق سے میرے پاس بڑا رائفل تیار میں نے اسے مار لیا۔ جسکا قصہ کسی پچھلے باب میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اس کے علاوہ اور

بھی مواقع گذر چکے ہیں۔

جبکہ میرے پاس چھوٹے رائیفلز تھے لیکن خیر گزری نہ انہوں نے مجھ پر حملہ کیا اور نہ میں اور نہیں شکار کر سکا۔

(۲۴) شکاری کیڑوں کا رنگ ایسے موسم میں جبکہ چھاڑی میں پتے وغیرہ سبز یا سبزی مائل ہوں تو سبز کا ہی زین جبین کچھ سُرخ مائل ڈورے بھی ہوتے ہیں۔ اوس کا سوٹ تہہ ہے اور موسم خزاں میں خاک کی زین مناسب ہے۔ ہر شکاری کے کوٹ میں ہر شکار کے موقع پر خصوصاً جب بڑی چھاڑی میں پیدل پہرنے کا اتفاق ہو ایک بڑی چین میں ایک شکاری چاقو اور ساتھ ہی ایک سیٹی ضرور ہونا چاہئے۔ سیٹی ایسی ہو کہ اوس کا آواز ایک میل تک جاسکے۔ ”میٹر پولیٹان“ کو سل جو پولس میں ہوتی ہے بڑی تہہ سیٹی ہے۔ اکثر چھاڑی میں پہرتے وقت میں نے اپنے آلبو گم کر دیا اور آدمی ہی گم ہو گئے۔ اسی سیٹی کی بدولت اہم پر آسانی سے ایک جاہو سکے۔

ایک مرتبہ سیٹی میرے پاس نہ تھی اور میں آدمیوں سے بچھڑ گیا جو تکلیف مجھے آدمیوں کے اکٹھا کرنے میں ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

(۲۵) اگر بڑے شکار کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کیا جائے تو اتنی بڑی بندوق و رائیفلز کی حسب ہدایت ہونا چاہئے۔ جو ہر چھوٹے بڑے شکار کے لئے رائیفلز وغیرہ تجویز کر دے ہیں۔ ہر قسم کے شکار کے لئے کم از کم ایک بندوق یا رائیفل ہمراہ لینا چاہئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایک قسم کے شکار کے لئے دو رائیفل ہوں کہ مبادا کسی رائیفل وغیرہ میں کوئی نقصان واقع ہو جائے تو عین وقت پر مجبوری نہ ہو۔ مثلاً کوئی پرندہ خراب ہو گیا یا کسی وجہ سے کندہ ٹوٹ گیا اب وقت کے وقت دوسرے رائیفل یا بندوق کی دستیابی مشکل ہوگی اور شکار میں بد مزگی اور ناکامیابی ہوگی۔

بہت اچھا ہے کہ ہر قسم کے شکار کے لئے ایک جوڑا پاس ہو کہ کسی تیار میں کوئی خرابی ہی ہو جائے تو ادنیٰ جگہ دوسرا تیار موجود ہے۔ مجھ بارہا ایسے مواقع پیش آچکے ہیں (۲۶) شکار میں ہر شکاری کو خصوصاً بڑے ذی عزت لوگوں اور رئیسوں کو نہایت

ہوشیاری اور احتیاج چاہئے کہ ایسے موقعوں پر اکثر دشمنوں کو اچھا موقع ملتا ہے
 اپنی دشمنی کی آگ بھانے کا جو اسکے دل میں قدرت سے شعلہ زن ہوتی ہے۔
 اسلئے ہمیشہ رئیس کو اپنی پوری حفاظت اور اطمینان سے شکار میں جانا لازم ہے
 خصوصاً رات کے وقت تھان یا مالہ کے بیٹھنے کے موقع پر بہت زیادہ ہوشیاری چاہئے
 گو کہ فی زمانہ ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے تمام لوگوں کو ایسی امن میں اور حفاظت
 میں لے رکھا ہے جیسے کہ شفیق والدین ہر وقت اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں
 رکھتے ہیں۔ اور اپنی اور تمام ان کی حفاظت اور ذمہ داری کا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔
 اسطرح تمام روسا اور والیان ملک جو ہماری گورنمنٹ کے زیر حکومت ہیں ہر فکر
 اور نہایت امن میں ہیں۔ لیکن تاہم اپنا آپ خیال و حفاظت کو نافرض ہے۔ خاص کر
 بڑے مرتبہ والوں کے زیادہ دشمن ہوتے ہیں۔

چنانچہ اگلی تواریخ میں بادشاہوں کی اگر دیکھی جائیں۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت سے بادشاہوں کو
 ایسے حادثہ پیش آئے ہیں کہ شکار میں پورے بندوبست سے وہ نہ گئے اور غنیم کو موقع
 ملا۔ چنانچہ پہلے مارے گئے بعض زخمی ہوئے اور بعض بچ گئے۔

میرے ایک دوست تھا کہ صاحب بہائی بند دربار بوندی ٹھکانہ بگاران پر بہ واقعہ
 گذر چکا ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں رعایا نہایت وحشی و جاہل ہے۔ ایک دفعہ وہ
 مدہ اپنے ایک ہمراہی کے تیندوے کے شکار کے واسطے ایک درخت پر کھٹاٹ باندھ کر
 بیٹھے تھے قریب برابر میں درخت سے ۳ گز پر نالہ کا دباؤ تھا ایک شخص نے
 اگر رات میں اونپر کوئی کاٹ کر کیا۔ دونوں کے درمیان میں سے گولی نکل گئی۔ خدا نے بچا دیا وہ
 شخص ہلاک کیا کوئی اور آدمی نہ تھا جو گرفتاری کی تدبیر کرتا۔ اور نہ معلوم وہ کون تھا اور اسے
 کیوں ایسی حرکت کی۔ اس واسطے شکار میں ہر وقت ہوشیاری چاہئے۔

(۲۷) رات کے وقت مالہ کے شکار کے واسطے کوٹ وغیرہ زمین کا مناسب نہیں۔ کیونکہ رات ہی
 حرکت کرنے میں کہیں کہیں آواز ہوتی ہے جس سے بہت ہوشیاری کرنا ہوتی ہے اور ادھر ہی ہمارے
 وغیرہ ہار گئے ہیں بعض وقت شک کر کے اگر ذرا پیسہ تیرکشی ہو جائے اس واسطے کوئی کڑی

یا اور قسم کا شکاری رنگ کا نرم کپڑا کاٹ پینے تاکہ آواز نہ ہو۔

(۲۸) جس شکاری کی نظر کمزور ہے اور درمیان نہیں یا بعض کی چند روز بعد اپنی شوق میں دھوپ گرچی کی تختیاں اٹھانے سے کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ تو اونکو فوراً عینک کا استعمال کرنا چاہئے۔ اور شکار کے موقع پر ہمیشہ درمیان عینک لگائیں ورنہ نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ شروع میں جبھی دھوپ برس تک عینک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بعد میں چند ہاریاں ایسی اٹھائیں جن سے سخت کمزوری ہو گئی اور شکار کے شوق میں کمی نہ ہوئی دھوپ غبرو میں تختیاں اٹھا کر پہرنے سے نظر اور کمزور ہو گئی۔ چنانچہ اب عینک کے بغیر بندوق حسب درخواست کام نہیں دیتی۔

(۲۹) محنت شکار میں ہر شکاری اپنے شوق کو روک تھام کر اور قوت کا اندازہ کر کے کرتا رہے تو وہ نہایت مفید ہوتی ہے۔ اور تندرستی کو بہت اچھی طرح قائم رکھتی ہے۔ اور اگر محنت بحد بڑا دیجاوے تو شوق میں سختی معلوم نہیں ہوتی۔ اور بیرواقت کر کے چند روز تکلیف یا کم جسم اور تمام اعضاء عادی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسکا بہت برا نتیجہ تو اول تو بالفرض اگر شکاری ایسا محنت کا عادی اگر بیمار ہو تو اسکی محنت چھوٹی سا تہی کمزوری بڑھی اب بعدہ وغیرہ نے جوابدہ یا کیونکہ تمام اعضاء ریسہ ہی اس محنت کے عادی ہیں اتنی محنت ہونے پر وہ اپنا کام ٹھیک کر سکتے ہیں۔ اب زائد حالت خراب ہونا شروع ہوتی ہے کیونکہ وہ محنت چھٹی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ پوری محنت کا عادی ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں ہر طرح ہر شخص کو تکلیف اٹھانا پڑیگی۔ اس لئے ہر شخص کو شوق برآری کی دھن میں خیال محنت کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے بلکہ اپنے بڑے اور اپنی قوت کے اندازہ سے تھوڑی تھوڑی محنت اور مشقت شروع کر کے اور ایک حد تک اپنی لائق بڑھانے کا قیام کر لینا چاہئے جس سے تندرستی قائم رہے ورنہ بحالت تندرستی محنت اور مشقت اگر حیثیت سے زائد بھی ہوگی تو ہی نقصان نہیں پہنچائیگی۔ لیکن جب کسی مرض میں مبتلا ہو جائیگا تو اور زائد مرض میں اٹھتا چلا جائیگا۔

میں ایک نہایت معمولی سے ہی کم جسم کا آدمی ہونے پر اسقدر جفاکشی اور محنت کا عادی

ہو گیا تھا کہ میرے نوکر اور میرے ساتھ کے شکاری میرے ساتھ پہنچ سکتے تھے
اور تنگ آ جاتے تھے لیکن اب میں نے خود تکلیف پاکر اس بات کو محسوس کیا اور نہ
محنت کرنا کہہ دیا۔

(۱۲۸) پہاڑ کے علاوہ کچھ میدانوں میں کوئی لگاتے وقت نہایت احتیاط برتنا چاہیے
خاص کر کہیتوں اور دیہات کے قریب وجوار میں جب رائیفل کی گولی ہرن وغیرہ کے
لگائی جائے تو سوجھ بوجھ سے پہلے ہی نہ آنے دینا چاہیے تاوقتیکہ اس بات کا کافی
اطمینان ہو جائے کہ اس سیدہ میں حد نظر تک آدمی تو کیا آدمی کا لگنا ہی نہیں بغیر
اطمینان کئے ہوئے کوئی نہ لگنا چاہیے۔ اگر جانور جائے تو چلا جائے دوبارہ جب
کبھی پہر اطمینانی موقعہ حاصل ہو کوئی لگاؤ۔ بددی شکاریوں کے واسطے یہ گرنہایت ضروری
ہے اگر اتفاقاً ایسے ایسی حرکت ہو جائے اور خیریت رہے تو پہر سمجھ کر کہ خیریت گزری
اور کچھ نہ ہوا انکو انفعال اور شرمندگی کا احساس محسوس کرنا نہ سمجھے ہر انکو اپنے اوپر
نظر نہ کرنا چاہیے کہ دوسری مرتبہ ایسی حرکت نہ کریں اور لاعلمی میں کسی آدمی کے کوئی
نہ لگے ایسا اکثر ہوا ہے کہ بے سوچے سمجھے بندوق چلا دی گئی ہے اور اکثر غریب بندوق
کا نشان بن گئے ہیں چہرہ گراں کیلئے وقت ہی احتیاط لازم ہے۔

(۱۲۹) مالہ وغیرہ یا شب کو حجام پر جب شکاری بیٹھے تو چاہئے کہ ہر وقت ایسے پہلو پر بیٹھے
اور بندوق کو رکھے کہ شکار کے اچانک قریب آ جانے سے بآسانی بندوق کو اٹھا کر خیر کر سکے
ورنہ خاص وقت پر بندوق نہ ہالنا اور پہلو بدلنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس سے کبھی کبھی
موقعہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اور افسوس رہ جاتا ہے۔ نیز ایسے موقعہ پر جلیبی ریلو والوں
جو کہ قابل اطمینان ہو جیب میں ایسی جگہ رکھنا چاہئے کہ وقت پر بآسانی لگا لجا سکے
کہ اگر بندوق کا موقعہ نہ رہے تو اس سے کام لیا جاسکے۔

بالکل صحیح

قطعات تاریخ تصنیف تجربات شکار۔ از تاج افکار۔ جناب
منشی محمد مسعود صاحب و اصلباتی نویس صاحب التخاص
بہ غریب۔ خلف حافظ عبدالمعبد صاحب

کر عبد الشکور خان دی جاہ انگہ ذی ہمت دھوا ندر است صاحب عقل و علم و فہم و ذکا رو برویش بوقت عید بود برق بر جان صید اندازد کرد آگاہ آر رنوز صید این کتاب است مخزن خوبی چون بگردم سوال تاریخش	تازہ تصنیف در طریق شکار۔ نہشت در لوبنگ مثل او سردار خوش سیر۔ باہتر ستودہ شکار مثل۔ رد باہ ضیغم خوشخوار در کف او لنگ صاعقہ کار در بیان تجربات شکار این کتاب است نعمت دادار کایدل از بہر این کتاب بسیار
---	--

گفت دل اسے غریب زدو بگو
مر جباتازہ حال صید و شکار
۱۳۳ھ

دیگر

کبھی اچھی کتاب ہے گوہ اسمین ساری ہدایتیں ہیں قم	ہے معلم لہن صید و شکار اسمین کل تجربوں کا ہے ظہار
--	--

نام و تاریخ لوگ گر پوچھیں
کہدو سب سے تجربات شکار
۱۳۳ھ

دیگر

بقین صید و شکار و طریقہ تحریر
بدین لطافت ترکیب لذت قلم

مجربات شکار است بیگمان مخزن
مقاصد شش ہوا علیہ المطالبین

غریب گفت ز بس قاصد سالش
مجربات شکار اسرار است بس حسن

دیگر

جب تاپہ مجربات شکار
وہ ز موز اس میں آسکار اہن
اس سے واضح شکار کے حالات
کب تہی اردو میں پہلے ایسی کتاب
عالم و ماہر سنون شکار
یعنی عبدالشکور خالص صاحب
انجی تصنیف خاص ہے یہ کتاب
فکر تاریخ جب غریب نے لکھی

کس فصاحت کی گئی ہر قسم
جن سے واقف نہ تھی زبان قلم
کب لکے تھے کسی نے تا ایندم
کب تھے ایسے نکات پہلے قسم
آسمان مرتبت ستودہ شیم
کان حسم و حیا عطا و کرم
ہیں یہ انکے مجربات قسم
یون کہا عقل نے بلطف و کرم

لکھتے تاریخ یہ تصنیف سے
تھے کی کتاب خوب قسم
۶۱۹

قطرہ تاریخ مجربات شکار از نتیجہ فکر جناب منشی ابوسعید صاحب

صیاد تجس کو واسطہ پروردگار کا
کیا پوچھتے ہو حال تم اس خاکسار کا

بیل کو چوڑے کہہ دو موسم بہار کا
بس جی رہا ہوں شکر ہے پروردگار کا

<p>سینہ میں دل تڑپ کے بہہ کہتا ہوا صورت ندیکہ پہنچنے کہی روز وصل کی تکمار عسکر فرحان سے چہنچلا کے یہ کہا دیکھو تو سپر تم سے سینہ میں بیٹھ کر گلچین کو انتظار ہے غیجون ہی کا نقطہ صید افگنی کا فکڑ کھٹکتا ہے بار بار</p>	<p>ہون میں "شکار بند" کسی شہسوار کا منہ دیکھنا پڑا نہ شب انتظار کا کہنا چین پسند نہیں بار بار کا پھولا پھلا چین ہے دل داغدار کا اب کے ہے اور رنگ سے نغمہ ہزار کا جیب سے بنا غلام ہون شوقین یار کا</p>
---	---

آتم ہر اپو چشم کی رہتا ہون گہات میں
وہ ہے عجوبہ ہی شوق ہرن کے شکار کا

قطعہ تاریخ شکار شیرازی تہہ کفر جناب منشی محمد مسعود رضا غریب

<p>آج عبدالشکور خالص صاحب خواہ کیسا ہی سخت موقع ہو مجھے تعریف ہون نہیں سکتی کس دلیری سے شیر مارے ایک دم جب جھپٹ کے شیرایا انکی ہمت پہ آنسو رہیں گے قادر اندازی اسکو کہتے ہیں واہ کیا چستی و شجاعت ہی</p>	<p>ہیں شکار تفرنگ میں لیتا جا نوران سے بچ نہیں سکتا حال میں جوان ہون نے کام کیا سچ ہو یہ کام بس انہیں کا تھا چاہے تھا ہون خوا اس بجا بے جھجک رستمہ دار کیا ایک ہی فیر میں ہو اٹھنڈا کیسا موقع تھا کیسا کام کیا</p>
--	--

اسکی تاریخ ہی غریب تو اب
کہدے چستی سے شیر مار لیا

قطعه تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب سید محمد علی صاحب
خلف الصدق جناب حکیم مولوی سید سعید احمد صاحب
اتخلص بہ سند - ٹونک

دنیا کا اور عند اکاشیر	کیا اسکا مقابل ہوتا شیر
جب مارا شیر تو ہاتھ بولا۔	اب اچھا شیر نے مارا شیر
	۵ ۳ ۱۳ ۶

قطعه تاریخ شکار شیر از نتیجہ فکر جناب مولوی عبید اللہ صاحب
ناہینا ٹونکی۔

مارا ہے ایک دلیر نے شیر بہر کو آج	کہتے جوان ہیں جسے عبد الشکور خان
مارا ادھی جگہ بین ہر جگہ بین دو سال قبل	مارا گیا ہے شیر سے کلو عجیب خان

اشتمار
ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب تجربات شکاری حبسری مطابقت
قانون لہجہ کے ہو گئی ہے کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نہ فرمادین
ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اڑھانا پڑے گا۔ جب قدر نسخوں کی ضرورت ہو
صاحبزادہ صاحب ٹونک سے طلب فرمائیں

تمام شد

صحت نامہ کتاب مجربات شکار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۷	پانچو پور	پانسو پور	۲۷	۲۳	سر ہو کرنے	سر ہو کر	۱۰۱	۶	لیکن ایسا	لیکن باجو
۷	۳	جانے	جانے گا	۲۵	۱۹	ہتے	ہتے	۱۰۱	۶	کہ جیسے	کہ بندرہ
۱۰	۱۳	بر	نمبر	۲۶	۹	$\frac{۳}{۳}$	$\frac{۲}{۳}$	۱۰۲	۲۳	تہنوں	تہنوں
۱۱	۹	ویشی ریکارڈ	ویشی ریکارڈ	۲۹	۲	پرینٹ	پرینٹ	۱۰۴	۲۰	جہان کمن	جہان کمن
۱۵	۱۹	ہمین	اسمین	۵۰	۱۵	اشوٹیک	اشوٹیک	۱۰۵	۱۰	پیچے	پیچے
۱۷	۲۰	فورعائٹ	فورعائٹ	۵۳	۳	سکتے	سکتے	۱۰۵	۲۲	ادریچون	ادریچون
۱۸	۲	چار	بے خار	۵۵	۸	لیڈیز	لیڈیز	۱۰۸	۲۳	پیٹون	پیٹون
۱۹	۱۰	گہبرا	گہبرا کر	۷۶	۳	میر	میر	۱۰۹	۱۸	تہی	تہی
۱۹	۱۲	پہر تہ	پہر پور	۷۹	۱۲	شکار	شکار	۱۰۹	۱۸	دار تہی	دار تہی
۲۱	۱۵	سفوس	سفوف	۸۰	۱۱	ادپر	ادپر	۱۰۹	۱۹	تہی	تہی
۲۲	۶	ایک فیر	ایک ایک فیر	۸۳	۱۳	آسانی	آسانی	۱۱۰	۱۲	پر ہے	پر ہوا
۲۳	۵	کرتے ہیں	کرتے تھے	۸۵	۱۵	گہرا ہو	گہرا ہو	۱۱۵	۱۰	دوڑنا وچنے	دوڑنا وچنے
۲۳	۱۱	سور	سور	۸۶	۱۳	ارپنے	ارپنے	۱۱۶	۱۰	نرکا	نرکا
۲۷	۱۵	بورڈور	پوڈور	۸۶	۱۵	پیٹ	پیٹ	۱۲۰	۲	اکبر	اکبر
۲۹	۵	جہاڑیکے	جہاڑے کے	۸۷	۶	پہننے	پہننے	۱۲۱	۲	سیٹی	سیٹی
۳۰	۱۹	مونڈ ہے پڑا	مونڈ ہے پڑا	۸۷	۶	دور	دور	۱۲۱	۳	ہوتے	ہوتے
۳۰	۲۳	چروٹ لوٹ	چروٹ لوٹ	۸۷	۷	ماند ہے	ماند ہے	۱۲۲	۷	دوڑنا	دوڑنا
۳۱	۹	چہہ	چہہ	۸۷	۱۰	بے	بے	۱۲۲	۸	سوا	سوا
۳۲	۱۰	درزون	درزون	۸۸	۱۷	دور ہی	دور ہی	۱۲۳	۸	پارہ	پارہ
۴۰	۱	بک	بک	۸۸	۱۸	نوسری	نوسری	۱۲۵	۷	بیٹی	بیٹی
۴۲	۱۷	شکم سیر	شکم سیر	۸۸	۲۳	پڑیکی	پڑیکی	۱۲۵	۱۳	سینپٹ	سینپٹ
۴۴	۱۱	سونیک	سونیک اور	۹۹	۱۷	پہر	پہر	۱۲۶	۴	انچہ	انچہ
								۱۲۹	۸	دوڑے	دوڑے

۱۳۶	۸	آگوٹون	۱۴۸	۹	لڑائی لڑائی	۱۹۵	۱۹	لنگر	سنگڑ
۱۳۵	۲۲	کھلاک	۱۸۱	۴	چپاتی کا چپاتی کا حصہ	۱۹۸	۱۳	چاقو	چاقو کا
۱۳۶	۱	بہتان	۱۸۱	۸	ہندوستان ہندوستان کے	۱۹۸	۲۱	نسب	خلقت
۱۳۵	۱۱	کے لئے	۱۸۲	۱۴	ناہر یا ہر	۲۰۰	۴	()	(=)
۱۳۶	۱۵	بہتان	۱۸۴	۲۰	حملہ بیٹے حملہ کر بیٹے	۲۰۲	۱۱	گہنی	گہنی
۱۵۰	۱۰	سرگھلایا	۱۸۴	۱۹	اسی رستی	۲۰۳	۸۵	یعنی-توتین	مور
۱۵۵	۱۴	سے	۱۸۴	۱۹	اودی مدودی	۲۰۳	۱۶	پتھا	تنہا
۱۵۵	۱۸	رکھتا ہے	۱۸۴	۲۲	چلاتا چلاتا تھا	۲۰۳	۱۴	پتھا	تنہا
۱۵۶	۴	تھینر	۱۸۵	۱	جھاڑون جھاڑون	۲۰۴	۱۱	سور	سوار
۱۵۷	۱۴	کھرے	۱۸۵	۲	چہرے دو	۲۰۶	۲۱	شروع	شروع کیا
۱۵۹	۲۲	غوطہ	۱۸۵	۱۸	گولیا گولیاں	۲۰۸	۵	اوسین	اوسین
۱۶۰	۲۲	مین	۱۸۸	۱۴	پیم پیسہ	۲۱۲	۲۱	سور سے	سور سے
۱۶۱	۱	نکالتے ہیں	۱۹۱	۱۴	موتو موتو	۲۱۳	۳	گہر کر	گر کر
۱۶۳	۶	جہامت	۱۹۱	۱۹	پہیلی پہیلی	۲۱۳	۸	سور	سوار
۱۶۴	۱۹	نچڑا	۱۹۲	۱	لے بہت	۲۱۴	۹	چڑھنے	چڑھنے کی
۱۶۶	۳	رٹھی	۱۹۲	۱۲	گوٹھی	۲۱۵	۸	اس قسم	اس قسم کے
۱۶۶	۱۹	گوہن	۱۹۲	۱۳	لوہے کا	۲۱۸	۸	بوندے کا	بوندے کا
۱۶۷	۸	دوہاگتا	۱۹۲	۱۴	رکتے	۲۲۰	۱۲	تیار	یار
۱۶۸	۱۴	مین	۱۹۲	۱۵	آنے	۲۲۰	۱۴	بڑے	بڑے
۱۶۹	۱۸	کرکسی	۱۹۳	۲	دیکھی	۲۲۱	۱۰	آپو	آپو
۱۷۰	۲۰	ہوئی	۱۹۳	۱۵	برجیٹ	۲۲۱	۱۲	ہڑی	ہیڑی
۱۷۱	۲۰	مارنے	۱۹۳	۱۶	لنگر	۲۲۲	۲	حدت	حدت
۱۷۲	۱۱	دل	۱۹۳	۹۹	ٹال کر دیا				
۱۷۳	۷	پیروں سے	۱۹۴	۶	دیکھ				
۱۷۴	۱۳	زنگ	۱۹۴	۱۰۱	لگاتے ہیں				

